احکام دین
مرتبہ
سیدہ طاہرہ فاطمہ نقوی
ناشر
اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکامِ دین

احکامِ عبادات

مع اضافہ

احکامِ معاملات

مرتبہ

سیدہ طاہرہ فاطمہ نقوی

حسبِ فرمائش

حجۃ الاسلام والمسلمین سید جواد نقوی دام ظلہ العالی

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ، کراچی

نام کتاب............ احکام دین مع اضافہ احکام معاملات

مرتبہ............ سیدہ طاہرہ فاطمہ نقوی

اردو اصلاح و نظر ثانی............ مجاہد حسین حر

حسبِ فرمائش............ حجۃ الاسلام والمسلمین سید جواد نقوی دام ظلہ العالی

مصحح............ اکبر ابن حسن

کمپوزنگ............ قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ ڈیفنس کراچی 0345-2401125

ناشر............ اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ، کراچی

باہتمام اشاعت............ محمود علی جیوانی، حامد حسن جیوانی

ملنے کا پتا

انتساب

امام برحق امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف

کے نام جو احکام دین کو

نافذ کرنے والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِوَلِيِّكَ الْفَرَجَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَ صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّہٖ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا.

الحمدللہ احکام دین کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے جس میں احکام معاملات کا اضافہ کیا گیا ہے، میرے لیے اعزاز کی بات یہ ہے کہ اس کتاب کو آغا سید جواد نقوی دام ظلہ العالی نے سراہا اور ولایت تربیتی کیمپ کے نوجوانوں کے لیے پسند فرمایا ہے، آپ کے حکم پر یہ کتاب تربیتی کیمپ کے نوجوانوں کے لیے شائع کی جا رہی ہے جو ہر سال جون و جولائی میں جوانوں کی تربیت کے لیے منعقد کیا جاتا ہے۔

اس دینی فریضے میں جن افراد نے میرا ساتھ دیا خصوصاً شبیر احمد، ردا فاطمہ کے لیے دعا گو ہوں کہ خداوند منان ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

خصوصی تشکر آقائی سید جواد نقوی دام ظلہ العالی کا جنھوں نے میری ہمت افزائی فرمائی خداوند عالم ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

خداوندا! ہمارے مولا و آقا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل فرما۔

والسلام

سیدہ طاہرہ فاطمہ نقوی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	اقسام احکام	6
2	تقلید	7
3	نجاسات	9
4	مطہرات	11
5	وضو	17
6	وضو جبیرہ	23
7	غسل	25
8	تیمّم	36
9	نماز	39
10	مبطلات نماز	57
11	شکیات نماز	61
12	نماز مسافر	66
13	نماز قضا	69
14	نماز جماعت	72
15	نماز آیات	79
16	روزہ	82
17	خمس	92
18	احکام میت	96
19	زکات کے احکام	113
20	حج کے احکام	122
21	امر بالمعروف ونہی عن المنکر	124
22	احکام دفاع	126
23	صدقہ	127
24	امانتداری کے احکام	128
25	گمشدہ مال	129
26	کھانے پینے کے احکام	130
27	نگاہ کرنے کے احکام	136
28	خرید وفروخت کے احکام	139
29	احکام قرض	143
30	غصب کے احکام	144
31	معاملۂ سلف	146
32	سونے اور چاندی کا معاملہ	147
33	احکام شراکت	149
34	کرایے (اجارے) کے احکام	151
35	احکام مزارعہ	153
36	احکام وکالت	154
37	احکام مسجد	155
38	قرآن	156
40	سلام	156
45	سوالات وجوابات	157

اقسامِ احکام

① واجب: وہ حکم جس کا انجام دینا لازم ہے اور اس کے ترک کرنے پر عذاب ہوگا، جیسے نماز اور روزہ۔

② حرام: وہ حکم جس کا ترک کرنا لازم ہے اور اس کے انجام دینے پر عذاب ہوگا، جیسے جھوٹ اور ظلم۔

③ مستحب: وہ حکم جس کا انجام دینا بہتر اور باعث ثواب ہے اور ترک کرنے پر عذاب نہ ہوگا، جیسے نماز شب اور صدقہ۔

④ مکروہ: وہ حکم جس کا ترک کرنا بہتر اور باعث ثواب ہے، لیکن انجام دینے پر عذاب نہ ہوگا، جیسے گرم غذا کھانا۔

⑤ مباح: وہ حکم جس کا انجام دینا اور نہ دینا برابر ہے، جیسے چلنا، اٹھنا، بیٹھنا۔

تقلید............دین کے احکام میں مجتہد جامع الشرائط کے فتاویٰ پر عمل کرنے کو تقلید کہتے ہیں۔

مجتہد کی شرائط

1. مرد ہو۔
2. بالغ ہو۔
3. عاقل ہو۔
4. شیعہ اثنا عشری ہو۔
5. حلال زادہ ہو۔
6. زندہ ہو۔
7. عادل ہو۔
8. دنیا کا حریص نہ ہو۔
9. اعلم ہو۔
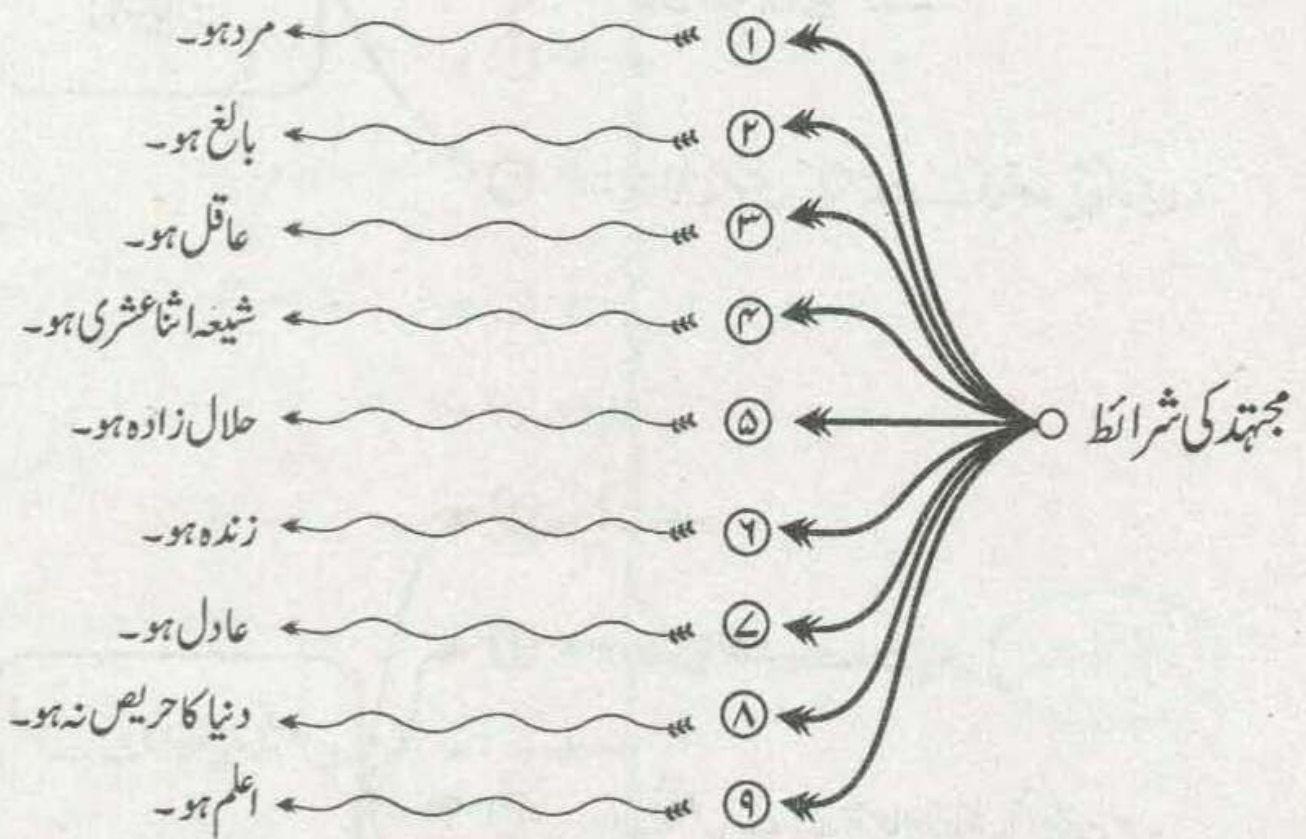
کس چیز میں تقلید ممنوع ہے؟

اصول دین میں تقلید جائز نہیں ہے صرف فروع دین میں تقلید کرنی چاہیے۔

مقلد کسے کہتے ہیں؟

............مجتہد کی تقلید کرنے والے کو مُقَلِّد کہتے ہیں۔

مجتہد جامع الشرائط کی پہچان
① ......دو عالم عادل تصدیق کریں بشرطیکہ دو اور عالم عادل ان کی مخالفت نہ کریں۔
② ......انسان خود یقین پیدا کرلے۔
③ ......چند اہل علم کسی کے مجتہد ہونے کی تصدیق کریں۔

مجتہد کے فتاویٰ حاصل کرنے کا طریقہ
① ......خود سنے۔
② ......دو عادل اشخاص سے سنے۔
③ ......ایسے شخص سے سنے جو سچا اور قابل اطمینان ہو۔
④ ......مجتہد کے رسالۂ عملیہ (توضیح المسائل) میں دیکھا جائے۔
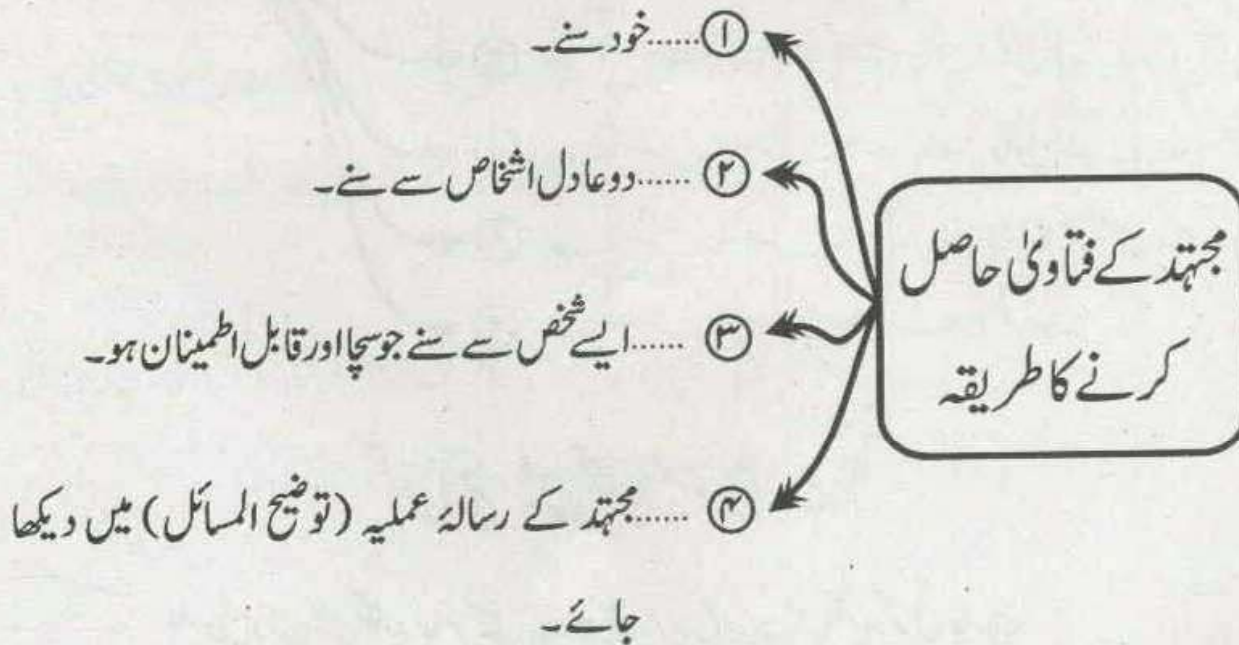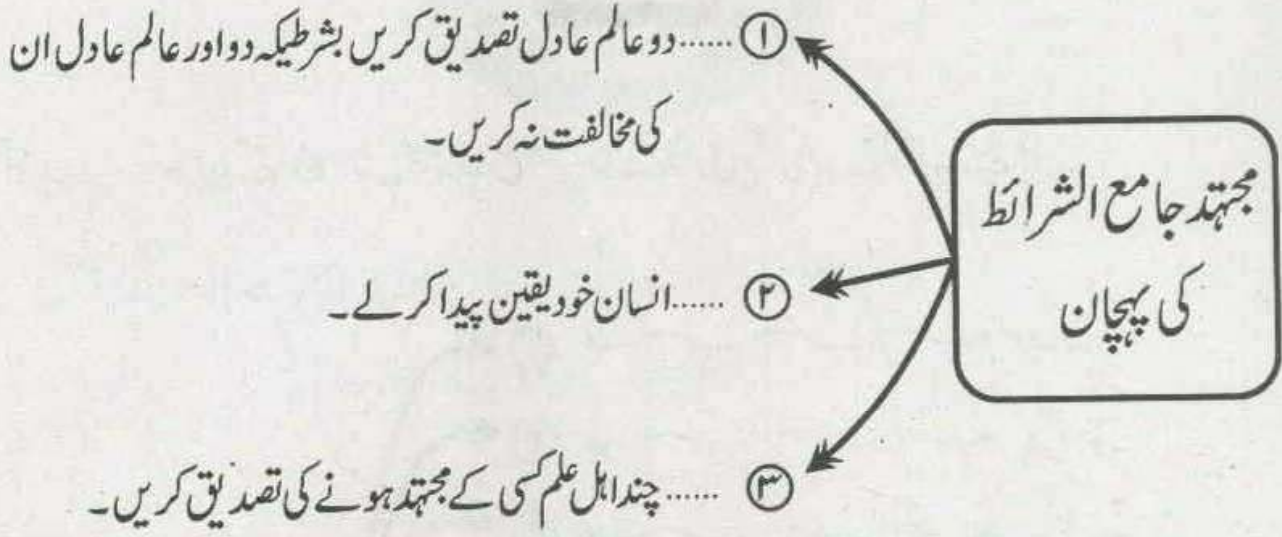
گیارہ چیزیں نجس العین ہیں۔

نجاسات

1. پیشاب۔
2. پاخانہ۔
3. منی۔
4. مردار۔
5. خون۔
6. کتا۔
7. خنزیر۔
8. کافر۔
9. شراب۔
10. فقاع۔ (جو کی شراب)
11. نجاست خور اونٹ کا پسینہ۔
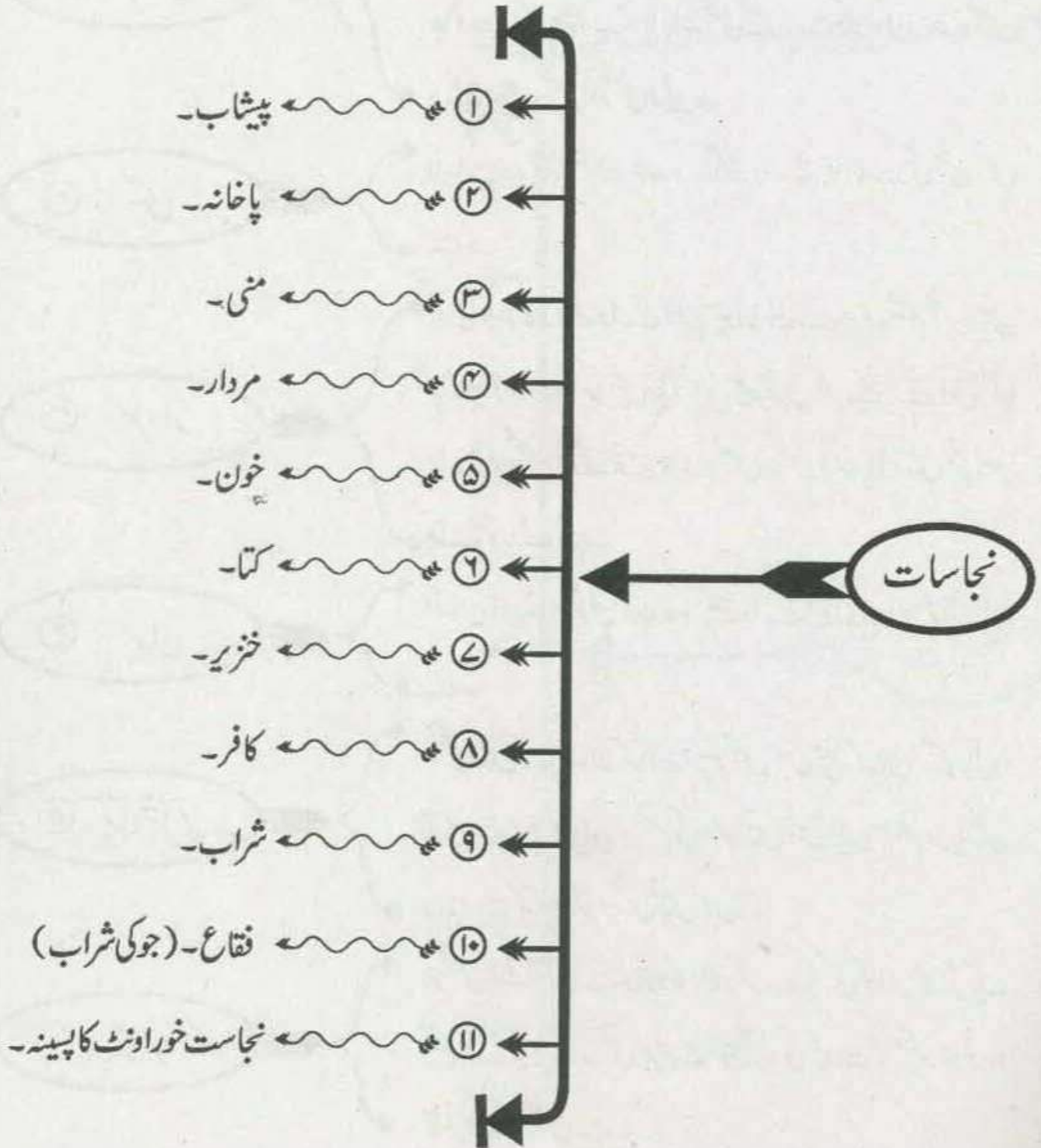
نجاسات

① پیشاب و پاخانہ

انسان اور ان تمام حرام گوشت جانوروں کا پیشاب و پاخانہ نجس ہے جو خون جھندہ رکھتے ہیں، چنانچہ ان چھوٹے چھوٹے جانوروں کا پیشاب و پاخانہ نجس نہیں ہے جو خون جھندہ نہیں رکھتے، جیسے مچھر اور مکھی وغیرہ۔

② منی

انسان اور تمام خون جھندہ رکھنے والے حیوانات کی منی نجس ہے۔

③ مردار

خون جھندہ رکھنے والے تمام حیوانات کے مردہ جسم نجس ہیں چاہے وہ خود مر جائیں یا انھیں غیر شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے، مچھلی چونکہ خون جھندہ نہیں رکھتی اگر پانی میں بھی مر جائے تو پاک ہے۔

④ خون

انسان اور تمام خون جھندہ رکھنے والے حیوانات کا خون نجس ہے۔

⑤ کتا و خنزیر

خشکی میں رہنے والا کتا اور خنزیر نجس ہیں حتیٰ کہ ان کے بال، ہڈی، پنجہ، ناخن اور ہر قسم کی رطوبتیں نجس ہیں تاہم دریا میں رہنے والا کتا اور خنزیر نجس نہیں ہیں۔

⑥ کافر

جو شخص اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرے یا کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے یا جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا منکر ہو تو وہ کافر ہے اور نجس ہے۔

○ ....دس چیزیں نجاست کو پاک کرسکتی ہیں۔

مطہرات

① ....پانی۔

② ....زمین۔

③ ....سورج۔

④ ....استحالہ۔

⑤ ....انتقال۔

⑥ ....اسلام۔

⑦ ....تبعیت۔

⑧ ....عین نجاست کا دور ہونا۔

⑨ ....نجاست خور حیوان کا استبرا۔

⑩ ....مسلمان کا غائب ہو جانا۔
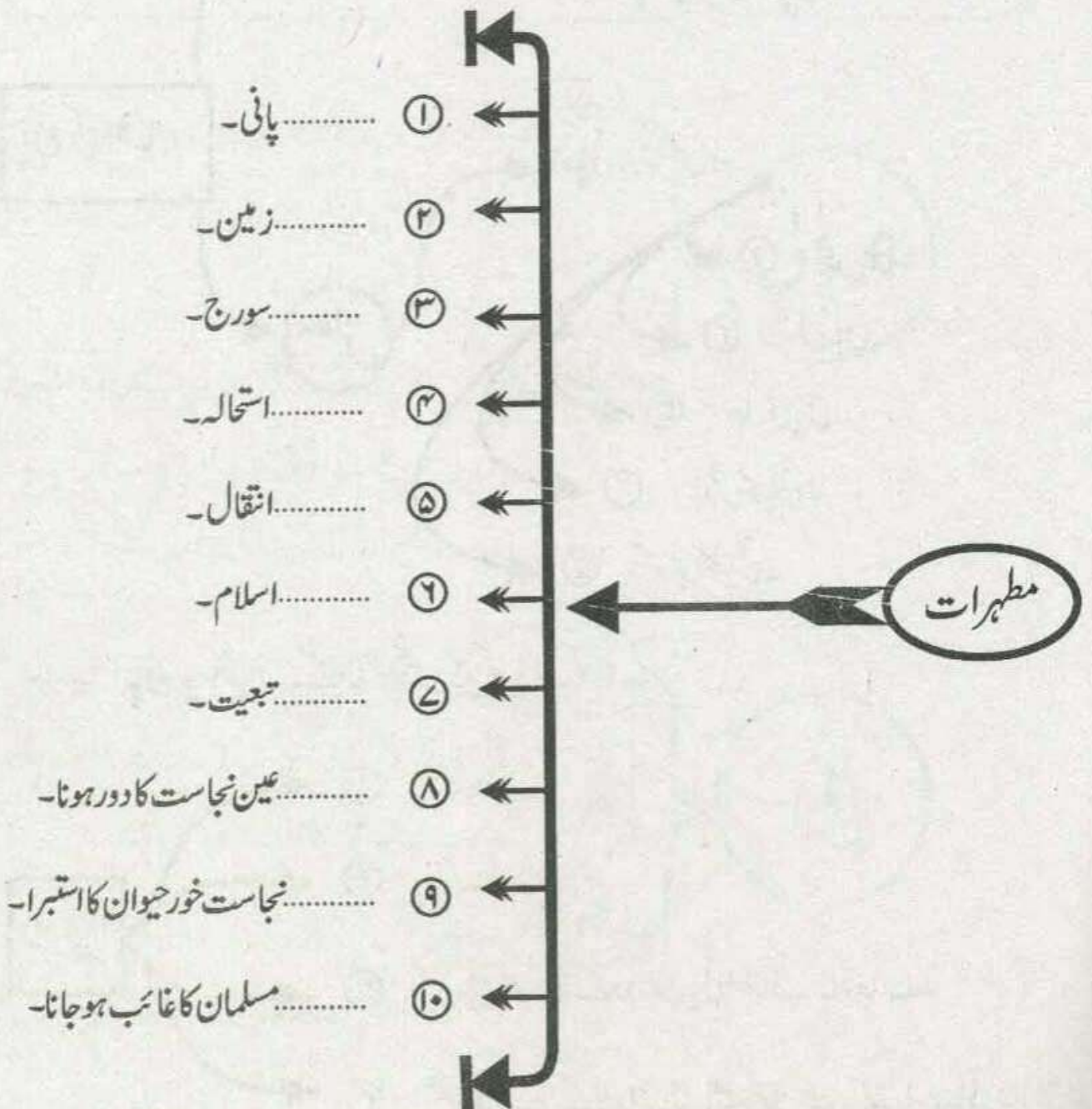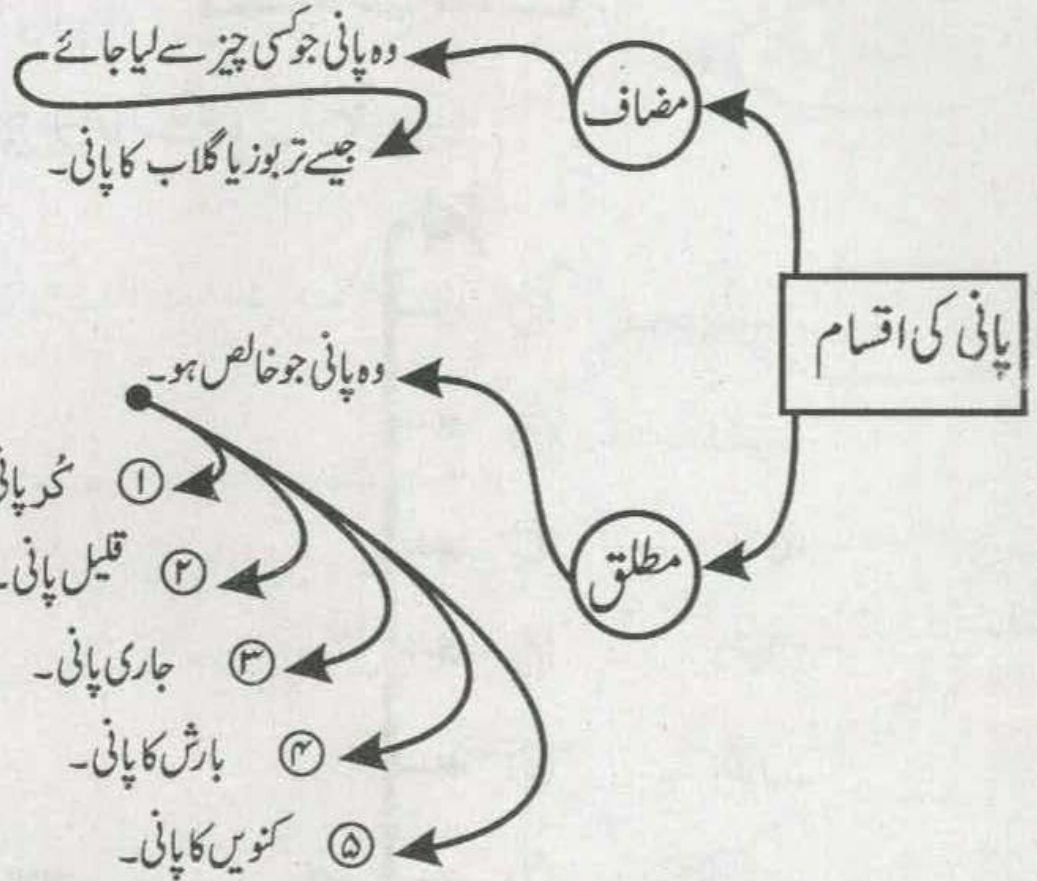
پانی
پانی کی اقسام
مضاف
وہ پانی جو کسی چیز سے لیا جائے
جیسے تربوز یا گلاب کا پانی۔
مطلق
وہ پانی جو خالص ہو۔
① کُر پانی۔
② قلیل پانی۔
③ جاری پانی۔
④ بارش کا پانی۔
⑤ کنویں کا پانی۔
............پانی چار شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے:
شرائط
① مطلق ہو۔
② پاک ہو۔
③ نجس چیز دھونے کے دوران پانی مضاف نہ ہو جائے۔
④ نجس دھونے کے بعد اس میں عین نجاست کے ذرات باقی نہ رہیں۔
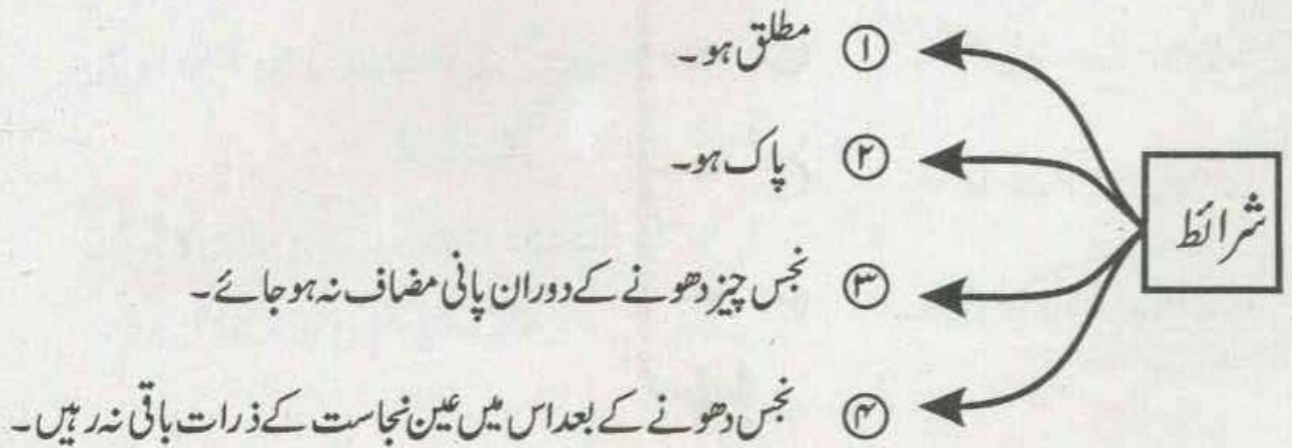
مضاف پانی

۱۔ کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرتا۔

۲۔ ایسے پانی سے وضو اور غسل بھی باطل ہے۔

مضاف پانی کے پاک ہونے کا طریقہ

............اگر مضاف پانی جو نجس ہے کُر یا جاری پانی کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ اسے مضاف پانی نہ کہا جائے تو وہ پانی پاک ہو جائے گا۔

جو پانی

مطلق تھا اگر یہ معلوم نہ ہو کہ مضاف ہوا ہے یا نہیں تو وہ مطلق ہے، یعنی نجس چیز کو پاک کرے گا، اس سے وضو اور غسل بھی صحیح ہوگا۔

مضاف تھا یہ معلوم نہ ہو کہ مطلق ہوا ہے یا نہیں تو وہ مضاف پانی کی طرح ہے، یعنی نجس چیز کو پاک نہیں کرے گا، اس سے وضو اور غسل بھی باطل ہوں گے۔

پانی

نجس ہے اگر کوئی عین نجاست مثلاً خون وغیرہ کُر یا جاری پانی میں گر جائے تو اگر اس کا رنگ، بو، ذائقہ نجاست کی وجہ سے تبدیل ہو جائے تو وہ نجس ہے۔

نجس نہیں ہے لیکن اگر اس پانی کا رنگ، بو، ذائقہ نجاست کے علاوہ اور چیز سے تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہے۔

کُر پانی:۔

☆......اس مقدار کو کہتے ہیں کہ اگر پانی کو کسی ایسے برتن میں ڈالیں جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی ساڑھے تین بالشت ہو۔

☆......اگر عین نجاست مثلاً پیشاب، پاخانہ اور خون کُر پانی میں گر جائے تو اس کا رنگ، بو، ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل جائے تو وہ پانی نجس ہوگا، لیکن اگر کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو تو نجس نہیں ہوگا۔

قلیل پانی:۔

☆......وہ پانی جو زمین سے نہ پھوٹے اور کُر سے کم ہو۔

☆......قلیل پانی نجس چیز پر گرے یا نجس چیز اس میں گر پڑے تو وہ نجس ہو جاتا ہے۔

جاری پانی:۔

☆......وہ پانی جو زمین سے پھوٹ کر زمین پر بہہ رہا ہو، جیسے نہر یا چشمے کا پانی۔

☆......جاری پانی اگرچہ کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو، جب تک نجاست کے لگنے سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے پاک ہے۔

بارش کا پانی:۔

☆......اگر اس نجس چیز یا جگہ پر کہ جس میں عین نجاست نہ ہو، ایک مرتبہ بارش برس جائے وہ چیز یا جگہ پاک ہو جائے گی، قالین اور لباس وغیرہ کا نچوڑنا ضروری نہیں لیکن بارش کے چند قطرے پڑنا کافی نہیں، بلکہ بارش کا پانی اس پر بہہ جائے تو چیز یا جگہ پاک ہو جائے گی۔

کنویں کا پانی:۔

☆......جو زمین سے نکلتا ہے اگرچہ کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو لیکن اپنی جگہ ٹھہرا رہتا ہے اگرچہ کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو جب اس میں نجاست گر پڑے تو جب تک اس کا رنگ، بو یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے تبدیل نہ ہو پاک ہے، مستحب ہے کہ مخصوص مقدار میں جو مفصل کتابوں میں لکھی ہیں پانی نکالا جائے۔

زمین

........اگر پاؤں یا جوتے کا تلوا نجس ہو جائے تو

کم سے کم پندرہ قدم چلے

عین نجاست برطرف ہو جائے

تو پاک ہو جائے گا۔

........زمین صرف پاؤں اور جوتے کے تلوے کو ان شرائط کے ساتھ پاک کرتی ہے:

شرائط

① زمین پاک ہو۔

② زمین خشک ہو۔ (گیلی نہ ہو)

③ زمین مٹی، ریت، پتھر یا اینٹوں کے فرش یا ان سے ملتی جلتی چیز پر مشتمل ہو۔

سورج

سورج ان چیزوں کو پاک کرتا ہے:

① زمین۔

② عمارت اور وہ چیزیں جو عمارت کا حصہ ہو، جیسے کھڑکیاں اور دروازے وغیرہ

③ درخت اور گھاس۔

استحالہ

اگر کسی نجس چیز کی ماہیت اس طرح بدل جائے کہ وہ پاک چیز میں تبدیل ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گی اور اس عمل کو استحالہ کہتے ہیں، مثلاً نجس لکڑی جل کر راکھ بن جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر مر جائے اور نمک بن جائے تو وہ پاک ہو جائے گا، لیکن ماہیت تبدیل نہ ہو تو استحالہ نہیں کہلائے گا، جیسے نجس گندم کو پیس کر آٹا بنالیا جائے یا روٹی تیار کر لی جائے تو پاک نہیں ہوگی۔

انتقال

اگر انسان یا کسی ایسے جانور کا خون جو ذبح کرتے وقت اچھل کر نکلتا ہے کسی ایسے جانور کے جسم میں منتقل کر دیا جائے جس کا خون ذبح کے وقت دھار مار کر نہیں نکلتا اور وہ خون اس جانور کے جسم کا جز بن جائے تو پاک ہو جائے گا اور اس عمل کو انتقال کہتے ہیں۔

اسلام

اگر کوئی کافر (اسلام لانے کی نیت سے) کلمۂ شہادتین کہے تو مسلمان ہو جاتا ہے، اسلام قبول کرنے کے بعد اس کا پورا بدن پاک ہو جاتا ہے۔

تبعیت

اگر ایک نجس چیز دوسری نجس کے پاک ہونے سے پاک ہو جائے تو اس کو تبعیت کہتے ہیں، مثلاً اگر کوئی شخص کسی نجس چیز کو پانی سے اپنے ہاتھوں کے ذریعے پاک کرے تو اس کے ہاتھ اور نجس چیز پر ایک ساتھ پانی پہنچتے رہنے سے اس چیز کے پاک ہونے کے ساتھ اس کا ہاتھ بھی خود بخود پاک ہو جائے گا۔

وضو

دھونا

١ چہرہ

لمبائی میں پیشانی کے اوپر والے بالوں کے اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں چہرے کا جتنا حصہ انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے درمیان آجائے اس کا دھونا واجب ہے۔

٢ سیدھا ہاتھ

٣ الٹا ہاتھ

کہنیوں سے انگلیوں کے سرے تک۔

مسح

١ سر کے آگے والے حصے کا مسح جو کہ پیشانی کے اوپر ہے۔

٢ سیدھا پاؤں

٣ الٹا پاؤں

پاؤں کی انگلیوں کے سروں سے لے کر ابھری جگہ تک۔

احکامِ وضو

دھونا

① چہرہ اور ہاتھوں کی واجب مقدار دھوتے وقت تھوڑا اطراف میں بھی دھو لے، تا کہ یقین ہو جائے کہ واجب مقدار دھل گئی ہے۔

② احتیاط واجب یہ ہے کہ چہرہ اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے، اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھویا جائے تو وضو باطل ہے۔

سر کا مسح

① مسح کی جگہ پیشانی کے مدمقابل سر کا چوتھائی حصہ ہے، واجب مقدار مسح جتنا ہو کافی ہے۔ (اتنی مقدار کہ اگر کوئی دیکھے تو کہے کہ مسح کیا ہے)

② مستحب مقدار: یہ ہے کہ چوڑائی میں تین بند انگلیاں اور لمبائی میں ایک انگلی۔

③ لازم نہیں ہے کہ مسح سر کی کھال پر ہو بلکہ بالوں کے اوپر بھی ہو جائے تو صحیح ہے، لیکن اگر سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ جب کنگھی کی جائے تو بال چہرے پر آجائیں تو لازم ہے کہ سر کی کھال پر مسح کیا جائے۔

پاؤں کا مسح

① مسح کی جگہ پاؤں کے اوپر ہے۔

② واجب مقدار مسح لمبائی میں: انگلیوں کے سروں سے لے کر پاؤں کی ابھری ہوئی جگہ تک۔

③ چوڑائی میں جتنی مقدار ہو کافی ہے اگر چہ ایک انگلی کے برابر ہو۔

④ مستحب مقدار مسح: سارا پاؤں۔

⑤ سیدھے پاؤں کا مسح الٹے پاؤں سے پہلے کرنا چاہیے۔

مسائلِ مشترکہ

①..... مسح میں ہاتھ کو سر اور پاؤں پر کھینچنا ضروری ہے، اگر ہاتھ ایک ہی جگہ روکے رکھے اور سر یا پاؤں کو کھینچے تو وضو باطل ہے، لیکن جب ہاتھ کو سر یا پاؤں پر پھیر رہا ہو تو اگر سر یا پاؤں میں تھوڑی سی حرکت ہو جائے تو اشکال نہیں ہے۔

②..... اگر مسح کے لیے تری ہاتھ میں نہ رہے تو انسان یہ نہیں کر سکتا کہ نئے پانی سے ہاتھ کو تر کرے، بلکہ لازم ہے کہ اعضائے وضو سے تری لے اور اس سے مسح کرے۔

③..... ہاتھ کی تری اتنی ہو کہ سر اور پاؤں پر ظاہر ہو۔

④..... مسح کی جگہ (سر اور پاؤں) لازم ہے کہ خشک ہوں اگر مسح کی جگہ تر ہو تو خشک کرے، ہاں! اگر تری کم ہے کہ مسح کے بعد جو تری اس میں نظر آئے عرفاً کہا جائے کہ یہ ہتھیلی کی تری ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

⑤..... ہاتھ، پاؤں اور سر کے درمیان کوئی چیز جیسے چادر، اسکارف، جوراب اور جوتے وغیرہ کا فاصلہ نہ ہو۔ ہر چند کہ باریک ہی کیوں نہ ہوں، تا کہ تری جلد تک پہنچے۔

⑥..... مسح کی جگہ پاک ہو، اگر نجس ہے تو وضو کرنے سے قبل پاک کرے اور پاک کرنا ممکن نہ ہو تو تیمّم کرے۔

شرائطِ وضو
شرائطِ وضو:
① پانی اور برتن کی شرط
① پانی پاک ہو۔ (نجس نہ ہو)
② پانی مباح ہو۔ (غصبی نہ ہو)
③ پانی مطلق ہو۔ (مضاف نہ ہو)
④ برتن مباح ہو۔
⑤ برتن سونے یا چاندی کا نہ ہو۔
② اعضائے وضو کی شرط
① پاک ہو۔
② کوئی چیز مانع نہ ہو۔
③ وضو کرنے والے کی شرط
① پانی کا استعمال اس کے لیے ممنوع نہ ہو۔
② قصد قربت سے وضو کرے۔ (ریا کاری نہ کرے)
④ دوسری شرائط
① ترتیب کی رعایت کرے۔
② موالات کی رعایت کرے۔ (اعضائے وضو کے دھونے اور مسح کرنے میں زیادہ فاصلہ نہ ہو)
③ وضو خود کرے۔ (کوئی دوسرا شخص اس کا وضو نہ کرائے)

① وضو کے پانی اور برتن کی شرائط:

① نجس پانی یا مضاف پانی سے وضو کرنا باطل ہے، چاہے انسان کو پانی کے نجس ہونے یا مضاف ہونے کا علم نہ ہو یا بھول گیا ہو۔

② وضو کا پانی تو مباح ہو لیکن وہ موارد جن سے وضو باطل ہے:

① ایسے پانی سے وضو کرنا جس کا مالک راضی نہ ہو۔

② ایسے پانی سے وضو کرنا جس کے مالک کا معلوم نہیں ہے کہ وہ راضی ہے یا نہیں۔

③ وہ پانی جو مخصوص لوگوں کے لیے وقف ہو، جیسے مدرسوں اور مسجدوں وغیرہ کا حوض۔

③ وضو کرنا بڑی نہروں سے اگرچہ انسان کو معلوم نہ ہو کہ ان کا مالک راضی ہے یا نہیں تو اشکال نہیں رکھتا، لیکن اگر ان کے وضو کرنے سے منع کر دیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو نہ کرے۔

④ اگر وضو کا پانی کسی غصبی برتن میں ہو اور اگر اس کے ساتھ وضو کرے تو وضو باطل ہے۔

② اعضائے وضو کی شرائط:

① اعضائے وضو دھونے اور مسح کرنے کے وقت پاک ہوں۔

② اگر کوئی ایسی چیز اعضائے وضو پر ہو جو وضو کا پانی پہنچنے پر مانع ہو یا اعضائے مسح پر ہو تو لازم ہے کہ وضو سے پہلے اسے برطرف کرے۔

③ بال پوائنٹ کی لکیریں، رنگ کے داغ، چربی، کریم (اگر رنگ میں چکنائی نہ ہو تو) مانع وضو نہیں ہے، لیکن اگر چکنائی ہو تو لازم ہے کہ برطرف کرے۔

③ وضو کی دوسری شرائط:

ترتیب

① چہرہ دھونا۔

② دائیں ہاتھ کو دھونا۔

③ بائیں ہاتھ کو دھونا۔

④ سر کا مسح۔

⑤ دائیں پاؤں کا مسح۔

⑥ بائیں پاؤں کا مسح۔

موالات

① موالات یعنی وضو کے افعال پے در پے انجام دینا۔

② اگر وضو کے افعال انجام دینے میں اتنا فاصلہ ہو جائے کہ مسح کرنے کے وقت اس کے ہاتھوں کی رطوبت خشک ہو جائے تو وضو باطل ہے۔

دوسروں سے مدد نہ لی جائے

① جو شخص اعمال وضو خود انجام دے سکتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ دوسرے سے مدد نہ لے، اگر کوئی شخص اس کا چہرہ یا ہاتھ یا سر اور پاؤں کا مسح کرے تو اس کا وضو باطل ہے۔

② وہ شخص جو وضو نہیں کر سکتا اس پر لازم ہے کہ وہ دوسروں سے مدد لے اگرچہ اس کو مزدوری دینا پڑے تو دے۔

③ وہ شخص جو وضو میں دوسروں سے مدد لینے پر مجبور ہے جن اعمال کو خود انجام دے سکتا ہے ان کو خود انجام دے، مثلاً اگر صرف سر کا مسح خود تنہا انجام نہیں دے سکتا تو فقط اسی عمل میں دوسروں سے مدد لے باقی اعمال خود انجام دے۔

احکامِ جبیرہ

① جو چیز زخم یا ٹوٹی ہوئی جگہ رکھ کر باندھتے ہیں یا جو دوا زخموں وغیرہ پر لگائی جاتی ہے اسے جبیرہ کہتے ہیں۔

② اگر وضو کے کسی مقام پر زخم یا پھوڑا یا کوئی حصہ ٹوٹا ہوا ہو اور اس کا منہ کھلا ہوا ہو تو اگر اس

③ اگر زخم یا پھوڑا یا کوئی جگہ ٹوٹی ہوئی ہو یا چوٹ منہ یا ہاتھوں پر ہو اور کھلی ہوئی ہو (پٹی اس پر لپٹی ہوئی نہ ہو) اور اس کے اوپر

پانی ڈالنا مضر ہو

① تو اس کے اطراف کو دھونا چاہیے۔

② لیکن گیلا ہاتھ پھیرنا مضر نہیں ہے تو بہتر ہے کہ گیلا ہاتھ پھیر لے، پھر زخم پر پاک کپڑا رکھ کر گیلا ہاتھ پھیرے۔

③ اور گیلا ہاتھ پھیرنا بھی مضر ہو زخم نجس ہو (خون موجود ہو) پاک کرنا بھی ممکن نہ ہو تو صرف زخم کے اطراف کو دھو لے (وضو کرے)

④ تو احتیاط مستحب ہے کہ پاک کپڑا رکھ کر اس کے اوپر گیلا ہاتھ پھیرے۔

الف:۔ اگر زخم یا پھوڑا یا چوٹ سر کے اگلے حصے میں موجود ہو یا پاؤں کے اوپر ہو اور اس کا منہ کھلا ہو، اگر اس کا مسح نہ کیا جا سکتا ہو:

تو اگر کپڑا رکھنا ممکن

ہے ← تو پاک کپڑا رکھ کر مسح کرے احتیاط مستحب ہے کہ تیمّم کرے۔

نہیں ہے ← تو تیمّم کرے بہتر یہ ہے کہ مسح کے بغیر وضو کرے۔
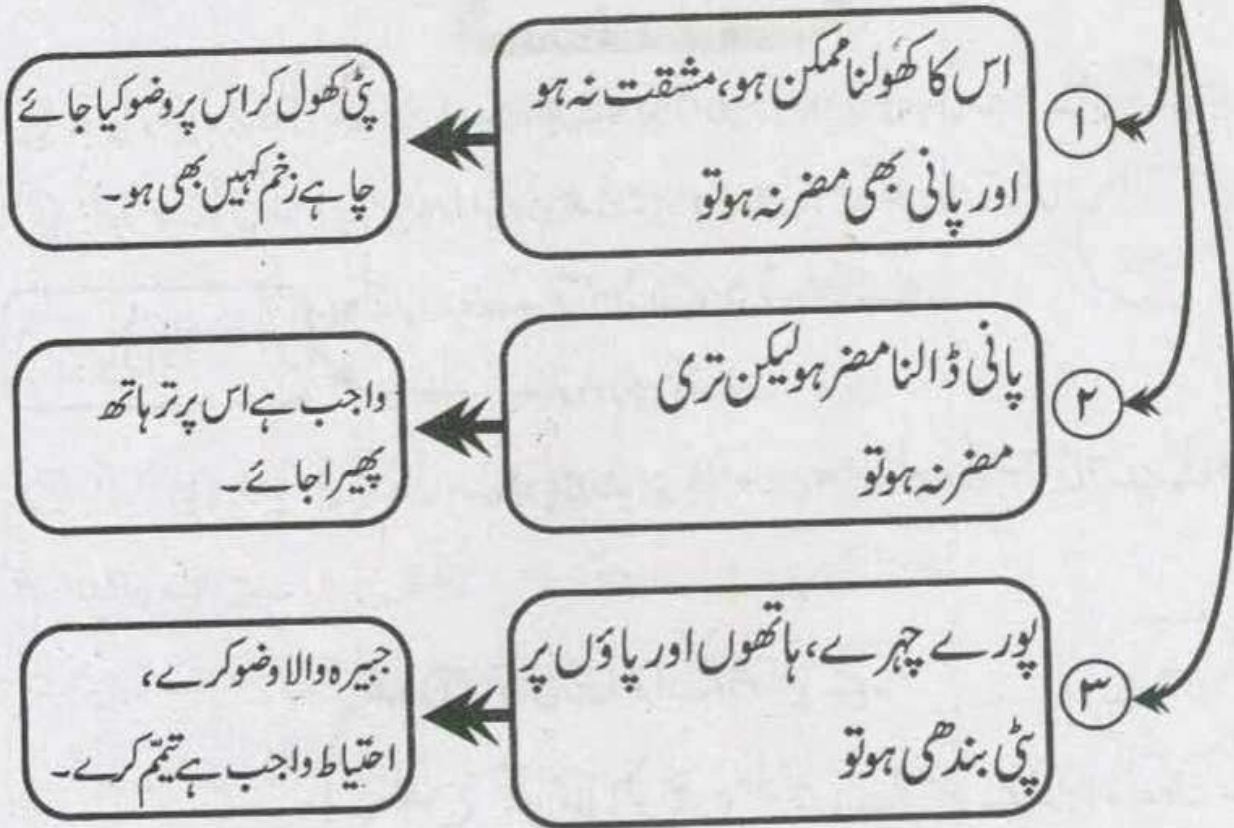
..........اگر مقام وضو پر زخم وغیرہ نہیں ہے لیکن کسی اور وجہ سے پانی کا استعمال مضر ہو تو

تیمّم کرے۔

احتیاط مستحب ہے جبیرہ والا وضو بھی کرے۔

..........جس شخص کا شرعی فریضہ تیمّم ہے اگر بعض مقامات پر زخم وغیرہ ہو تو وضو جبیرہ کی طرح تیمّم جبیرہ کرے۔

واجب غسل کی اقسام

عورتوں اور مردوں کے درمیان مشترکہ

(۱) جنابت۔
(۲) مسِّ میّت۔
(۳) میّت۔

خواتین کے ساتھ مخصوص

(۱) حیض۔
(۲) استحاضہ۔
(۳) نفاس۔

طریقۂ غسل

طریقۂ غسل
۱ ترتیبی
① نیت کرنا۔
② سر و گردن کا دھونا۔
③ جسم کی دائیں سمت کا دھونا۔
④ جسم کی بائیں سمت کا دھونا۔
۲ ارتماسی
① غسل کی نیت سے یکدم سے پانی کے اندر داخل ہونا اس طرح کہ پورا جسم پانی کے اندر چلا جائے۔
② پانی میں آہستہ آہستہ جائے اس طرح پورا جسم پانی کے اندر چلا جائے۔
③ پانی میں جانے کے بعد نیت کرے اور جسم کو حرکت دے۔

شرائطِ غسل

شرائطِ غسل
① پانی پاک ہو۔
② پانی مطلق ہو۔
③ پانی اور غسل کی جگہ مباح ہو۔
④ برتن مباح ہو۔
⑤ برتن سونے یا چاندی کا نہ ہو۔
⑥ اعضائے غسل پاک ہوں۔
⑦ غسل کو قربت خدا کے لیے انجام دے۔
⑧ پانی کا استعمال ممنوع نہ ہو۔
⑨ پانی کو عضو تک پہنچانے میں کوئی چیز مانع نہ ہو۔

غسل کے صحیح ہونے کی شرائط:

☆ وہ تمام شرائط جو وضو کے لیے بتائی جا چکی ہیں وہی شرائط غسل کے صحیح ہونے کے لیے ہیں مگر عضو کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا لازمی نہیں ہے۔

☆ جس پر چند غسل واجب ہوں وہ سب کی نیت سے ایک غسل کر سکتا ہے۔

☆ غسل ارتماسی میں پورے جسم کا پاک ہونا لازم ہے، لیکن غسل ترتیبی میں تمام بدن کا پاک ہونا لازم نہیں ہے۔

☆ غسل جبیرہ وضو جبیرہ کی طرح ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ غسل جبیرہ کو ترتیب سے کرے۔

☆ غسل میں واجب نہیں ہے کہ پورے بدن کو ہاتھ سے دھویا جائے، چنانچہ غسل کی نیت سے پانی کو تمام بدن تک پہنچا دینا کافی ہے۔

غسل مسِّ میّت

☆ ....اگر مردہ جو سرد ہو چکا ہو اور ابھی اس کو غسل نہ دیا گیا ہو تو اگر کوئی اس کے جسم کے کسی حصے کو چھو لے تو اس پر واجب ہے کہ غسل مسِ میت کرے۔

☆ ....وہ موارد جس میں مردہ کو کوئی مس کرلے تو غسل واجب نہیں ہے۔

☆ ......وہ شہید جو جنگ کے میدان میں شہید ہو جائے۔

☆ ......وہ مردہ جس کا بدن ابھی سرد نہیں ہوا۔

☆ ......وہ مردہ کہ جس کو غسل دیا جا چکا ہے۔

☆ ....غسل مسِ میت میں لازم ہے کہ غسل جنابت کی طرح کیا جائے، لیکن اگر کوئی غسل مسِ میت کرے اور نماز پڑھنا چاہے تو وضو کرنا اس پر واجب ہے۔

☆ جب کوئی مومن مرجائے تو تمام مکلفین پر واجب ہے کہ اس کو غسل وکفن دیں، اس پر نماز پڑھیں اور پھر اس کو دفن کریں، اگر کچھ لوگ اس کام کو انجام دیتے ہیں تو دوسروں پر سے یہ وجوب ساقط ہوجائے گا۔

☆ واجب ہے کہ میت کو تین غسل دیے جائیں:
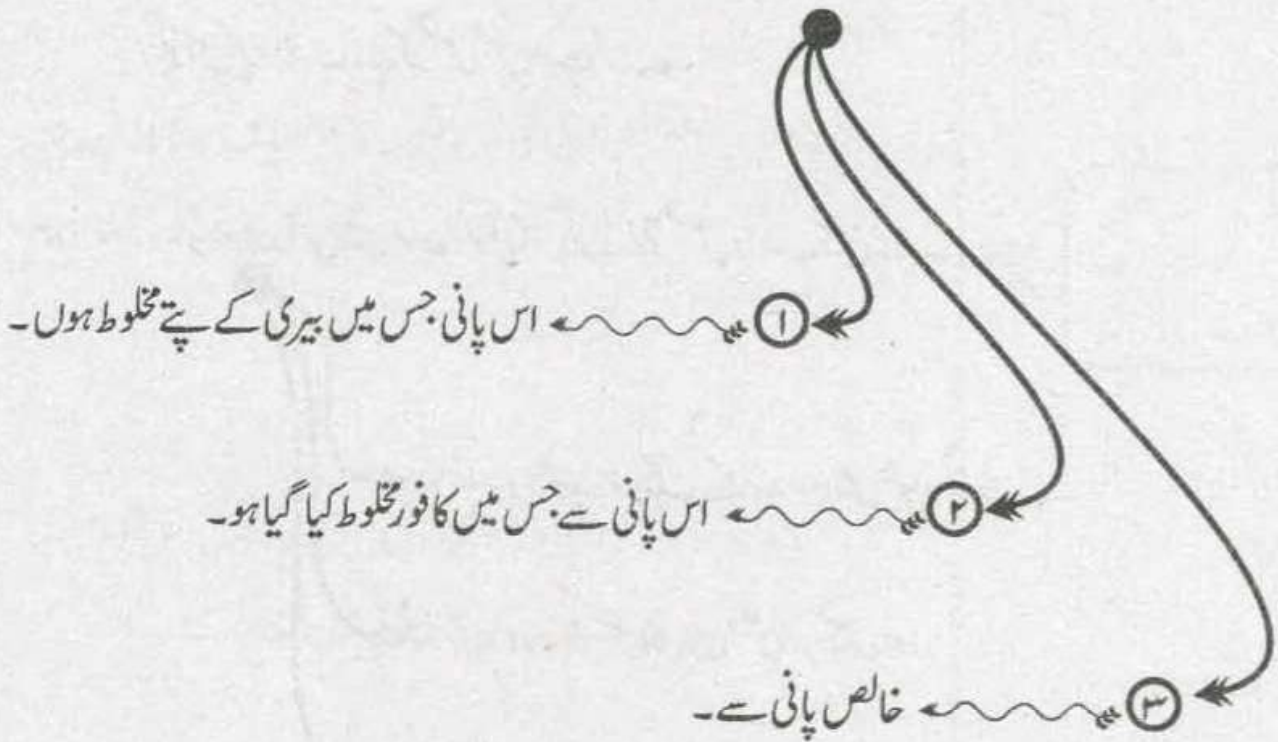
☆ غسل میت، غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک غسل ترتیبی ممکن ہو تو میت کو غسل ارتماسی نہ دیا جائے۔

شرائطِ حیض

① یائسہ (پچاس سال کی عمر) ہونے سے پہلے آنا۔

② کم از کم تین دن آنا۔

③ بلوغ، بالغ ہونے (نو 9 سال کی عمر) کے بعد آنا۔

④ دس دن سے زیادہ نہ آنا۔

⑤ خون کا متواتر یعنی پے در پے آنا۔

⑥ خون کا مسلسل تین دن آنا۔

⑦ دو ماہواریوں کا درمیانی فاصلہ کم از کم دس دن ہو۔

☆...........وہ عبادتیں جن کے لیے وضو، غسل یا تیمّم لازمی ہے، مثلاً نماز، روزہ ممنوع ہے۔

☆...........بدن کے کسی حصے کو حروف قرآن یا خداوند متعال کے نام سے مس کرنا حرام ہے، احتیاط واجب ہے کہ انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کے نام کو بھی مس نہ کرے۔

☆...........مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں داخل ہونا اگرچہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جائے۔

☆...........عام مسجد میں ٹھہرنا البتہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح کسی چیز کو اٹھانے کے لیے جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، ائمہ علیہم السلام کے حرم میں بھی نہ جائے۔

☆...........مسجد میں کوئی چیز رکھنے کے لیے جانا حرام ہے۔

☆...........ان سورتوں کا پڑھنا جس میں سجدہ واجب ہے

(۱) سورۂ سجدہ ← پارہ ۲۱

(۲) سورۂ حم سجدہ ← پارہ ۲۴

(۳) سورۃ النجم ← پارہ ۲۷

(۴) سورۂ علق ← پارہ ۳۰

① وقتیۂ عددیہ: وہ خاتون جو دو ماہ برابر معین وقت پر خون دیکھے، دونوں مہینوں میں دنوں کی تعداد بھی برابر ہو۔

② وقتیہ: دو ماہ متواتر وقت معین پر خون حیض دیکھے، لیکن دونوں مہینوں میں دنوں کی تعداد میں فرق ہو۔

③ عددیہ: دو ماہ برابر حیض کے دنوں کی تعداد ایک جیسی ہو، لیکن خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو۔

① مبتدیہ: وہ عورت جو پہلی مرتبہ خون دیکھے۔

② ناسیہ: وہ عورت جو اپنی عادت بھول چکی ہو۔

③ مضطربہ: چند ماہ خون دیکھا ہو مگر عادت پیدا نہ ہو سکی ہو یا عادت میں خرابی واقع ہوئی ہو۔

استحاضہ

اقسامِ استحاضہ

۱ قلیلہ: وہ خون جو روئی میں داخل نہ ہو اور دوسری طرف بھی ظاہر نہ ہو۔

۲ متوسطہ: وہ خون جو روئی میں داخل ہو جائے، لیکن پینٹی تک نہ پہنچے۔

۳ کثیرہ: وہ خون جو روئی سے نکل کر پینٹی تک پہنچے۔
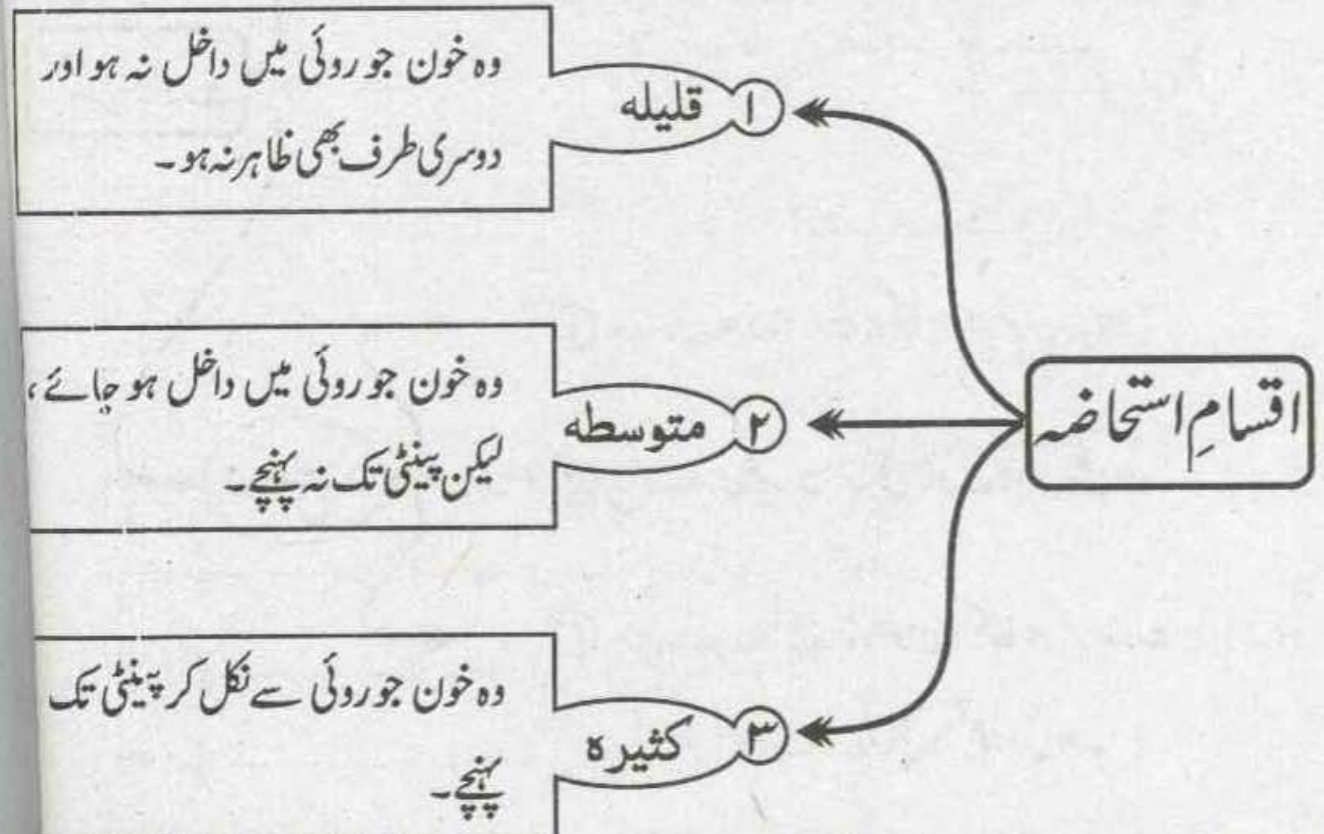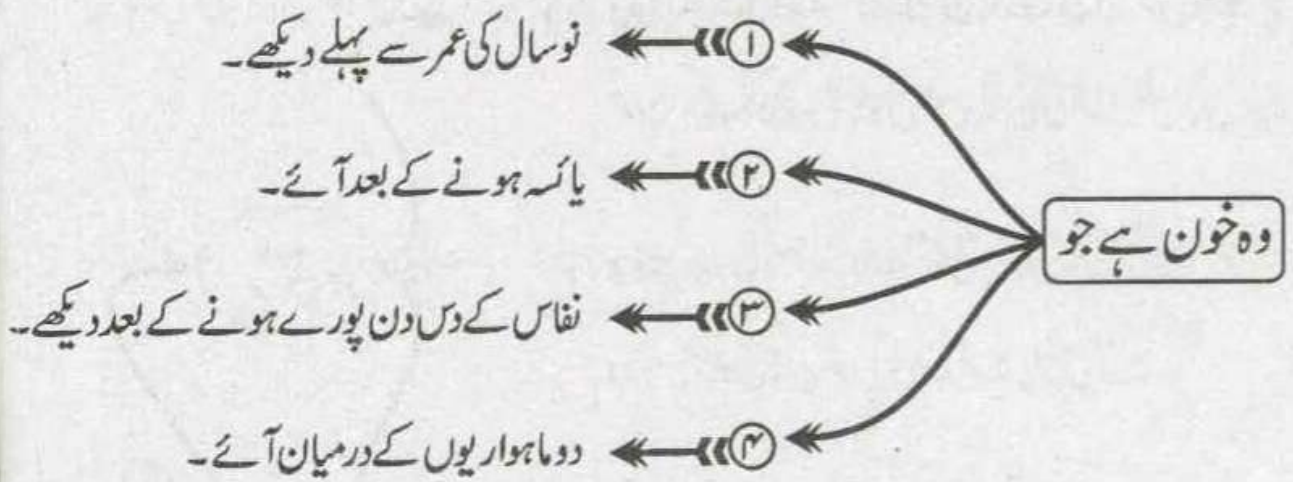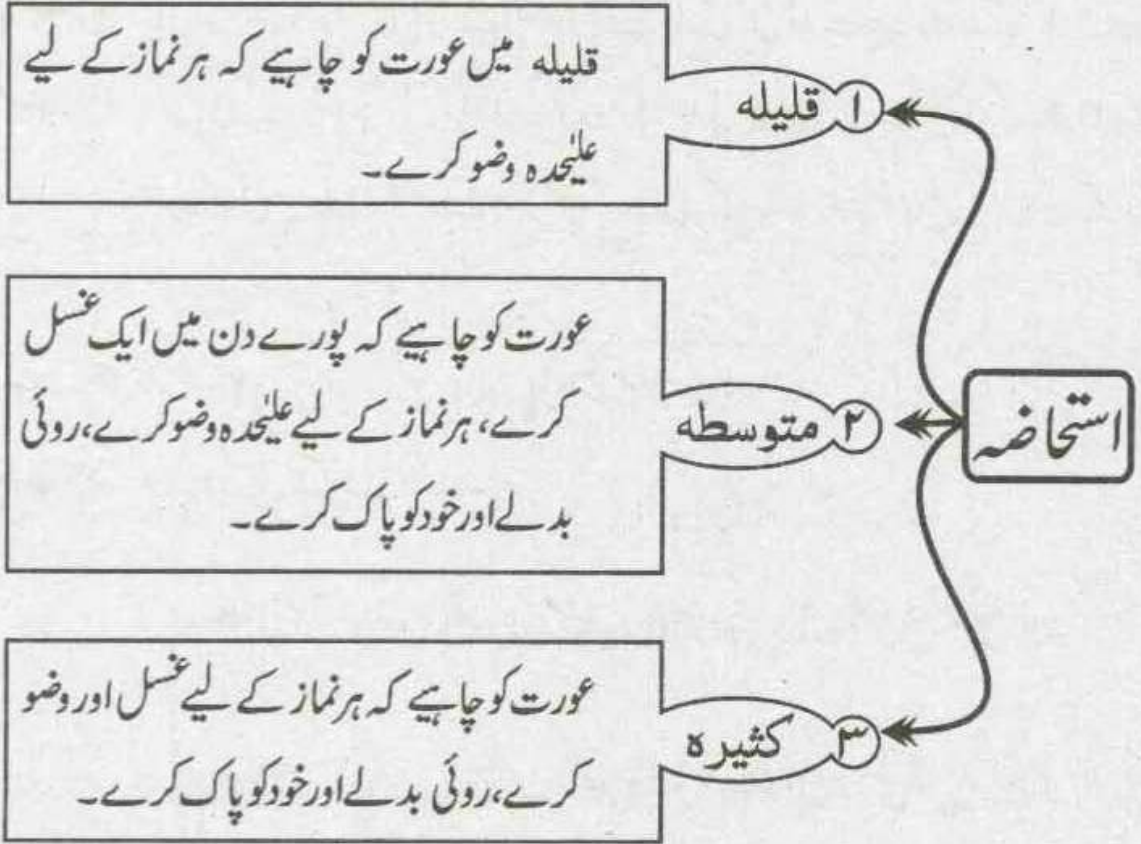
☆............کثیرہ اور متوسطہ والی عورت اگر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے غسل کرے تو اس کا غسل باطل ہے، اگر نماز شب کے لیے غسل کرے تو بھی احتیاط واجب ہے کہ نماز صبح کے لیے غسل کرے۔
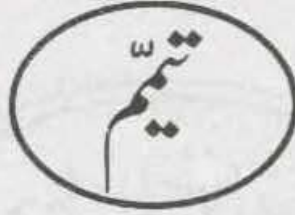
تیمّم

وہ موارد جہاں غسل و وضو کی جگہ تیمّم کرنا واجب ہے:

① پانی نہ ہو یا پانی تک نہ پہنچ سکتا ہو۔

② پانی نقصان دہ ہو، مثلاً پانی کے استعمال سے بیماری میں شدت یا بیمار ہونے کا اندیشہ ہو۔

③ اگر پانی سے وضو یا غسل کیا جائے تو وہ خود یا بیوی بچوں یا دوست یا وہ لوگ جو اس کے ہمراہ ہوں مرجانے کا خوف ہو (حتیٰ کہ اس کے ساتھ جو جانور ہیں اگر ان کے لیے بھی پانی کم ہو رہا ہو)

④ انسان کا بدن یا لباس نجس ہو اور پانی اتنا کم ہو اور دوسرا لباس بھی نہ ہو۔

⑤ وضو اور غسل کے لیے وقت نہ ہو۔

طریقۂ تیمّم

① دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اس چیز پر مارنا جس پر تیمّم صحیح ہو۔

② دونوں ہاتھ ایک ساتھ پیشانی اور بھنوؤں پر اس طرح ملے کہ بال اگنے کی جگہ سے ناک کی ابتدا اور پیشانی کی دونوں اطراف کو شامل کرے۔

③ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں ہاتھ کی پشت پر کلائیوں سے لے کر انگلیوں کے سروں تک پھیرنا۔

④ اسی طرح دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر کلائیوں سے لے کر انگلیوں کے سروں تک پھیرنا۔

وہ چیزیں جن پر تیمّم کرنا صحیح ہے:

☆ مٹی۔

☆ ریت۔

☆ پتھروں کی اقسام: مثلاً کالا پتھر، سنگ مرمر ، چونا، چونے کا پتھر (پکنے سے پہلے) اینٹ اور کوزہ۔

☆ تیمّم غسل کے لیے ہو یا وضو کے لیے ہو طریقہ ایک ہی ہے، لیکن نیت میں فرق ہے، غسل کی جگہ غسل اور وضو کی جگہ وضو کی نیت کرے۔
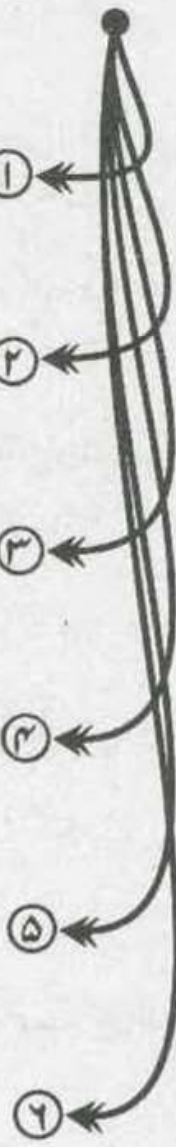
☆ جس نے وضو کی جگہ تیمّم کیا ہے، اگر وہ چیزیں جو وضو کو باطل کرتی ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی اگر سرزد ہو جائے تو تیمّم باطل ہے۔

☆ جس نے غسل کی جگہ تیمّم کیا ہے، اگر وہ سبب جو غسل کو باطل کرتے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی اگر پیش آجائے تو تیمّم باطل ہے۔

☆ تیمّم اس صورت میں صحیح ہے کہ وضو نہ کر سکتا ہو یا غسل نہ کر سکتا ہو، لیکن اگر بغیر عذر کے تیمّم کرے تو صحیح نہیں ہے اور اگر عذر شرعی ہو لیکن برطرف ہو جائے، مثلاً پہلے پانی نہیں تھا لیکن بعد میں مل جائے تو اس کا تیمّم باطل ہو جائے گا۔

تیمّم کے صحیح ہونے کی شرائط:

① اعضائے تیمّم یعنی پیشانی اور ہاتھ پاک ہوں۔

② پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر تیمّم اوپر سے نیچے کی طرف کیا جائے۔

③ وہ چیزیں جن پر تیمّم کر رہا ہے وہ پاک اور مباح ہوں۔

④ تیمّم ترتیب سے کرے۔

⑤ موالات کی رعایت کرے۔

⑥ کوئی چیز ہاتھ اور پیشانی کے درمیان اور اسی طرح ہاتھ کی ہتھیلی اور ہاتھ کی پشت پر تیمّم کرتے وقت فاصلہ ڈالنے والی نہ ہو۔

اقسامِ نماز

واجب

① یومیہ

① فجر۔
② ظہر۔
③ عصر۔
④ مغرب۔
⑤ عشا۔

② وقتی

① آیات۔
② طواف واجب۔
③ میت۔
④ والد کی قضا نماز بڑے بیٹے پر۔
⑤ نذر، عہد اور قسم۔

مستحب

نمازیں بہت زیادہ ہیں۔

نمازی کالباس
① پاک ہو۔(نجس نہ ہو)
② مباح ہو۔(غصبی نہ ہو)
③ حرام گوشت جانور سے تیار شدہ نہ ہو۔
④ مرد کا لباس خالص ریشم سے تیار شدہ نہ ہو۔
⑤ سونے سے نہ بنا ہو۔
⑥ مردار کے اجزا سے تیار شدہ نہ ہو۔

وہ جگہ جہاں نماز پڑھی جائے
① مباح ہو۔(غصبی نہ ہو)
② متحرک نہ ہو۔
③ جگہ تنگ اور قد سے چھوٹی نہ ہو۔
④ سجدہ کرنے کی جگہ پاک ہو۔
⑤ نماز کی جگہ نجس ہونے کی صورت میں گیلی نہ ہو۔
⑥ سجدہ کرنے کی جگہ کھڑے ہونے کہ جگہ سے چار انگلیوں سے زیادہ اونچی نہ ہو۔

واجباتِ نماز
رکن
وہ اساسی اجزا کہ جو جان بوجھ کر یا
بھولے سے بجا نہ لائے جائیں یا اضافہ
کریں تو نماز باطل ہو جائے گی۔
١ نیت۔
٢ قیام۔
٣ تکبیرۃ الاحرام۔
٤ رکوع۔
٥ سجود۔
غیر رکن
وہ اعمال جن کا انجام دینا واجب
ہے لیکن اگر عمداً ترک کرے تو نماز باطل ہو
جائے اور اگر سہواً کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز
باطل نہیں ہوگی۔
١ قرائت۔
٢ ذکر۔
٣ تشہد۔
٤ سلام۔
٥ ترتیب۔
٦ موالات۔

احکامِ نماز

(۱) ← نماز گذار کو اول نماز سے آخر تک یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے اور نیت صرف یہ ہو کہ حکم خدا کی بجا آوری کے لیے انجام دے رہا ہے۔

(۲) ← نیت کو زبان پر لانا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر زبان سے کہہ رہا ہے تو اشکال نہیں۔

(۳) ← نماز ہر طرح کی ریاکاری اور خودنمائی سے پاک ہو، یعنی نماز کو صرف خدا کے دستور کو انجام دینے کے لیے پڑھے، اگر پوری نماز یا اس کا کچھ حصہ غیر خدا کے لیے ہو تو باطل ہے۔

تکبیرۃ الاحرام

نماز "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنے سے شروع ہوتی ہے اور اس کو "تکبیرۃ الاحرام" اس لیے کہتے ہیں، کیونکہ بہت سارے کام اس تکبیر کہنے کے بعد حرام ہو جاتے ہیں، جیسے کھانا پینا اور ہنسنا وغیرہ

واجبات تکبیرۃ الاحرام

(۱) ← صحیح عربی تلفظ کے ساتھ کہی جائے۔

(۲) ← "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنے کے وقت بدن ساکن ہو۔

(۳) ← "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اس طرح کہے کہ خود سنے یعنی دل میں نہ کہے۔

(۴) ← احتیاط واجب کے طور پر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کو پہلے والی چیز کے ساتھ نہ ملائے۔

مستحب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کہنے کے وقت اور نماز کے درمیان تکبیریں کہنے کے وقت ہاتھ کانوں کی لوؤں تک لے جائے اور ہتیلی کو قبلہ رخ رکھے۔

یعنی کھڑے ہونا جو کہ ارکان نماز میں سے ہے اور اس کا ترک کرنا بغیر مجبوری کے نماز کو باطل کرتا ہے۔

اقسام قیام

رکن
قیام
تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت
رکوع سے پہلے

غیر رکن
قیام
قرائت کے وقت
رکوع کے بعد
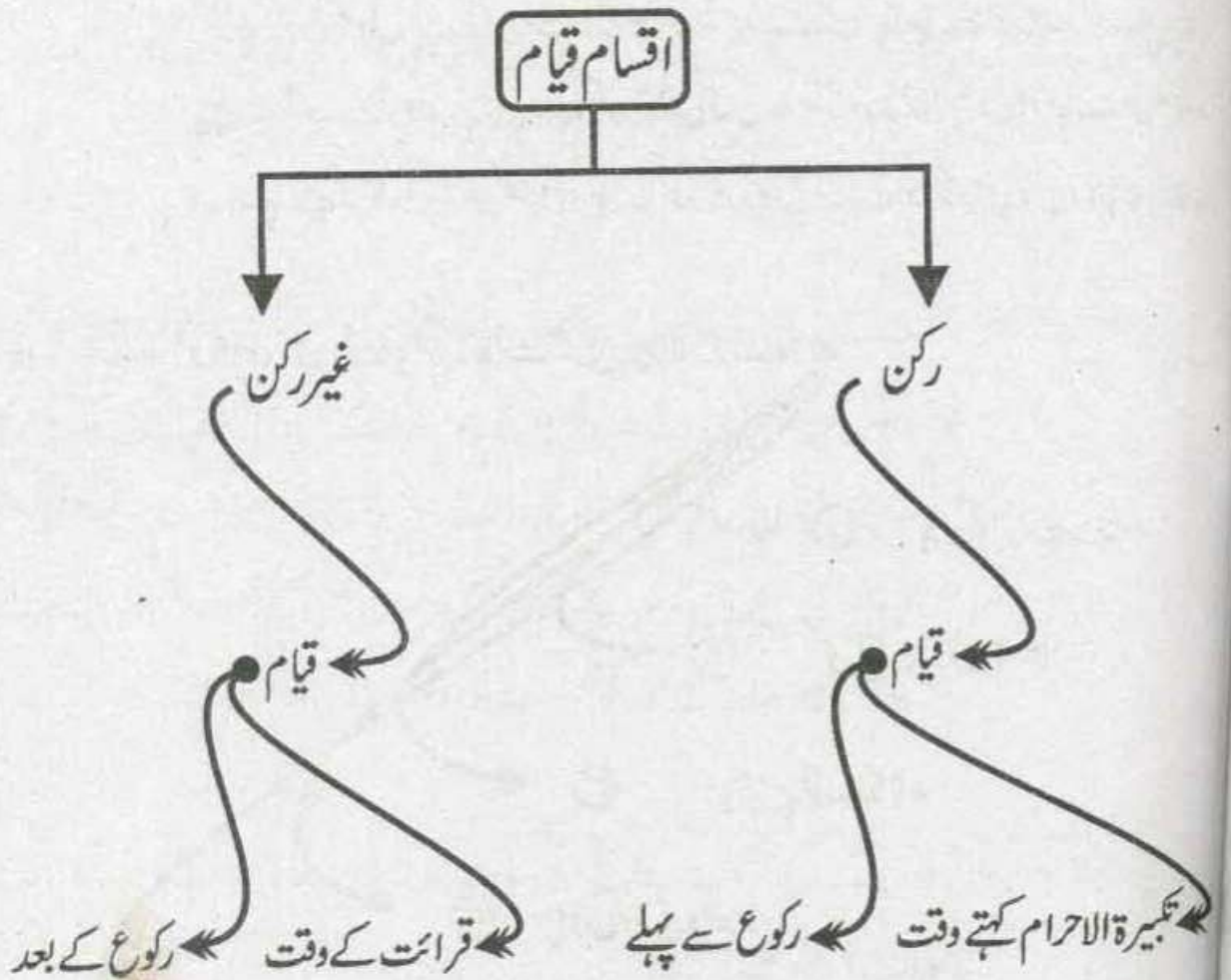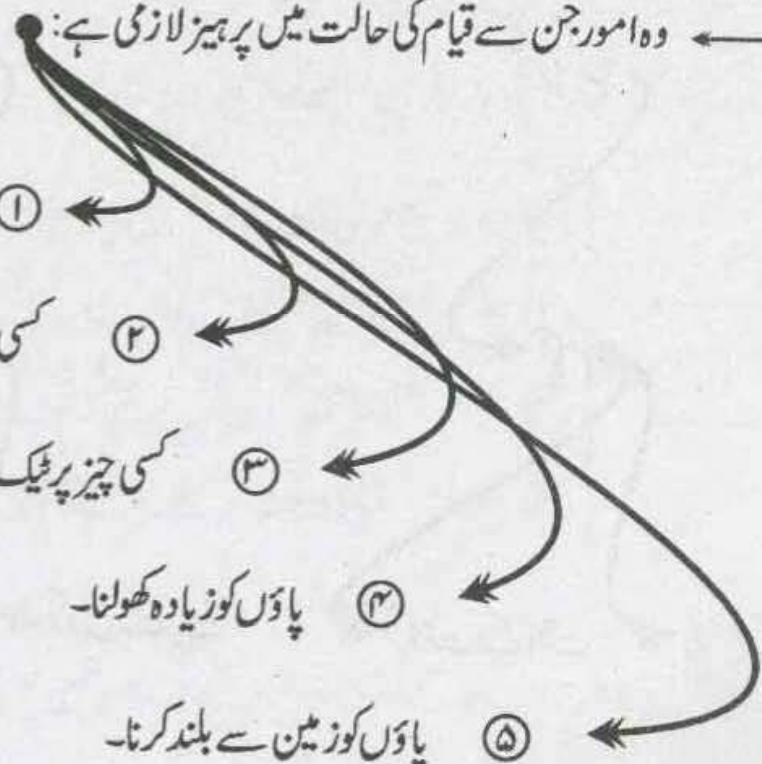
احکامِ قیام

۱ ← واجب ہے "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہنے سے پہلے اور بعد میں تھوڑا سا کھڑا رہے تا کہ یقین ہو جائے کہ تکبیر کھڑے ہو کر کہی ہے۔

۲ ← قیام رکوع سے پہلے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت سے رکوع میں جائے، اگر چہ رکوع بھول جائے قرائت کے بعد فوراً سجدے میں چلا جائے اور سجدہ کرنے سے پہلے یاد آ جائے تو اب وہیں سے رکوع میں نہیں جا سکتا ورنہ نماز باطل ہو جائے گی، بلکہ اسے چاہیے کہ کاملاً سیدھا کھڑا ہو جائے اور پھر رکوع کرے اور پھر سجدوں کو بجالائے۔

۳ ← وہ امور جن سے قیام کی حالت میں پرہیز لازمی ہے:

④ ← نماز گزار کو چاہیے کہ قیام کی حالت میں دونوں پاؤں کو زمین پر رکھے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ بدن کا وزن دونوں پاؤں پر برابر ہو، اگر کسی ایک پر زیادہ اور دوسرے پر کم ہو تو اشکال نہیں ہے۔

⑤ ← اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، کھڑے ہو کر نماز پڑھنا صحت کی خرابی کا باعث بنتا ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر اشاروں میں نماز ادا کرے۔

⑥ ← واجب ہے کہ رکوع کے انجام دینے کے بعد بطور کامل سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدے میں جائے، اگر یہ قیام عمداً ترک کر دیا تو نماز باطل ہے۔

⑦ ← مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں جسم سیدھا رکھے اور کندھوں کو نیچے کی طرف ڈھیلا چھوڑ دے، نیز ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور انگلیوں کو باہم ملا کر رکھے اور نگاہ سجدے کی جگہ پر مرکوز رکھے اور بدن کا بوجھ دونوں پاؤں پر یکساں ڈالے اور خشوع اور خضوع کے ساتھ کھڑا ہو اور پاؤں آگے پیچھے نہ رکھے اور اگر مرد ہو تو پاؤں کے درمیان تین پھیلی ہوئی انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک کا فاصلہ رکھے اور اگر عورت ہو تو دونوں پاؤں ملا کر رکھے۔

⑧ ← عورتوں کے لیے مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں اپنا سیدھا ہاتھ اپنے سیدھے سینے پر اور الٹا ہاتھ اپنے الٹے سینے پر رکھے۔

① سورۂ حمد اور دوسرے کسی ایک سورے کو پڑھنا پہلی اور دوسری رکعت میں اور تسبیحات اربعہ کو تیسری اور چوتھی رکعت میں پڑھنے کو قرائت کہتے ہیں۔

② ضروری ہے کہ انسان روزانہ کی واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں پہلے سورۃ الحمد اور پھر کسی ایک اور سورے کی تلاوت کرے اور احتیاط یہ ہے کہ ایک مکمل سورے کی تلاوت کرے، وَالضُّحٰی ور اَلَمْ نَشْرَحْ کی سورتیں اور اسی طرح "سورۂ فیل" اور "سورۂ قریش" احتیاط کی بنا پر نماز میں ایک سورت شمار ہوتی ہیں۔

③ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فقط ایک دفعہ سورۃ الحمد یا ایک دفعہ تسبیحات اربعہ پڑھی جاسکتی ہے، یعنی نماز پڑھنے والا ایک دفعہ کہے: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور بہتر یہ ہے کہ تین دفعہ کہے اور وہ ایک رکعت میں سورۃ الحمد اور دوسری رکعت میں تسبیحات بھی پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات اربعہ پڑھے۔

④ تیسری اور چوتھی رکعت کی قرائت کو آہستہ پڑھے، لیکن پہلی اور دوسری رکعت ظہر و عصر میں مرد و عورت پر لازم ہے کہ آہستہ قرائت کرے، مغرب، عشا اور صبح میں مرد بلند آواز سے پڑھے، جبکہ عورت اگر نامحرم موجود ہو تو آہستہ پڑھے اور اگر کوئی نامحرم اس کی آواز نہ سن رہا ہو تو بلند آواز سے پڑھ سکتی ہے۔

⑤ جہاں نماز بلند آواز سے پڑھنا تھی وہاں آہستہ آواز میں پڑھے اور جہاں آہستہ آواز سے پڑھنا تھی وہاں بلند آواز میں پڑھے تو نماز باطل ہے، مگر یہ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے یا بھول کر ایسا کرے تو نماز صحیح ہے۔

⑥ اگر نماز کے دوران معلوم ہو کہ غلطی سے جہاں بلند آواز سے پڑھنا تھی وہاں آہستہ آواز میں پڑھ رہا/رہی ہو یا جہاں آہستہ آواز سے پڑھنا تھی وہاں بلند آواز میں پڑھ رہا/رہی ہوں تو لازم نہیں ہے کہ جو کچھ پڑھا جا چکا ہے اس کو دوبارہ پڑھے۔

⑦ انسان کو نماز سیکھنا چاہیے تا کہ غلط نہ پڑھے۔

⑧ اگر انسان کسی لفظ کو صحیح سمجھتا تھا، مثلاً تشہد میں "عَبْدُہٗ" کو "عَبْدَہٗ" پڑھتا تھا اور بعد میں معلوم ہوا کہ غلط پڑھتا تھا تو ضروری نہیں ہے کہ سابقہ پڑھی گئی نمازوں کو دوبارہ پڑھے۔

⑨ ان موارد میں نماز گذار پہلی اور دوسری رکعت میں صرف سورۂ حمد پر اکتفا کر سکتا ہے:

الف ......نماز کا وقت تنگ ہو۔

ب ......سورہ نہ پڑھنے پر مجبور ہو مثلاً مریض یا وہ شخص جس کو جان و مال وغیرہ کا خطرہ ہو۔

☆......وقت کی تنگی کی وجہ سے تسبیحات اربعہ کو ایک مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

ہر رکعت میں قرائت کے بعد نماز گزار پر لازم ہے کہ خم ہو اس طرح کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، اس عمل کو رکوع کہتے ہیں۔

واجبات رکوع۔

① ← اتنا خم ہو کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ سکے۔

② ← ذکر (کا پڑھنا) کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ" کہنا۔

③ ← بدن کا ساکن ہونا ذکر رکوع پڑھتے وقت۔

④ ← کھڑے ہونا اور بدن کا ساکن ہونا رکوع کے بعد۔

ذکر رکوع:......

رکوع میں ذکر واجب ہے یعنی تین مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ"
یا ایک مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ" کو پڑھنا چاہیے۔

رکوع میں بدن کا ساکن ہونا۔

① ← رکوع میں ذکر واجب کی مقدار پڑھتے وقت بدن ساکن ہو۔

② ← اگر رکوع میں اس سے پہلے کہ بدن ساکن ہو عمداً ذکر رکوع پڑھے تو نماز باطل ہے۔

③ ← اگر ذکر رکوع ختم ہونے سے پہلے عمداً کھڑا ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

☆......ذکر رکوع ختم ہونے کے بعد لازم ہے کہ کھڑا ہو جائے اور پھر اس کے بعد جب بدن ساکن ہو جائے تو پھر سجدے میں جائے، لیکن اگر بدن کے ساکن ہونے سے پہلے سجدے میں جائے تو نماز باطل ہے۔

سجود

سجود

① نماز گزار پر لازم ہے کہ واجب نماز یا مستحب نماز میں رکوع کے بعد دو سجدے بجالائے۔

② سجدہ یہ ہے کہ اپنے سات اعضا پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتیلیوں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سروں کو زمین پر رکھ دے۔

واجباتِ سجدہ

① اپنے سات اعضا کو زمین پر رکھنا۔

② ذکر پڑھنا۔

③ بدن کا ساکن ہونا ذکر سجدہ کے وقت۔

④ دو سجدوں کے درمیان آرام سے بیٹھنا۔

⑤ جب سات اعضا زمین پر ہوں تو ذکر کا پڑھنا۔

⑥ سجدے کی جگہ کا مساوی ہونا۔ (یعنی اونچی نیچی نہ ہو)

⑦ پیشانی ایسی جگہ پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہو۔

⑧ وہ جگہ پاک ہو جہاں سجدہ کرنا ہے۔

⑨ سجدے میں ذکر واجب ہے یعنی تین مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ" یا ایک مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ" کو پڑھنا چاہیے۔

احکامِ سجدہ

(۱) واجب ہے کہ سجدے کی حالت میں واجب ذکر پڑھتے وقت بدن ساکن حالت میں ہو۔

(۲) اگر اس سے پہلے کہ پیشانی زمین پر رکھے اور بدن سکون کی حالت میں آئے عمداً ذکر سجدہ پڑھے تو نماز باطل ہے لیکن اگر بھولے سے ایسا کرے تو لازم ہے کہ دوبارہ سجدے میں ذکر ساکن حالت میں پڑھے۔

(۳) پہلے سجدے کا ذکر تمام ہونے کے بعد لازم ہے کہ بیٹھ جائے اور جب بدن ساکن ہو جائے تو پھر دوسرے سجدے میں جائے۔

(۴) اگر ذکر کے تمام ہونے سے پہلے عمداً سجدے سے سر اٹھالے تو نماز باطل ہے۔

(۵) جب انسان ذکر سجدہ میں مشغول ہو تو مذکورہ سات اعضا میں سے کوئی ایک بھی عمداً اٹھالے تو نماز باطل ہے، لیکن اگر اس وقت کہ جب مشغول ذکر نہیں ہے تو پیشانی کے علاوہ دوسرے کسی عضو کو اپنی جگہ سے اٹھا کے پھر رکھ لے تو اشکال نہیں ہے۔

(۶) اگر حالت سجدہ میں انگوٹھے کے علاوہ دوسری انگلیاں بھی زمین پر ہوں تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

سجدے کی جگہ کا مساوی ہونا

① نماز گزار کی پیشانی کی جگہ گھٹنوں کی جگہ سے چار بند انگلیوں سے زیادہ نیچے یا اوپر نہ ہو۔

② احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز گزار کی پیشانی پاؤں کی انگلیوں سے بھی چار بند انگلیوں سے زیادہ نیچے یا اوپر نہ ہو۔

وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے

① مٹی۔

② پتھر۔

③ گل پختہ۔ (پکی ہوئی مٹی)

④ لکڑی۔

⑤ چونا۔

⑥ کاغذ۔

⑦ درخت کے پتے۔

سجدہ گاہ کے چند مسائل

① سجدہ کرنا معدنیات پر مثل: سونا، چاندی، عقیق اور فیروزہ پر صحیح نہیں ہے۔

② سجدہ کرنا غیر خدا کے لیے حرام ہے۔

③ صحیح ہے سجدہ کرنا ان چیزوں پر جو زمین سے اگتی ہیں اور حیوان کی خوراک ہیں، مثل گھاس اور درختوں کے پتے وغیرہ۔

④ سجدہ کرنا کاغذ پر اگرچہ کپاس اور اس طرح کی چیزوں سے بنا ہو صحیح ہے۔

⑤ سجدہ کرنے کے لیے سب سے افضل چیز تربت سید الشہدا علیہ السلام ہے اور اس کے بعد اس ترتیب سے
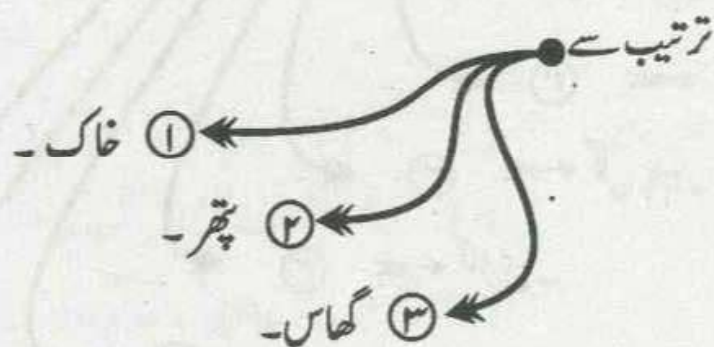
⑥ اگر پہلے سجدے میں سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے اور سجدہ گاہ کو جدا کیے بغیر دوسرا سجدہ کیا جائے تو نماز باطل ہے۔

جو سجدہ کرنے سے عاجز ہو

① ← اگر کوئی پیشانی کو زمین تک نہیں لے جا سکتا تو اس پر لازم ہے کہ اتنا جھکے جتنا جھک سکتا ہے اور سجدہ گاہ کو کسی بلند جگہ مثل تکیہ پر رکھے پھر سجدہ کرے، لیکن یہ ضروری ہے کہ ہاتھ کی ہتیلیاں، گھٹنے اور پاؤں کے انگوٹھے بطور معمول زمین پر رکھے۔

② ← جو شخص خم بھی نہیں ہو سکتا اس پر لازم ہے کہ سجدے کے لیے بیٹھ جائے اور سر کے اشارے سے سجدہ کرے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ سجدہ گاہ کو اوپر اٹھا کر اپنی پیشانی سے لگائے۔

مستحبات سجدہ

① ان موارد میں تکبیر کہنا مستحب ہے:

① رکوع کے بعد کھڑے ہو کر حالت سکون میں۔

② سجدۂ اول کے بعد ساکن حالت میں۔

③ سجدۂ دوم سے پہلے ساکن حالت میں۔

④ سجدۂ دوم کے بعد ساکن حالت میں۔

② مستحبات سجدہ:

① سجدوں کو طول دینا۔

② "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" کہنا پہلے سجدے کے بعد ساکن حالت میں۔

③ صلوات پڑھنا سجدوں میں۔

قرآن کے واجب سجدے

① قرآن مجید کی چار سورتیں ایسی ہیں جن میں سجدہ واجب ہے، اگر انسان ان کی آیت کو پڑھے یا کسی سے سنے تو ان آیات کے ختم ہونے پر واجب ہے کہ فوراً سجدہ کرے۔

② وہ سورتیں جن میں سجدہ واجب ہے
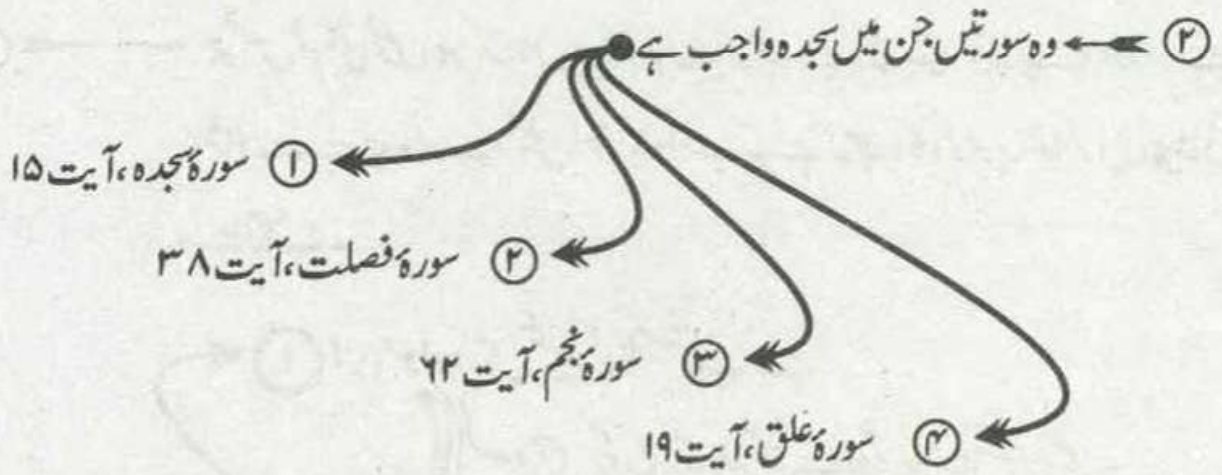
③ اگر سجدے کو بھول گیا ہے تو جب بھی یاد آئے واجب ہے کہ سجدہ کرے۔

④ اگر سجدے کی آیت کو ٹیپ ریکاڈر سے سنے تو لازم نہیں ہے کہ سجدہ کرے۔

⑤ اگر سجدے کی آیت کو لاؤڈ سپیکر، ریڈیو، ٹیپ یا ٹیلی ویژن سے سنے اس طرح کہ وہ اس وقت پڑھ رہا ہے تو واجب ہے کہ سجدہ کرے، لیکن اگر ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ پر کیسٹ چل رہی ہو تو سجدہ واجب نہیں ہے۔

⑥ سجدہ والی سورتوں میں جو سجدہ واجب ہوتا ہے اس کے لیے لازم ہے کہ سجدہ اس چیز پر کیا جائے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے، لیکن دوسری شرائط کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

⑦ قرآن کے واجب سجدے میں ذکر سجدہ پڑھنا واجب نہیں ہے مستحب ہے۔

نماز کی دوسری اور آخری رکعت میں نماز گزار پر لازم ہے کہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اور بدن کے ساکن ہوجانے کے بعد یہ ذکر تشہد پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ.

(۱) مستحب ہے کہ تشہد کی حالت میں انسان بائیں ران پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اور تشہد سے پہلے کہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" یا کہے "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَآءِ لِلّٰهِ" اور یہ بھی مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے اور انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور اپنے دامن پر نگاہ ڈالے اور تشہد میں صلوات کے بعد کہے: "وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ"۔

(۲) عورتوں کے لیے مستحب ہے کہ تشہد کی حالت میں کولوں کے بل اس طرح بیٹھے کہ دونوں گھٹنوں کو اونچا کھڑا کرے پاؤں کے تلوے زمین پر ہوں، دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں اور اپنی رانیں ملا کر رکھیں۔

سلام

ہر نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد جب نمازی بیٹھا ہو اور اس کا بدن سکون کی حالت میں ہو تو لازم ہے کہ یہ ذکر سلام پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

اس کے بعد تین مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہہ کر نماز تمام کرے

لازم ہے کہ نماز کو اس ترتیب سے پڑھا جائے:
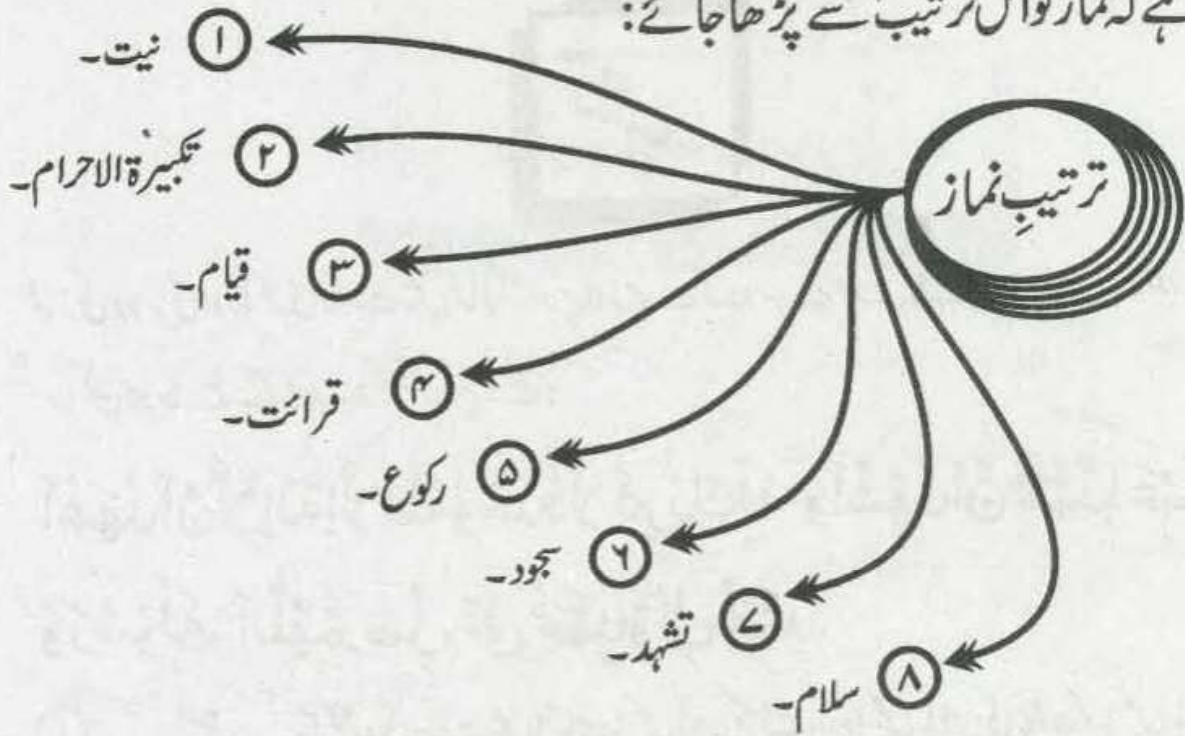
موالات

① یعنی نماز کے افعال کو پے در پے اور تسلسل سے بجا لائے۔

② اگر دوران نماز افعال کے درمیان اتنا فاصلہ ڈالے کہ دیکھنے والا یہ نہ کہے کہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

③ رکوع اور سجود کو طول دینا اور بڑی سورتیں پڑھنا موالات کو نہیں توڑتا۔

قنوت

مستحب ہے کہ نماز کی دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور دوسرے کسی ایک سورے کے بعد اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھے یعنی ہاتھوں کو بلند کر کے چہرے کے سامنے کرے اور ہتیلیاں ایک دوسری کے ساتھ ملا کر آسمان کی طرف رکھے اور انگوٹھوں کے علاوہ باقی انگلیوں کو آپس میں ملائے اور نگاہ ہتیلیوں پر رکھے اور دعا یا ذکر پڑھے۔

مبطلاتِ نماز

☆.........نماز گزار جب سے تکبیر الاحرام کہتا ہے اور نماز شروع کرتا ہے اور نماز کو تمام کرتا ہے تو اس کے درمیان کچھ ایسے کام ہیں جو اس پر حرام ہو جاتے ہیں، اگر ان کاموں میں سے کوئی ایک بھی نماز کے درمیان انجام دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

گفتگو کرنا
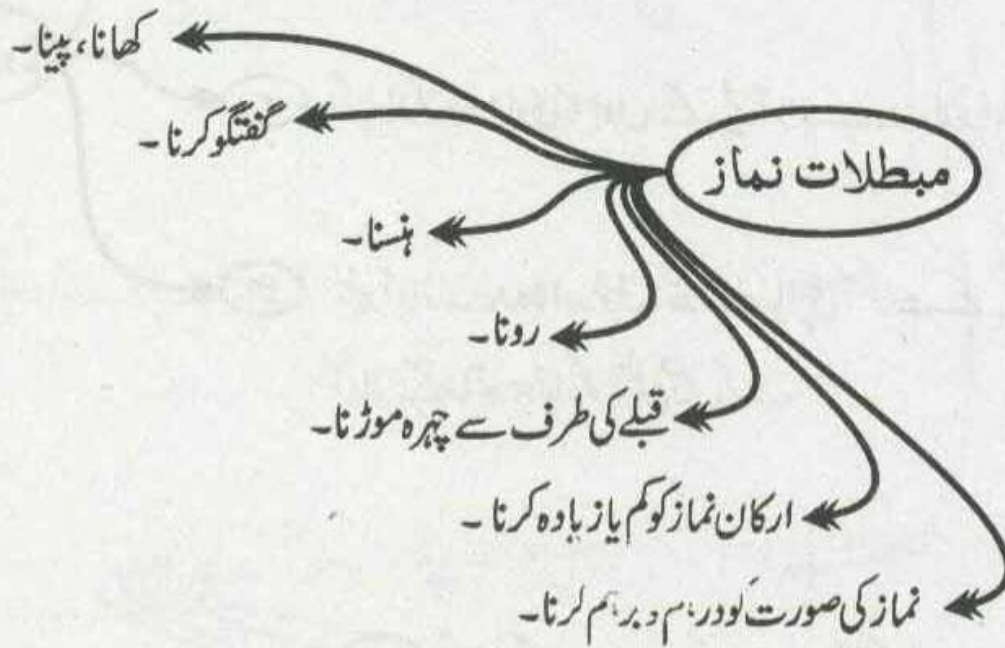
① ......نماز گزار جان بوجھ کر کوئی ایسا لفظ کہے کہ لفظ کے ذریعے معنی کو سمجھا جائے تو نماز باطل ہے۔

② ......اگر جان بوجھ کر کوئی ایسا کلمہ کہے جس کے دو حرف ہوں یا دو سے زیادہ ہوں اور وہ بے معنی الفاظ ہوں تو بنا بر احتیاط واجب نماز کو دوبارہ پڑھے۔

③ ......نماز کے دوران کسی کو سلام نہ کرے، لیکن اگر کوئی سلام کرے تو نماز گزار سلام کہنے والے کے لفظوں ہی کو جواب میں کہہ سکتا ہے، مثلاً اگر سلام کرنے والا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے تو جواب میں یہ بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ سکتا ہے، لیکن وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ نہیں کہہ سکتا۔

قبلے کی طرف سے چہرہ موڑنا:

۱ اگر نماز گزار جان بوجھ کر اپنا چہرہ قبلے کی طرف سے اتنا موڑ لے کہ یہ نہ کہا جا سکے کہ اس کا چہرہ قبلے کی طرف ہے تو نماز باطل ہے۔

۲ اگر سہواً پورا چہرہ موڑ لے تو احتیاط واجب ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے، لیکن اگر تھوڑا سا موڑے تو نماز صحیح ہے۔

نماز کی صورت کو درہم و برہم کرنا

① اگر انسان نماز کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جو نماز کی صورت کو درہم و برہم کرے، مثلاً تالی بجائے اگر چہ بھولے سے کرے تو نماز باطل ہے۔

② اگر نماز کے درمیان اتنی دیر خاموش کھڑا رہے کہ یہ نہ کہا جائے کہ یہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

③ نماز کا توڑنا حرام ہے مگر ان امور کے لیے:

- جان کی حفاظت کے لیے۔
- مال کی حفاظت کے لیے۔
- قرض کی ادائیگی کے لیے، بشرطیکہ قرضہ دینے والا قرض کی واپسی کا مطالبہ کرے۔
- نماز کا وقت تنگ نہ ہو۔

④ نماز توڑنا اس مال کے لیے جس کی کوئی اہمیت نہ ہو مکروہ ہے۔

مکروہاتِ نماز

(۱) آنکھوں کا بند کرنا۔

(۲) ہاتھوں اور انگلیوں سے کھیلنا۔

(۳) سورۂ حمد، دوسرا کوئی ایک سورہ یا ذکر پڑھتے وقت سکوت کرنا کسی کی بات سننے کے لیے۔

(۴) ایسا کام کرنا جس سے خضوع وخشوع ختم ہو جائے۔

(۵) چہرے کا قبلے کی طرف سے تھوڑی مقدار موڑنا۔ (اتنا کہ جس کو قبلے سے رخ موڑنا قرار نہ دیا جائے)

جب انسان کو نیند آرہی ہو اور اس وقت بھی جب اس نے پیشاب اور پاخانہ روک رکھا ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اسی طرح نماز کی حالت میں ایسا موزہ پہننا بھی مکروہ ہے جو پاؤں کو جکڑ لے اور ان کے علاوہ دوسرے مکروہات بھی مفصل کتابوں میں بیان کیے گئے ہیں۔

ب: اگلے صفحہ پر

پچھلے صفحہ کا بقیہ

ب وہ شک جن کی طرف توجہ لازمی نہیں ہے:۔

① مستحب نمازوں میں۔

② نماز با جماعت میں۔

③ سلام کے بعد: یعنی اگر نماز تمام ہو جانے کے بعد شک کرے، رکعتوں میں یا اجزا میں تو نماز کا دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔

④ وقت کے بعد: اگر نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اس نماز کا اعادہ لازم نہیں ہے۔

چار رکعتی نماز میں شک

شک	حالت قیام میں	رکوع میں	رکوع کے بعد	سجدہ میں	دونوں سجدوں کے بعد	ذمہ داری
۲ اور ۳ میں	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	تین پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے پھر سلام کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔
۲ اور ۴ میں	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے پھر سلام کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔
۳ اور ۴ میں	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے پھر سلام کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔
۴ اور ۵ میں	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح	اگر حالت قیام میں شک پیش آیا ہے تو بیٹھ جائے اور نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز بیٹھ کر پڑھے ☆☆☆ اور اگر شک بیٹھنے کی حالت میں پیش آئے تو چار پر بنا رکھے اور نماز تمام کرے اور نماز کے بعد دو سجدۂ سہو بجا لائے۔

یاد آوری:

① ← جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے یا بجالایا جاتا ہے وہ نماز کا جز ہے۔

② ← اگر نماز گزار شک کرے کہ نماز کا کوئی جز بجالایا ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ دوسرا سجدہ بجالایا ہے یا نہیں تو اگر بعد والے جز میں داخل نہیں ہوا ہے تو لازم ہے کہ اس کو بجالائے، لیکن اگر بعد والے جز میں مشغول ہو گیا ہے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے، مثلاً بیٹھا ہے لیکن تشہد ابھی شروع نہیں کیا شک کرے کہ ایک سجدہ کیا ہے یا دو سجدے، لازم ہے کہ ایک سجدہ اور بجالائے، لیکن تشہد کے دوران یا کھڑے ہونے کے بعد شک کرے تو لازم نہیں ہے کہ سجدہ بجالائے بلکہ بقیہ نماز کو بجالائے تو نماز صحیح ہے۔

③ ← اجزائے نماز کے بجالانے کے بعد مثلاً سورۂ حمد پڑھنے میں شک کرے کہ سورۂ حمد صحیح پڑھی ہے یا نہ تو اپنے شک کی طرف توجہ نہ کرے نماز کو مکمل کرے اس کی نماز صحیح ہے۔

④ ← اگر مستحب نماز کی رکعتوں میں شک کرے تو دو پر بنا رکھے چونکہ تمام مستحب نمازیں نماز وتر کی طرح دو رکعتی ہوتی ہیں، پس! اگر مستحب نماز میں شک کرے تو دو رکعت پر بنا رکھے اور نماز مکمل کرے نماز صحیح ہے۔

⑤ ← اگر کوئی ایسا شک جو نماز کو باطل کرتا ہے پیش آجائے تو لازم ہے تھوڑی فکر کرے، چنانچہ اگر کوئی چیز یاد نہ آئے اور شک باقی رہے تو نماز چھوڑ دے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

نمازِ احتیاط

● ← وہ موارد جس میں نماز احتیاط واجب ہو جاتی ہے، مثلاً شک تین اور چار کے درمیان کرے تو سلام کے بعد اس سے پہلے کہ نماز کی حالت سے باہر آجائے یا کوئی ایک مبطل نماز انجام دے فوراً کھڑا ہو جائے اذان و اقامت کے بغیر تکبیر کہے اور نماز احتیاط پڑھے۔

نماز احتیاط اور دوسری نمازوں کے درمیان فرق

① ...... نماز احتیاط کی نیت زبان پر نہ لائے۔

② ...... دوسرا سورہ اور قنوت نہیں ہے۔ (اگر چہ دو رکعتی ہو)

③ ...... سورہ حمد کو لازم ہے کہ آہستہ پڑھے۔ (بنا بر احتیاط واجب)

سجدۂ سہو

① ← وہ موارد جن میں سجدۂ سہو واجب ہے، مثلاً شک کرے چار اور پانچ رکعت میں بیٹھے ہوئے حال میں، لازم ہے کہ نماز کے سلام کے بعد سجدے میں جائے اور کہے: "بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ" اور بہتر ہے کہ کہے: "بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ" اور پھر بیٹھے اور دوبارہ سجدے میں جا کر ذکر پڑھے جو بھی بیان کیا گیا ہے، پھر اس کے بعد بیٹھ کر تشہد اور سلام بجا لائے۔

② ← سجدۂ سہو میں تکبیرۃ الاحرام نہیں ہوتی۔

نمازِ مسافر

انسان پر لازم ہے کہ حالت سفر میں چار رکعتی نماز کو دو رکعت (یعنی نماز قصر) بجالائے، مگر شرط یہ ہے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ (جو کہ 45 کلومیٹر ہے) سے کم نہ ہو۔

چند مسائل

← اگر مسافر جہاں اس کی نماز پوری ہے مثل وطن سے کم از کم چار فرسخ جانے اور چار فرسخ آنے میں لگیں تو اس سفر میں اس کی نماز قصر ہے۔

وہ موارد جہاں نماز پوری پڑھے:

① ← قبل اس کے کہ آٹھ فرسخ پہنچنے تک، اپنے وطن سے گزرے یا اس جگہ سے گزرے جہاں دس دن کے قیام کا قصد ہو۔

② ← اپنا ارادہ سفر سے تبدیل کردے، یعنی چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے۔

③ ← جس کا کام مسافرت مثل ڈرائیور ہو۔

④ ← سفر حرام ہو، مثلاً والدین کی اذیت کا باعث ہو۔

⑤ ← اپنے وطن میں ہو۔

⑥ ← دس روز رہنے کا قصد ہو۔

⑦ ← ایسی جگہ جہاں تیس دن رہے مگر حالت شک میں ہو کہ رہنا ہے یا جانا ہے اس صورت میں تیس دن پورے گزر جائیں تو نماز پوری پڑھے۔

وہ موارد جہاں نماز پوری پڑھے:

① ← وطن وہ جگہ ہے کہ جہاں سے انسان اپنی رہائش و زندگی اختیار کرے، چاہے وہ خود وہاں پیدا ہوا ہے یا اس کے والدین یا اس جگہ کو اس نے اپنی زندگی گزارنے کے لیے اختیار کیا ہو۔

② ← جب تک انسان ہمیشہ رہنے کے لیے غیر وطن میں ارادہ نہ کرے وہ اس کا وطن محسوب نہیں ہوگا۔

③ ← اگر کسی ایسی جگہ کچھ مدت رہنے کا ارادہ کرے جو اس کا اصلی وطن نہ ہو اور پھر وہاں سے کسی دوسری جگہ چلا جائے تو وہاں اس کا وطن محسوب نہیں ہوگا، مثلاً طالب علم جو تحصیل علم کے لیے کچھ مدت کسی شہر میں رہے۔

④ ← اگر انسان کسی جگہ ہمیشہ رہنے کے ارادے کے بغیر رہتا ہے اور اس جگہ اتنا رہے کہ لوگ اس کو وہاں کا رہنے والا جانیں تو وہاں اس کے لیے حکم وطن ہے۔

⑤ ← اگر ایسی جگہ چلا جائے جہاں پہلے اس کا وطن تھا۔ لیکن ابھی وہاں سے صرف نظر (نظر انداز) کیے ہوئے ہے، لازم نہیں کہ نماز کو تمام پڑھے اگر چہ اپنے لیے اس نے دوسرا وطن اختیار نہیں کیا ہے۔

دس روز کا قصد:

① ← وہ مسافر جس نے کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کیا ہو اگر دس روز سے زیادہ وہاں رہے جب تک کہ سفر نہ کرے اس کی نماز پوری ہوگی، لازم نہیں کہ دوبارہ دس روز رہنے کا قصد کرے۔

② ← اگر مسافر دس روز کا ارادہ ترک کردے:

الف) اگر چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے اپنے ارادے کو تبدیل کردے تو لازم ہے کہ نماز کو قصر پڑھے۔

ب) اگر چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد اپنے ارادے کو تبدیل کردے تو لازم ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

وہ مسافر جس نے نماز پوری پڑھی ہے:

الف) اگر اسے معلوم نہیں تھا کہ مسافر پر لازم ہے کہ نماز کو قصر پڑھے: تو وہ نماز جو پڑھ چکا ہے صحیح ہے۔

ب) اگر حکم سفر معلوم تھا، لیکن کچھ جزئیات کے بارے میں معلوم نہیں تھا اور یا نہیں جانتا تھا کہ مسافر ہے: وہ نماز جو پڑھ چکا ہے دوبارہ پڑھے۔

قضا نماز

قضا نماز اسے کہتے ہیں جو وقت گزرنے کے بعد پڑھی جائے ، انسان کو چاہیے کہ اپنی واجب نمازیں وقت پر ادا کرے ، اگر عذر شرعی کے بغیر کوئی نماز کو قضا کرے تو وہ گناہگار ہے، اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے اور ان نمازوں کی قضا بجالائے۔

ان دو موارد میں قضا نماز بجالانا واجب ہے:

الف: واجب نماز کو اپنے وقت میں نہ پڑھا ہو۔

ب: نماز وقت گزرنے کے بعد متوجہ ہو کہ جو نمازیں پڑھی ہیں وہ باطل تھیں۔

(۱) ← جس کی نماز قضا ہو اس کو کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، لیکن یہ واجب نہیں ہے کہ اس کو فوراً بجالائے۔

(۲) ← انسان کی مختلف حالتیں قضا نماز کی نسبت سے:

اس کو معلوم ہے کہ اس کی نماز قضا نہیں ہے: ← اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

اس کو شک ہو کہ نماز قضا ہے یا نہیں ہے: ← اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

احتمال ہے کہ نماز قضا ہے یا نہیں ہے: ← مستحب ہے کہ احتیاطاً اس کی قضا بجالائے۔

اس کو معلوم ہے کہ نماز قضا ہے، لیکن اس کی تعداد معلوم نہیں، مثلاً نہیں جانتا کہ چار نمازیں قضا ہیں یا پانچ: ← اگر کم پڑھے تو بھی کافی ہے۔

اگر ان کا شمار معلوم تھا، لیکن اب بھول گیا ہے: ← اگر کم پڑھے تو بھی کافی ہے۔

اگر ان قضا نمازوں کی تعداد کو جانتا ہو: ← تو لازم ہے کہ ان کی قضا بجالائے۔

③ ⟵ یومیہ نمازوں کی قضا کے لیے ترتیب لازم نہیں ہے، مثلاً کسی شخص نے ایک دن نماز عصر اور دوسرے دن نماز ظہر کو نہیں پڑھا تو لازم نہیں ہے کہ پہلے نماز عصر اور پھر نماز ظہر کی قضا بجالائے۔

④ ⟵ قضا نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے، چاہے امام جماعت کی نماز ادا ہو یا قضا ہو اور لازم نہیں ہے کہ دونوں ایک نماز کو پڑھیں، مثلاً اگر صبح کی قضا نماز کو امام کے ساتھ ظہر یا عصر میں پڑھے تو اشکال نہیں ہے۔

⑤ ⟵ اگر مسافر کہ جس کی نماز قصر ہے اگر اس کی نماز ظہر یا عصر یا عشا قضا ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ دو رکعت نماز بجالائے اگر چہ وہ غیر سفر (اپنے وطن) میں قضا بجالائے۔

⑥ ⟵ سفر میں روزہ نہیں رکھ سکتا حتّٰی کہ قضا روزہ بھی نہیں رکھ سکتا لیکن نماز کی قضا بجالا سکتا ہے۔

⑦ ⟵ اگر کوئی سفر میں چاہے کہ ان نمازوں کی قضا بجالائے جو غیر سفر (وطن) میں قضا ہوئی تھیں تو لازم ہے کہ ظہر، عصر اور عشا کو چار رکعتی قضا پڑھے۔

⑧ ⟵ قضا نماز کو جب بھی چاہے بجالا سکتا ہے، یعنی نماز صبح کی قضا کو ظہر یا شب میں پڑھ سکتا ہے۔

باپ کی قضا نماز

① جب تک انسان زندہ ہے اگرچہ خود نماز پڑھنے سے عاجز ہو دوسرا شخص اس کی قضا نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔

② باپ کے مرنے کے بعد وہ نماز، روزے جو اس نے بجا نہیں لائے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ اس کی نماز اور روزوں کی قضا بجا لائے، احتیاط مستحب ہے کہ ماں کی قضا نماز اور روزے بھی بجالائے۔

③ ماں اور باپ کی قضا نمازیں اور روزے بیٹیوں پر واجب نہیں ہیں، اگرچہ بچوں میں بیٹی بڑی ہی کیوں نہ ہو یا صرف بیٹیاں ہی ہوں اور کوئی بیٹا نہ ہو۔

نمازِ جماعت

اسلام میں نماز جماعت کی اہمیت بہت زیادہ ہے اس لیے کہ یہ نماز امت اسلامی میں وحدت پیدا کرتی ہے۔

شرائطِ نمازِ جماعت:

① ماموم، امام جماعت سے آگے کھڑا نہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ کچھ پیچھے کھڑا ہو۔

② امام اور ماموم کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

③ امام جماعت اور ماموین کے درمیان اور اسی طرح دیگر ماموین کے درمیان کوئی چیز مانند دیوار یا پردہ مانع نہ ہو، لیکن پردہ نسب کرنا مردوں اور عورتوں کے درمیان اشکال نہیں رکھتا۔

④ امام جماعت بالغ ہو، عادل ہو اور نماز کو صحیح طور پر پڑھے۔

⑤ امام کی جگہ ماموین سے اونچی نہ ہو۔

نمازِ جماعت میں اقتدا کرنا:

ہر رکعت میں صرف قرائت کے درمیان اور رکوع میں امام جماعت کے ساتھ اقتدا کر سکتا ہے، پس! اگر امام جماعت کے رکوع میں نہ پہنچ سکے تو لازم ہے کہ بعد والی رکعت میں اقتدا کرے اور اگر امام جماعت کے ساتھ رکوع میں پہنچ جائے تو اس کی ایک رکعت نماز حساب ہوگی۔

نمازِ جماعت کی مختلف حالتیں

① رکعتِ اول

الف قرائت کے درمیان ...... ماموم سورۂ حمد و دوسرے کوئی ایک سورے کو نہیں پڑھتا اور باقی اعمال کو امام کے ساتھ بجالاتا ہے۔

ب رکوع میں .... رکوع اور باقی اعمال کو امام جماعت کے ساتھ بجالاتا ہے۔

② رکعتِ دوم

الف قرائت کے درمیان .... ماموم سورۂ حمد و دوسرے کوئی ایک سورے کو نہیں پڑھتا اور امام کے ساتھ قنوت، رکوع اور سجدہ بجالاتا ہے اس وقت جب امام جماعت تشہد پڑھتا ہے بنا بر احتیاط واجب ہے کہ اٹھنے کی حالت میں رہے اور اگر نماز دو رکعتی ہے تو دوسری ایک رکعت نماز تنہا پڑھ کر نماز کو تمام کرے اور اگر تین یا چار رکعتی نماز ہے تو اپنی دوسری رکعت میں کہ جو امام کی تیسری رکعت ہے سورۂ حمد و دوسرے کوئی ایک سورے کو پڑھے، اگرچہ امام تسبیحات اربعہ پڑھ رہا ہو اور امام جماعت جب تیسری رکعت کو تمام کرے اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھنے لگے تو ماموم پر لازم ہے کہ دو سجدوں کے بعد تشہد پڑھ کر کھڑا ہو اور تیسری رکعت کی قرائت بجالائے اور جب اپنی چوتھی رکعت پڑھ کر سلام پڑھنے کے ساتھ نماز تمام کرے تو یہ اپنی چوتھی رکعت کے لیے اٹھ جائے اور چار رکعت پوری کر کے نماز کو تمام کرے۔

ب رکوع میں .... رکوع اور باقی اعمال کو امام جماعت کے ساتھ بجالائے اور باقی نماز جس طرح اوپر کہا گیا انجام دے۔

۳............رکعت سوم

الف قرائت کے درمیان ......حکم اقتدا تیسری رکعت والا ہے اور جب امام آخری رکعت کے تشہد اور سلام کے لیے بیٹھے تو ماموم کھڑا ہو سکتا ہے اور نماز کو تنہا آگے بڑھائے یا اٹھنے کی حالت میں بیٹھے تا کہ تشہد وسلام کو امام جماعت تمام کرے تو پھر اٹھے۔

ب رکوع میں ....رکوع اور سجود کو امام جماعت کے ساتھ بجالائے اور باقی نماز کو جس طرح اوپر بیان کیا گیا ہے انجام دے۔

① ←—— اگر امام جماعت نماز یومیہ پڑھ رہا ہو تو ماموم کوئی بھی نماز یومیہ چاہے امام کے پیچھے اقتدا کر سکتا ہے، اگر امام جماعت نماز عصر پڑھ رہا ہو، ماموم نماز ظہر کی اقتدا کر سکتا ہے یا اگر نماز ظہر پہلے تنہا پڑھ چکا ہو اور بعد میں نماز جماعت برپا ہوئی ہے تو نماز عصر کو ظہر کی جماعت کے ساتھ اقتدا کر سکتا ہے۔

② ←—— ماموم اپنی قضا نمازوں کو امام جماعت کی ادا نماز کے ساتھ اقتدا کر سکتا ہے، مثلاً امام جماعت نماز ظہر کو پڑھ رہا ہے اور ماموم نماز صبح کی قضا پڑھ سکتا ہے۔

③ ←—— مستحب نمازوں کو جماعت کے ساتھ نہیں پڑھا جاتا مگر نماز استسقا (جو طلب باران کے لیے ہے) کو پڑھا جا سکتا ہے اور اسی طرح وہ نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں جو پہلے واجب رہی ہو اور پھر کسی وجہ سے مستحب ہو گئی ہو، مثلاً نماز عید الفطر اور نماز عید قربان جو امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے زمانے تک واجب تھی اور ان کی غیبت کی وجہ سے مستحب ہو گئی ہے۔

ماموم کے نماز جماعت میں فرائض

☆ ماموم تکبیرۃ الاحرام کو امام جماعت سے پہلے نہیں کہہ سکتا بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک امام جماعت کی تکبیر تمام نہ ہو جائے خود تکبیر نہ کہے۔

☆ ماموم پر لازم ہے کہ سورۂ حمد و دوسرے کوئی ایک سورے کے علاوہ باقی نماز خود پڑھے، لیکن اگر اس کی رکعت اول یا دوم ہو، امام جماعت کی تیسری یا چوتھی ہو، تو ماموم پر لازم ہے کہ سورۂ حمد و دوسرے کوئی ایک سورے کو پڑھے۔

ماموم امام جماعت کی پیروی کیسے کرے؟

الف) پڑھنے والی چیز میں.......... سورۂ حمد و دوسرا کوئی ایک سورہ، ذکر، تشہد، امام سے آگے بڑھ جانے یا پیچھے رہ جانے میں اشکال نہیں ہے، مگر تکبیرۃ الاحرام پہلے نہیں کہہ سکتا، لیکن مستحب ہے کہ امام سے پہلے سلام نہ کہے۔

ب) اعمال کے انجام دینے میں.......... مثلاً رکوع میں سے اٹھنا اور سجدے میں پہلے جانا جائز نہیں ہے، یعنی امام جماعت سے پہلے رکوع میں جائے یا رکوع سے اٹھے یا سجدے میں جائے، لیکن امام سے پیچھے رہ جانا اگر زیادہ نہ ہو تو اشکال نہیں ہے۔

مسائل:

جب امام جماعت رکوع میں ہو اور ماموم اقتدا کرنا چاہتا ہو تو ممکن ہے کہ ان حالتوں میں سے کوئی ایک پیش آجائے:

① امام جماعت کے ذکر رکوع کے تمام ہونے سے پہلے رکوع میں جائے......اس کی نماز جماعت صحیح ہے۔

② جب حد رکوع میں پہنچے، امام جماعت ذکر رکوع کو تمام کر چکا ہو، لیکن ابھی امام جماعت رکوع کی حالت میں ہو............ اس کی نماز جماعت صحیح ہے۔

③ رکوع میں جائے لیکن امام جماعت کے رکوع کو نہ پا سکے، یعنی اس کے رکوع میں جانے سے پہلے امام سر اٹھا لے..........اس کی نماز فرادیٰ صحیح ہے لازم ہے کہ نماز کو تمام کرے۔

اگر ماموم سہواً امام سے پہلے
۱ رکوع میں جائے
واجب ہے کھڑا ہو جائے اور امام جماعت کے ساتھ رکوع میں جائے۔
۲ رکوع سے بلند ہو
لازم ہے رکوع میں واپس جائے اور امام جماعت کے ساتھ رکوع سے بلند ہو، اس صورت میں رکوع کا زیادہ ہونا جو رکن ہے نماز کو باطل نہیں کرتا۔
۳ سجدے میں جائے
واجب ہے سجدے سے سر اٹھائے اور امام کے ساتھ سجدے میں جائے۔
۴ سجدے سے سر اٹھائے
لازم ہے سجدے میں واپس جائے۔
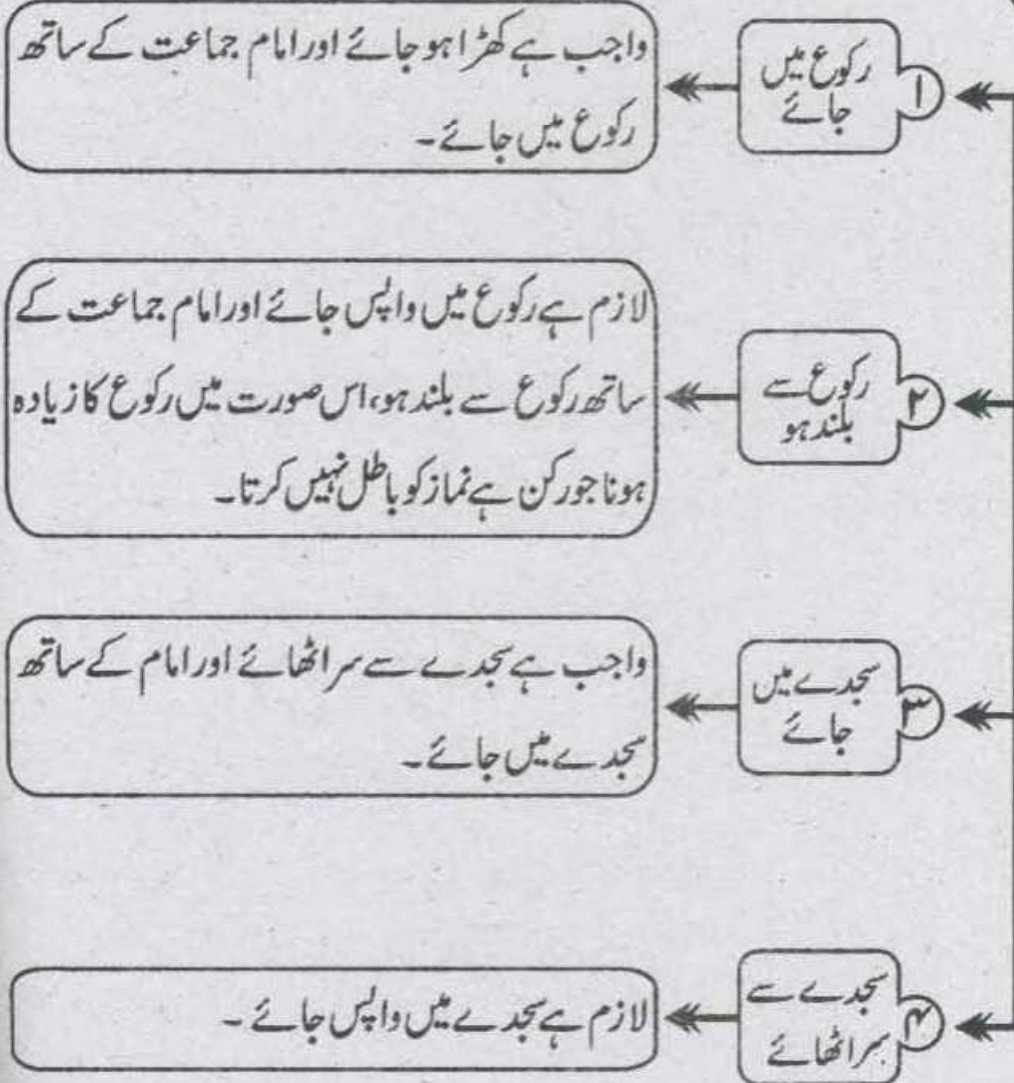
نمازِ آیات

واجب نمازوں میں ایک نماز "نماز آیات" ہے جو آسمانی یا زمینی حادثات کی وجہ سے واجب ہو جاتی ہے وہ حادثات یہ ہیں:

- زلزلہ۔
- سورج گرہن۔
- چاند گرہن۔
- خوفزدہ کر دینے والی گرج چمک اور بجلی کڑک۔
- سرخ اور زرد آندھی طوفان۔

نماز آیات کا طریقہ:

اس کے دو طریقے ہیں:

① نماز آیات دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں، نماز آیات میں ہر رکوع سے پہلے سورۂ حمد و دوسرا کوئی ایک سورہ پڑھے۔

② دونوں رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دوسرے کسی ایک سورے کے پانچ حصے کرے اور ہر ایک حصے کے بعد رکوع کرے۔ (سورۂ حمد صرف پہلے رکوع سے پہلے پڑھی جائے باقی چاروں رکوع میں صرف دوسرے کسی ایک سورے کا ایک ایک حصہ پڑھا جائے گا)

دوسرے طریقے کی مثال

☆ رکعتِ اول:

سورہ حمد پڑھے پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .... پھر .... رکوع

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ .... پھر .... رکوع

اَللّٰہُ الصَّمَدُ .... پھر .... رکوع

لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ .... پھر .... رکوع

وَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ .... پھر .... رکوع

اس کے بعد سجدوں کو بجالائے اور دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے۔

☆ رکعتِ دوم:

دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح بجالائے اور پھر تشہد وسلام کے ساتھ نماز کو تمام کرے۔

مسائل

① اگر نماز آیات کے اسباب میں سے کوئی ایک سبب جس شہر میں پیدا ہو تو فقط اس شہر کے لوگوں پر نماز آیات فرض ہوگی اور دوسرے شہر کے لوگوں پر یہ نماز واجب نہیں ہوگی۔

② اگر نماز آیات کی ایک رکعت میں پانچ مرتبہ سورۂ حمد اور پانچ مرتبہ دوسرا کوئی ایک سورہ پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد پڑھے اور دوسرے کسی ایک سورے کو پانچ حصوں میں تقسیم کرے تو نماز صحیح ہے۔

③ مستحب ہے کہ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے، اگر فقط دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

④ نماز آیات کا ہر رکوع رکن ہے، اگر عمداً یا سہواً کوئی کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

⑤ نماز آیات کو جماعت کی صورت میں سورۂ حمد و دوسرے کسی ایک سورے کو فقط امام جماعت پڑھے گا۔

روزہ

اقسامِ روزہ

① واجب

① رمضان۔

② قضا۔

③ کفارہ۔

④ منت، نذر وقسم۔

⑤ باپ کے قضا روزے بڑے بیٹے کے لیے۔

② حرام

① عیدالفطر۔

② عیدالضحیٰ۔

③ بچے کے مستحب روزے جو والدین کے لیے باعث تکلیف ہوں۔

④ بچے کا مستحب روزہ جس سے والدین نے منع کیا ہو۔ (بنا بر احتیاط واجب)

⑤ دسویں محرم کا روزہ مستحب کی نیت سے۔

بقیہ اقسام صفحہ اگلے پر
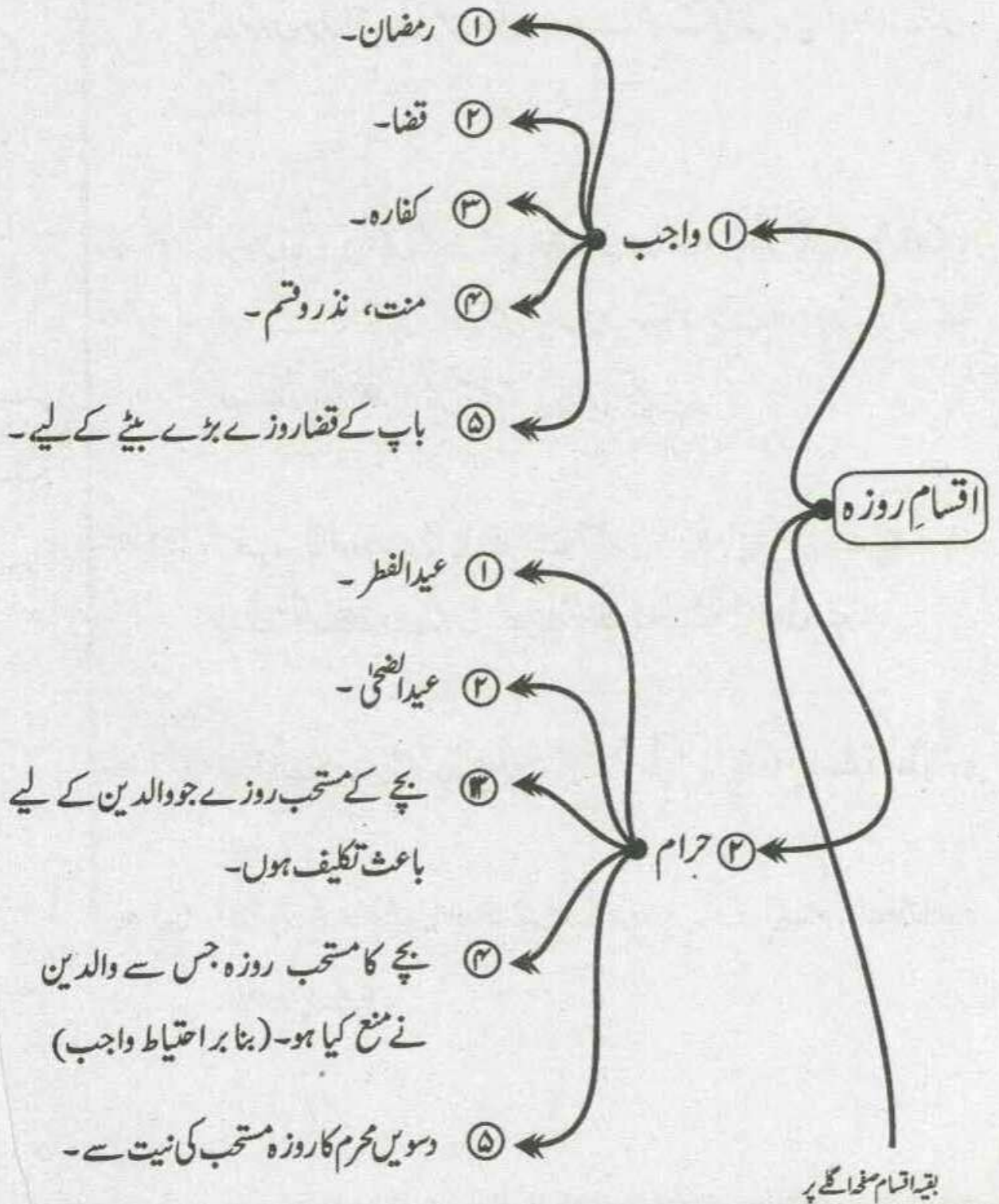
بقیہ صفحہ سابق

③ مستحب
- ① ہر جمعرات وجمعہ۔
- ② روزِ مبعث۔ (۲۷ رجب المرجب)
- ③ عید غدیر۔ (۱۸ ذی الحجہ)
- ④ روز میلاد النبیؐ۔ (۱۷ ربیع الاول)
- ⑤ روزِ عرفہ۔ (۹ ذی الحجہ)
- ⑥ عید نوروز۔
- ⑦ تمام ماہ رجب وشعبان۔

④ مکروہ
- ① میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا مستحب روزہ۔
- ② بچے کا مستحب روزہ جو والدین کی اجازت کے بغیر ہو۔
- ③ عرفہ اور عید قربان کی تمیز کیے بغیر روزہ رکھنا۔

نیت

① ←— روزہ عبادت ہے اور لازم ہے کہ اللہ کے حکم کی بجا آوری کے لیے رکھا جائے۔

② ←— رمضان کی ہر رات میں آنے والے دن کے روزے کی نیت کرنا چاہیے یا پھر پہلی ہی رات تمام روزوں کی نیت کرنا چاہیے۔

③ ←— واجب روزے کی نیت کو بغیر عذر شرعی اذان صبح تک تاخیر میں نہ ڈالا جائے۔

④ ←— واجب روزے کی نیت اگر عذر کی بنا پر ہو، مثلاً بھول یا سفر کی وجہ سے نہیں کر سکا اگر روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہیں دیا تو ظہر تک نیت کر سکتا ہے۔

⑤ ←— لازم نہیں ہے کہ روزے کی نیت زبان پر جاری کرے، بلکہ دستورِ خدا کی انجام دہی کے لیے اذان صبح سے مغرب تک کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے تو روزہ صحیح ہوگا۔
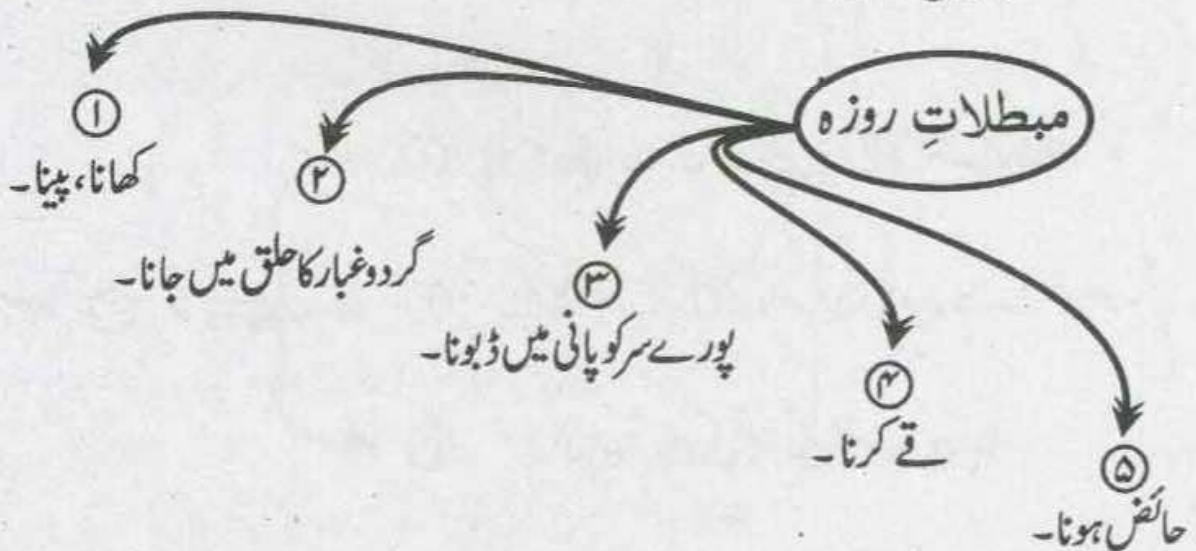
① کھانا، پینا:

☆ اگر روزہ دار عمداً کھائے یا پیے تو اس کا روزہ باطل ہے۔
☆ اگر عمداً روزہ کی حالت میں دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی کوئی چیز نگل لے تو روزہ باطل ہے۔
☆ آب دہان (منہ کا پانی) نگلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔
☆ اگر بھولے سے کچھ کھالے یا پی لے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔
☆ ٹیکا لگانا: اگر طاقت کا نہ ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔
☆ کمزوری محسوس ہونے کی وجہ سے روزہ توڑا نہیں جا سکتا، لیکن اگر کمزوری اس قدر بڑھ جائے کہ تحمل کرنا ممکن نہ رہے تو کھانا، پینا اشکال نہیں رکھتا۔

② گرد و غبار:

☆ اگر روزہ دار حلق میں گرد و غبار پہنچائے تو روزہ باطل ہے، وہ غبار چاہے کھانے کی چیز ہو، مثل آٹے کے یا غیر خوراک ہو، مثل مٹی کے۔
☆ وہ موارد جن میں روزہ باطل نہیں ہوتا۔
- غبار غلیظ نہ ہو۔
- حلق تک نہ پہنچے۔
- بے اختیار حلق میں جائے۔
- روزہ دار ہونا بھول جائے۔
- شک کرے کہ گرد و غبار حلق تک پہنچا ہے یا نہیں۔

③ پورے سر کو پانی میں ڈبونا:

☆ اگر روزہ دار عمداً پورے سر کو پانی میں ڈبوئے تو روزہ باطل ہے۔

☆ وہ موارد جن میں روزہ باطل نہیں ہوتا:

- بھول کر سر کو پانی میں ڈبو لے۔
- سر کا کچھ حصہ پانی میں ڈبوئے۔
- بے اختیار پانی میں گر جائے۔
- کوئی دوسرا زبردستی اس کا سر پانی میں ڈبو دے۔
- شک کرے کہ پورا سر پانی میں ڈوبا ہے یا نہیں۔

④ قے کرنا:

☆ اگر روزہ دار عمداً قے کرے، اگرچہ بیماری کی وجہ سے ہو تو روزہ باطل ہے۔

☆ اگر روزہ دار بھولے سے بے اختیار الٹی کر لے تو روزہ باطل نہیں ہے۔

۵ حائض ہونا:

☆ اگر عورت رمضان میں اذان صبح سے پہلے خون سے پاک ہو جائے تو غسل کرے اور روزہ رکھے اگر غسل نہیں کر سکتی تو لازم ہے کہ تیمّم کرے اور روزہ رکھے۔

☆ اگر دن کے درمیان حائض ہو جائے تو اس دن کا روزہ باطل ہے یا اگر خون سے پاک ہو جائے تو اس دن کا روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے۔

☆ اگر اذان صبح تک عمداً غسل نہ کرے تو روزہ باطل ہے۔

وہ کام جو روزہ دار کے لیے مکروہ ہیں:

١ ہر وہ کام کرنا جو کمزوری کا باعث بنے جیسے خون دینا۔

٢ خوشبودار پھول بوٹے کا سونگھنا۔ (عطر لگانا مکروہ نہیں ہے)

٣ لباس کو گیلا کرنا۔

٤ گیلی لکڑی سے مسواک کرنا۔

قضا روزہ:

اگر کوئی روزے کو اس کے وقت میں نہ رکھے تو اس پر لازم ہے کہ کسی دوسرے دن اس کی جگہ روزہ رکھے تو اس روزے کو "قضا روزہ" کہتے ہیں۔

روزے کا کفارہ:

کفارہ جرمانہ ہے روزے کو باطل کرنے کا، روزہ باطل کرنے کا کفارہ یہ ہے:

- ایک غلام کو آزاد کرنا۔
- دو مہینے پے در پے روزے رکھنا۔ (۳۱ روزے بغیر وقفے کے اور بقیہ میں وقفہ کر سکتا ہے)
- ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا یا ہر ایک کو ایک مد طعام دینا۔

جس پر کفارہ واجب ہو گیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ ان تینوں کاموں میں سے کوئی ایک کام انجام دے چونکہ آج کے دور میں غلام نہیں ہیں اس صورت میں موارد دوم وسوم میں سے جس کو چاہے انجام دے سکتا ہے، اگر کوئی ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی انجام نہیں دے سکتا تو جس قدر ہو سکے فقرا کو صدقہ دے اور اگر اصلاً ان میں سے کوئی کام کر ہی نہیں سکتا تو لازم ہے کہ زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرے۔

وہ موارد جن میں روزے کی قضا بجالانا واجب ہے لیکن کفارہ نہیں ہے:

☆ عمداً قے کرنا۔

☆ ماہ رمضان میں غسل جنابت بھول جائے اور روزہ رکھ لے۔

☆ ماہ رمضان میں بغیر تحقیق کے کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں کوئی ایسا کام کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے مثلاً پانی پی لے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو گئی تھی۔

☆ کوئی کہے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی اور وہ اس پر اعتبار کر کے کوئی ایسا کام کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو گئی تھی۔

☆ عورت کے وہ روزے جو ایام حیض میں نہیں رکھے۔

حکمِ روزۂ مسافر

زکاتِ فطرہ

ماہ رمضان کے ختم ہونے پر یعنی عید الفطر کے
دن واجب ہے کہ اپنے مال کی کچھ مقدار کو
زکاتِ فطرہ کے طور پر فقیر کو دے۔

مقدارِ فطرہ:

گھر کے ولی پر اپنا اور جو اس کے اہل خانہ ہیں، جیسے بیوی، بچے اور مہمان وغیرہ میں سے ہر فرد کا فطرہ نکالنا اپنی اغلب غذا کا ایک صاع (تقریباً تین کلو) واجب ہے۔

جنسِ فطرہ:

گندم، جو، خرما، کشمش، چاول، مکئی اور اس طرح کی دوسری اشیا میں سے جو فطرہ نکالنے والے کی اغلب غذا ہو اس کا تقریباً تین کلو یا ان کی قیمت کے برابر رقم دینی چاہیے۔

خمس فروع دین اور ضروریات دین میں سے ہے، عربی میں پانچویں حصے کو "خمس" کہتے ہیں، خاص صورتوں میں حاصل ہونے والی آمدنی کا پانچواں حصہ جو حاکم شرع کو ادا کیا جاتا ہے، اسے فقہی اصطلاح میں "خمس" کہتے ہیں۔

خمس سات چیزوں پر واجب ہے۔

① زراعت، صنعت، تجارت یا محنت سے حاصل ہونے والی آمدن۔

② معدن، کان۔

③ گنج۔ (خزانہ)

④ وہ حلال مال جس میں حرام شامل ہو گیا ہو۔

⑤ جواہرات جو غوطہ خوری سے حاصل ہوں۔

⑥ جنگ کا مال غنیمت۔

⑦ وہ زمین جو کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے۔

وہ مال جس پر خمس نہیں ہے۔

① جو وراثت میں ملا ہو۔

② تحفہ میں ملی ہوئی چیز مثلاً ماں باپ کی طرف سے اولاد کو، یا شوہر کی طرف سے بیوی کو ملنے والے تحائف۔

③ انعامات۔

④ وہ کچھ جو عید میں انسان کو ملتا ہے۔

⑤ عورت کو مہر میں ملنے والا مال۔

☆ اگرانسان خمس دینے سے پہلے ہونے والی آمدنی سے گھر کے لیے کوئی چیز خریدے۔ اور اس کی ضرورت باقی نہ رہے، لہٰذا اگر اسے بیچنے کا ارادہ کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا خمس ادا کرے، اسی طرح عورتوں کے ان زیورات کا حکم ہے جو خریدے جائیں اور پورا سال انھیں استعمال نہ کیا جائے۔

☆ کھانے، پینے کی وہ اشیا جو سال کی درآمد سے پورے سال کے مصرف کے لیے خریدے جیسے چاول، گھی وغیرہ اگر سال تمام ہونے پر بچ جائیں تو اس پر خمس ادا کرے۔
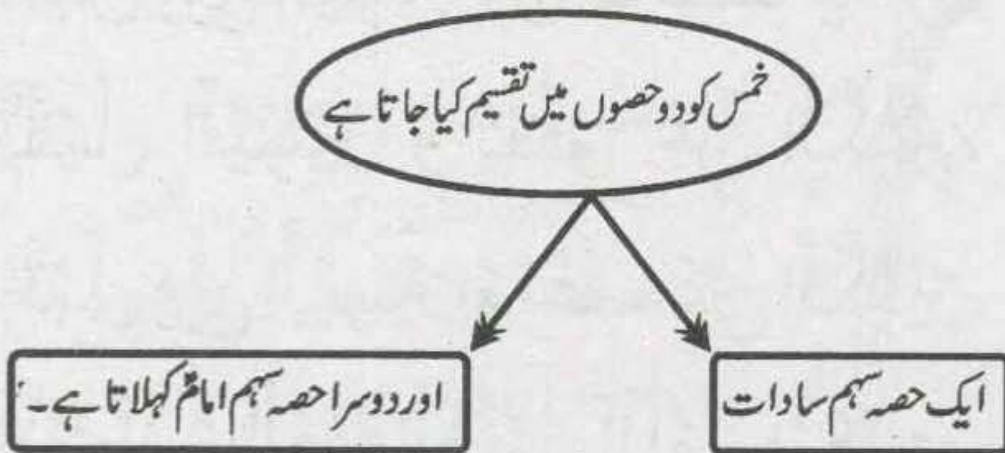
احکام محتضر

☆ مسلمان جو محتضر (یعنی جان کنی کی حالت میں) ہے واجب ہے کہ اسے سیدھا پشت کے بل لٹایا جائے اس طرح کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلے کی طرف ہوں۔

☆ محتضر کا قبلے کی طرف منہ کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور ولی سے اجازت لینا لازم نہیں ہے۔

☆ مستحب ہے محتضر کو شہادتین اور بارہ اماموں کے نام کی تلقین کرائے اور دوسرے دینی عقائد کی تلقین اس طرح کرائے کہ وہ سمجھے۔

☆ مستحب ہے کہ محتضر کو ان دعاؤں کی تلقین کرائے اس طرح کہ وہ سمجھ سکے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الْکَثِیْرَ مِنْ مَّعَاصِیْکَ، وَ اقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ، یَا مَنْ یَّقْبَلُ الْیَسِیْرَ، وَ یَعْفُوْا عَنِ الْکَثِیْرِ، اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ، وَ اعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ، اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ. اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ فَاِنَّکَ رَحِیْمٌ.

☆ مستحب ہے کہ جس کسی کی جان کنی سخت ہو، اسے اس جگہ لے جائے جہاں وہ نماز پڑھتا تھا۔ (اگر اس کے لیے تکلیف کا باعث نہ ہو)

☆ مستحب ہے کہ جان کنی کی حالت کو آسان کرنے کے لیے اس کے سرہانے

① سورۂ یٰسٓ۔

② سورۂ صافات۔

③ سورۂ احزاب۔

④ آیت الکرسی۔

⑤ سورۂ اعراف کی آیت ۵۴۔

⑥ سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے۔

بلکہ قرآن مجید کی جس قدر تلاوت کرسکتا ہو وہ کرے۔

☆ مکروہ ہے:

① محتضر کو اکیلا چھوڑنا۔

② کوئی وزنی چیز اس کے پیٹ پر رکھنا۔

③ جنب اور حائض کا اس کے پاس ٹھہرنا۔

④ اس کے پاس زیادہ بولنا۔

⑤ اس کے پاس گریہ کرنا۔ (رونا)

⑥ محتضر کے پاس عورت کا تنہا ہونا۔

مرنے کے بعد

مستحب ہے

(۱) میت کا منہ باندھنا۔

(۲) آنکھیں اور ٹھوڑی کا باندھنا۔

(۳) ہاتھ اور پاؤں کا سیدھا کرنا۔

(۴) میت کے اوپر کپڑا ڈالنا۔

(۵) مردے کے مرنے کی جگہ پر چراغ روشن کرنا۔

(۶) تشیع جنازہ کے لیے مومنین کو خبر کرنا۔

(۷) دفن میں جلدی کرنا۔

احکامِ مسِّ میت

☆ اگر کوئی شخص کسی مردے کو غسل دینے سے پہلے مسِّ کرے یعنی اپنے جسم کا کوئی حصہ مردے کے جسم سے لگائے تو اس پر واجب ہے کہ غسل مسِّ میت کرے

☆ میت پوری سرد نہیں ہوئی اگرچہ اس کے سرد شدہ عضو کو ہی مسّ کرلے غسل واجب نہیں ہے:

☆ سقط شدہ بچہ جو چار ماہ کا پورا تھا اس کے لیے غسل مسِّ میت واجب ہے، بلکہ بہتر ہے کہ سقط شدہ بچہ چار ماہ سے کم بھی ہو تو بھی غسل مسِّ میت واجب ہے، اسی طرح اگر چار ماہ کا بچہ مردہ دنیا میں آئے تو اس کی ماں پر واجب ہے کہ غسل مسِّ میت کرے، بلکہ اگر چار ماہ سے کم تر بھی ہو تو بھی بہتر ہے کہ ماں غسل کرے۔

☆ وہ بچہ جو ماں کے مرنے کے بعد دنیا میں آیا ہے جب وہ بالغ ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ غسل مسِّ میت کرے۔

☆ اگر انسان اس میت کو مسّ کرے جس کے تینوں غسل مکمل ہو گئے تھے تو اس پر غسل مسِّ میت واجب نہیں ہے، لیکن اگر اس سے پہلے کہ تیسرا غسل مکمل ہو اس کے بدن کے کسی حصے کو مس کرے، اگرچہ غسل وہیں پر مکمل ہو جائے واجب ہے کہ غسل مسِّ میت کرے۔

☆ اگر دیوانہ یا نابالغ بچہ میت کو مس کرے تو بچہ جب بالغ ہو جائے یا دیوانہ جب عاقل ہو جائے تو واجب ہے کہ غسل مسِّ میت کرے۔

☆ اگر زندہ انسان کے بدن سے کوئی حصہ جس میں ہڈی ہو جدا ہو جائے اس سے پہلے کہ اس جدا شدہ حصے کو غسل دیا جائے کوئی انسان اس کو مس کرے تو اس پر واجب ہے کہ غسل مسِّ میت کرے، لیکن اگر جو حصہ جدا ہوا ہے اس میں ہڈی نہیں تو اس کو مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

غسل مسِّ میّت

① واجب ہے...... وہ ہڈیاں اور دانت جو مردہ سے جدا ہو جائیں اور اس کو غسل نہ دیا گیا ہو اگر اس کو مسّ کیا جائے تو غسل واجب ہے۔

② واجب نہیں ہے...... لیکن وہ دانت اور ہڈی جو زندہ انسان سے جدا ہو گئے ہیں جس کے اوپر گوشت نہیں ہے، اس کو مس کیا جائے تو غسل واجب نہیں ہے۔

☆ غسل مسِ میت کو غسل جنابت کی طرح انجام دے، لیکن اگر غسل مسّ ِمیت کرے اور اس کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو واجب ہے کہ وضو کرے۔

☆ اگر چند میتوں کو مس کرے یا ایک کو چند دفعہ مس کرے تو اس کے لیے ایک غسل مسّ ِمیت کافی ہے۔

☆ اگر کسی نے غسل مسّ ِمیت انجام نہ دیا ہو تو مسجد میں توقف، جماع، واجب سجدے والے سورے کی تلاوت کرنا ممنوع نہیں ہے، لیکن نماز پڑھنے کے لیے واجب ہے کہ غسل کرے۔
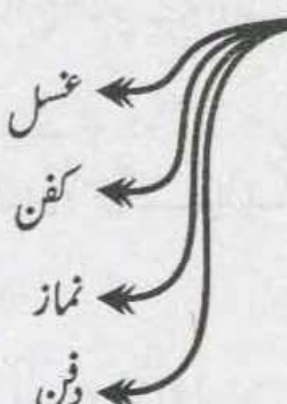
احکامِ غسل وکفن ونماز ودفن

☆ ــــــ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اگر کوئی مر جائے تو اس کو غسل وکفن دے اور نماز پڑھ کر دفن کرے۔

☆ ــــــ اگر کچھ لوگ ان کاموں کو انجام دے دیں تو باقی لوگوں پر سے یہ وجوب ساقط ہو جاتے ہیں۔

☆ ــــــ اگر کچھ لوگ میت کے کاموں میں مشغول ہوں تو دوسروں پر واجب نہیں ہے کہ وہ قدم اٹھائیں، لیکن اگر وہ مکمل کیے بغیر چھوڑ جائے تو دوسروں پر واجب ہے کہ اس کو مکمل کریں۔

☆ ــــــ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ میت کا

باطل طریقے سے انجام دیا گیا ہے تو دوبارہ انجام دیا جائے، لیکن اگر شک کرے یا گمان کرے کہ صحیح تھا یا نہیں تو لازم نہیں ہے کہ دوبارہ انجام دیا جائے۔
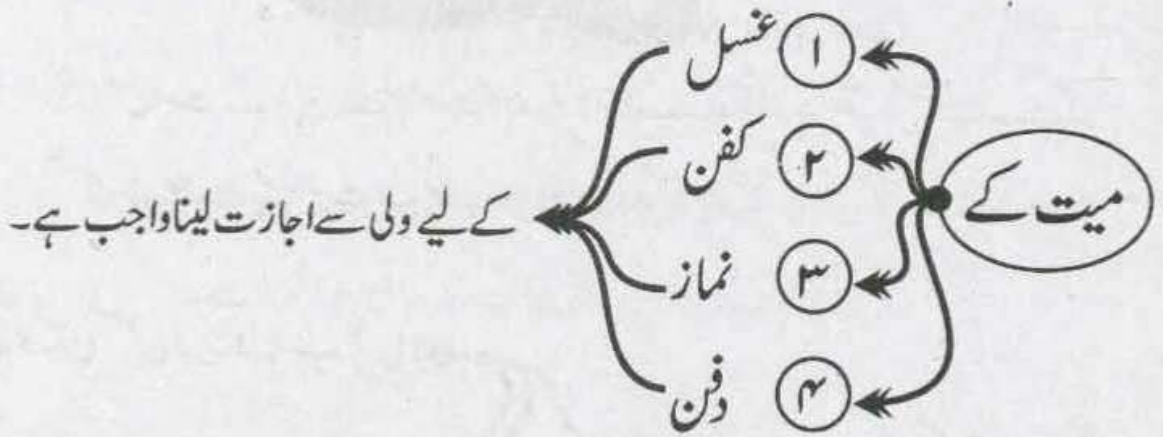
☆ غسل وکفن میں عورت کا ولی اس کا شوہر ہے اور بعد میں وہ مرد ہیں جو اس سے ارث لیں گے۔

☆ اگر کوئی کہے کہ میں میت کا ولی اور وصی ہوں تو دوسرا نہیں کہہ سکتا کہ میں ولی ہوں۔

☆ مرنے والے نے اگر ولی کے بجائے کسی اور کو اپنی تجہیز و تکفین کی وصیت کی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں (ولی اور وصی) سے اجازت لی جائے۔

ابتدا میں میت کے بدن سے نجاست کا دور کرنا واجب ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل دینے سے پہلے میت کے پورے بدن کو پاک کیا جائے۔

میت کو تین غسل دینا واجب ہیں:

① ← بیری کے پتوں سے مخلوط پانی۔

② ← کافور سے مخلوط پانی۔

③ ← خالص پانی۔

غسلِ میت کا آغاز:

① ← سر و گردن کا دھونا۔

② ← میت کے دائیں جانب کا دھونا۔

③ ← میت کے بائیں جانب کا دھونا۔

میت کو تین غسل ترتیب وار دینا واجب ہیں، واجب ہے کہ غسل دینے والا اس طرح نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آب سدر (بیری کے پتوں والے پانی) سے قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ، اول سر و گردن کو اس طرح دھوئے کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر ذرا کروٹ دے کر میت کی دائیں جانب گردن سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک مع تلوے کے دھوئے اور پھر اسی طرح بائیں جانب کو دھوئے، دائیں و بائیں دونوں سمت سے غسل دیتے وقت عورتین (شرمگاہوں) کو مکمل دھوئے، اسی طرح کافور کے ساتھ دوسرا غسل دے، پھر تیسرا غسل خالص پانی سے دے۔

☆ ــــ سدر اور کافور اتنے زیادہ نہ ہوں کہ پانی کو مضاف کر دیں اور نہ اتنے کم ہوں کہ یہ نہ کہا جا سکے کہ یہ پانی سدر اور کافور سے مخلوط ہے۔

☆ ــــ کافور اور سدر کی اتنی مقدار میں ہونا ضروری ہے کہ دونوں کا پانی میں ملایا جانا صادق آئے، البتہ پانی کا اپنی مطلق حالت میں باقی رہنا شرط ہے۔

☆ ــــ اگر کافور اور سدر اندازے کے مطابق نہ ہوں تو بنابر احتیاط واجب جتنی مقدار میں مل جائے پانی میں ڈالے۔

☆ ــــ اگر سدر یا کافور میں سے کوئی ایک چیز نہ مل سکے یا ان کا استعمال جائز نہ ہو، مثلاً وہ غصبی ہوں تو ان کی جگہ خالص پانی سے غسل دیں۔

☆ ــــ جو کوئی میت کو غسل دے رہا ہو وہ

① مسلمان ہو۔
② شیعہ اثنا عشری ہو۔
③ عاقل ہو۔
④ غسل کے مسائل جانتا ہو۔
⑤ بالغ ہو۔

☆ سقط شدہ بچہ اگر چار ماہ سے زیادہ کا ہو تو اس کا غسل واجب ہے، اگر چار ماہ سے کم کا ہو تو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا جائے۔

☆ اگر مرد، عورت کو اور عورت، مرد کو غسل دے تو باطل ہے، لیکن بیوی، شوہر کو غسل دے سکتی ہے اور شوہر، بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔

☆

☆ نگاہ کرنا میت کی شرمگاہ پر حرام ہے اور جو اسے غسل دے رہا ہے اگر نگاہ کرے تو گنہگار ہے، لیکن غسل میت باطل نہیں ہے۔

مستحباتِ غسلِ میت

۱۔ میت کو تختہ یا چارپائی پر رکھنا۔

۲۔ اس کی قمیص پاؤں کی طرف سے اتارنا، اگرچہ پھاڑنا پڑے۔

۳۔ میت کو سائے میں رکھنا چاہیے، چاہے چھت کا ہو یا خیمہ کا۔

۴۔ غسل کا پانی گرنے کے لیے گڑھا کھودنا۔

۵۔ غسل دینے والے کا میت کے داہنی طرف رہنا۔

۶۔ اس کی شرمگاہ کو چھپانا۔

۷۔ غسال کا ہر غسل کے بعد کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھونا۔

۸۔ غسل سے پہلے میت کے منہ اور ناک میں وضو کے لیے پانی ڈالنا۔

۹۔ ہر غسل میں میت کے ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔

۱۰۔ نرمی کے ساتھ انگلیوں اور جوڑوں کو ملنا۔

۱۱۔ غسل دیتے وقت میت کے جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ تمام اعضا تک اچھی طرح پانی پہنچ جائے۔

۱۲۔ غسل سے پہلے بیری کے پتوں کی جھاگ سے میت کا سر دھونا۔

۱۳۔ غسل سے پہلے بیری کے پتوں سے مخلوط پانی سے میت کی شرمگاہیں دھونا، اگر میت حاملہ نہ ہو تو اس کے پہلے دونوں غسلوں میں پیٹ کو نرمی کیساتھ ملنا۔

۱۴۔ غسل دینے والے کا دوران غسل ذکر الٰہی میں مشغول رہنا۔

۱۵۔ تینوں غسلوں کے بعد میت کے بدن کو صاف کپڑے کے ساتھ خشک کرنا۔

۱۶۔ اگر غسل دینے والا شخص ہی میت کو کفن پہنائے تو اسے اپنے
- ① ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ
- ② اور دونوں پاؤں کو گھٹنوں تک دھونا۔

مکروہاتِ غسلِ میت

(۱) میت کو بٹھا کر غسل دینا۔

(۲) غسل دینے والے کا میت کے دونوں طرف پاؤں رکھ کر کھڑا ہونا۔

(۳) میت کے سر یا جسم کے کسی دوسرے حصے سے بال مونڈنا۔

(۴) ناخن کاٹنا۔

(۵) بالوں میں کنگھی کرنا۔

(۶) گرم پانی سے غسل دینا۔

(۷) غسل کا پانی گٹر یا کھلے صحن میں چھوڑنا۔

(۸) حاملہ عورت کی میت کے شکم پر ہاتھ پھیرنا۔
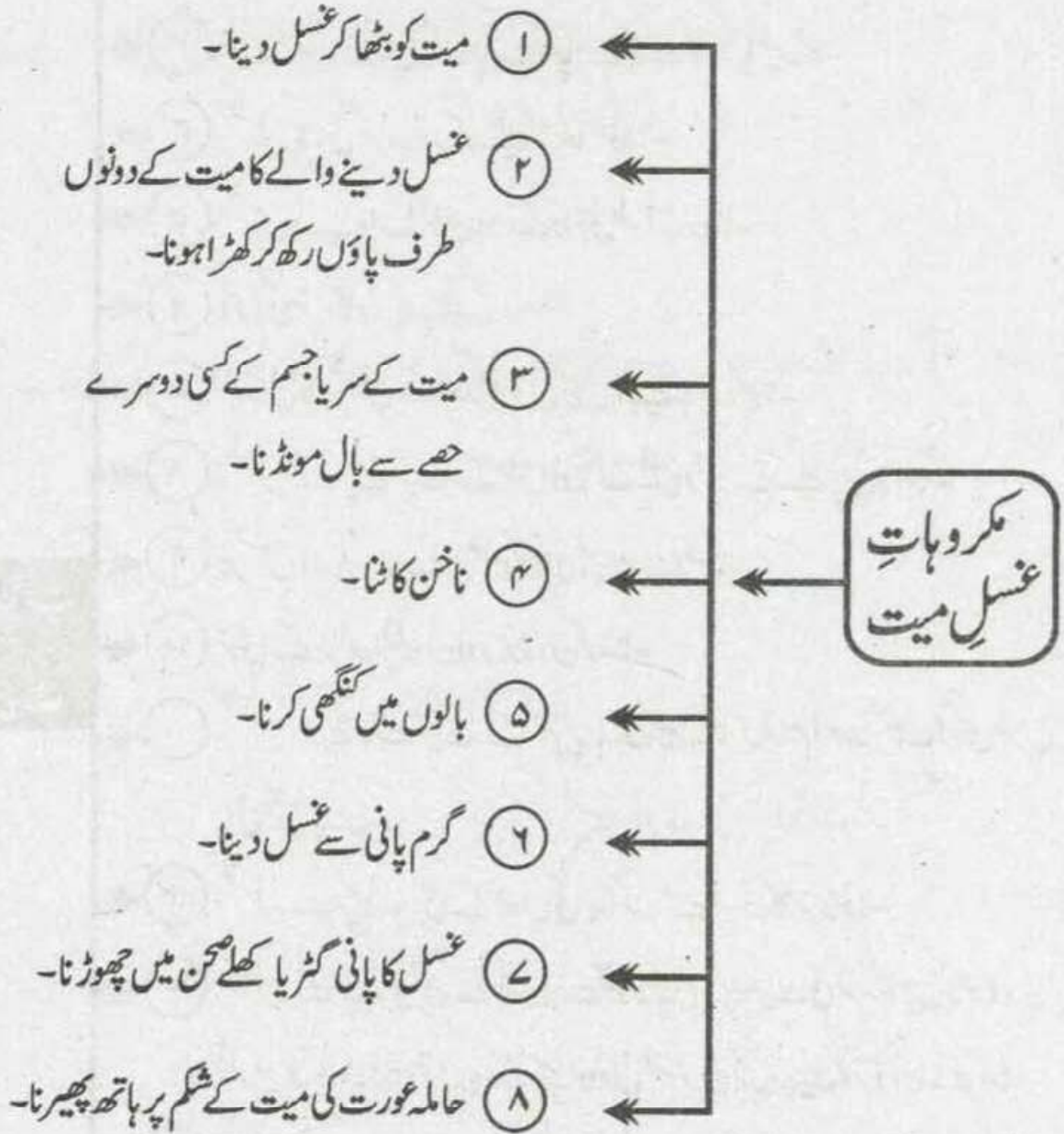
☆ اگر میت کے بدن سے جلد، ناخن، بال اور دانت جدا ہو جائیں تو اسے میت کے ساتھ کفن میں رکھ کر دفن کیا جائے۔

☆ ـــــ جو حالت حیض میں یا جنابت میں مرجائے تو اس میت کو غسل حیض یا جنابت دینا لازم نہیں ہے، بلکہ وہی غسل میت اس کے لیے کافی ہے۔

☆ ـــــ میت کے غسل کی اجرت لینا جائز نہیں۔

☆ ـــــ اگر پانی نہ ہو یا اس کا استعمال مانع ہو تو ہر غسل کے بدلے میت کو تیمم کرایا جائے۔

☆ ـــــ جو میت کو تیمم دے رہا ہو تو

- میت کے ہاتھ پکڑ کر زمین پر لگائے۔
- چہرہ اور ہاتھوں کی پشت پر لگائے۔

☆ ـــــ اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو لازم نہیں ہے بجائے اس کے غسل میت کو تیمم کرانے والا اپنے ہاتھوں سے میت کو تیمم کرائے۔

واجب ہے

① لنگ...... جو میت کو ناف سے زانو تک چھپائے، بہتر ہے کہ سینے سے پاؤں تک چھپائے۔

② قمیص...... کندھوں سے لے کر نصف پنڈلی تک ہو۔

③ بڑی چادر...... جو تمام بدن کو ڈھانپ لے، اس کی لمبائی میت کی لمبائی سے زیادہ ہو اور چوڑائی اتنی ہو کہ ایک سرا دوسرے سرے پر رکھا جا سکے۔

مستحب ہے

① میت کی رانوں کو ایسے کپڑے کے ساتھ کمر کے اوپر سے نیچے تک مضبوطی کے ساتھ لپیٹا جائے، یہ کپڑا لمبائی میں تین گز اور چوڑائی میں ڈیڑھ بالشت ہو۔

② تھوڑی سی خوشبو چھڑکنے کے بعد روئی کے چھوٹی چھوٹی پٹیاں سی بنا کر شرمگاہ کے نیچے اس طرح رکھ دی جائیں کہ شرمگاہ چھپ جائے۔

③ واجب چادر کے علاوہ ایک اور پوری چادر باندھنا۔

④ مرد کی میت کے سر کے گرد عمامہ باندھنا۔

⑤ عورت کی میت کو مقنع باندھنا۔

⑥ عورت کے سینے پر کپڑا کمر کے ساتھ باندھنا۔

⑦ کفن کا پاک ہونا۔

⑧ کفن کا سفید ہونا۔

⑨ کفن کے ہر حصے پر کافور کا چھڑکنا۔

☆ جس شخص نے میت کو غسل دیا ہے اگر وہ میت کو کفن دینا چاہتا ہے تو بہتر ہے کہ کفن دینے سے پہلے غسل مسِ میت کرے اور وضو کرے ، اگر کفن دینے والا غسل دینے والے کے علاوہ کوئی اور ہے تو اس کے لیے حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا بہتر ہے۔

☆ بیوی کا کفن شوہر کے ذمے ہے، اگرچہ عورت خود مالدار ہی کیوں نہ ہو، اسی طرح اگرچہ عورت کو طلاق رجعی دی جائے اور وہ عدت میں ہو اور عدت ہی میں مر جائے تو واجب ہے کہ شوہر ہی اس کا کفن دے۔

☆ احتیاط واجب ہے کہ کفن کے تینوں ٹکڑے اتنے باریک نہ ہوں کہ میت کا بدن ظاہر ہو۔

☆ کفن جائز نہیں اگر:

☆ اگر کفن میت نجس ہو جائے

تو نجس حصے کو:

حنوط

☆ حنوط کرنا (یعنی کافور کا ملنا) میت پر واجب ہے۔

جو عورت عدت میں ہی مرگئی ہے اس پر حنوط کرنا واجب ہے۔

کافور کافی نہ ہو

غسل / حنوط

ساتوں اعضا

کے لیے

احتیاط واجب ہے کہ غسل کو مقدم کرے۔

احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشانی کو مقدم کرے۔
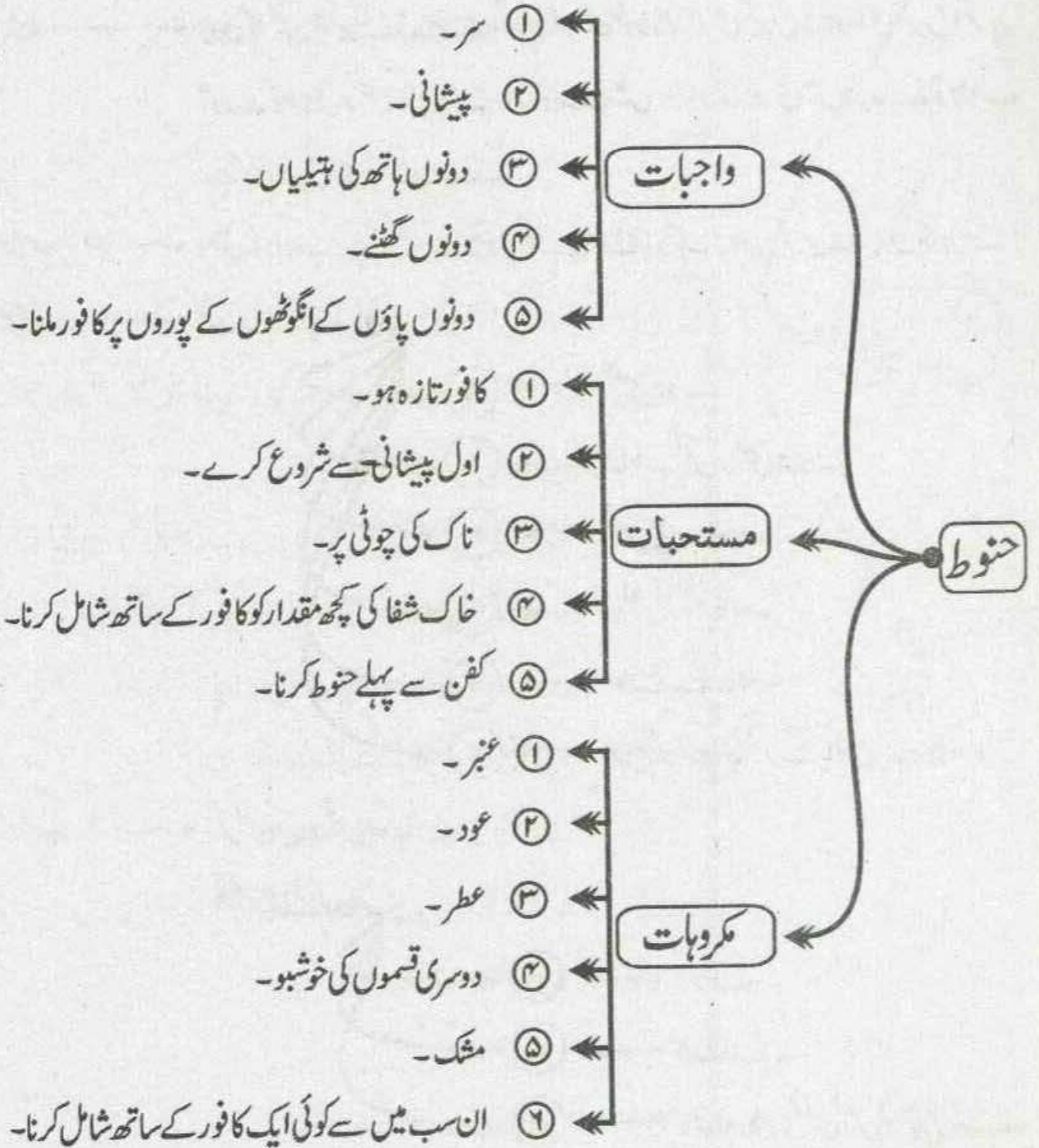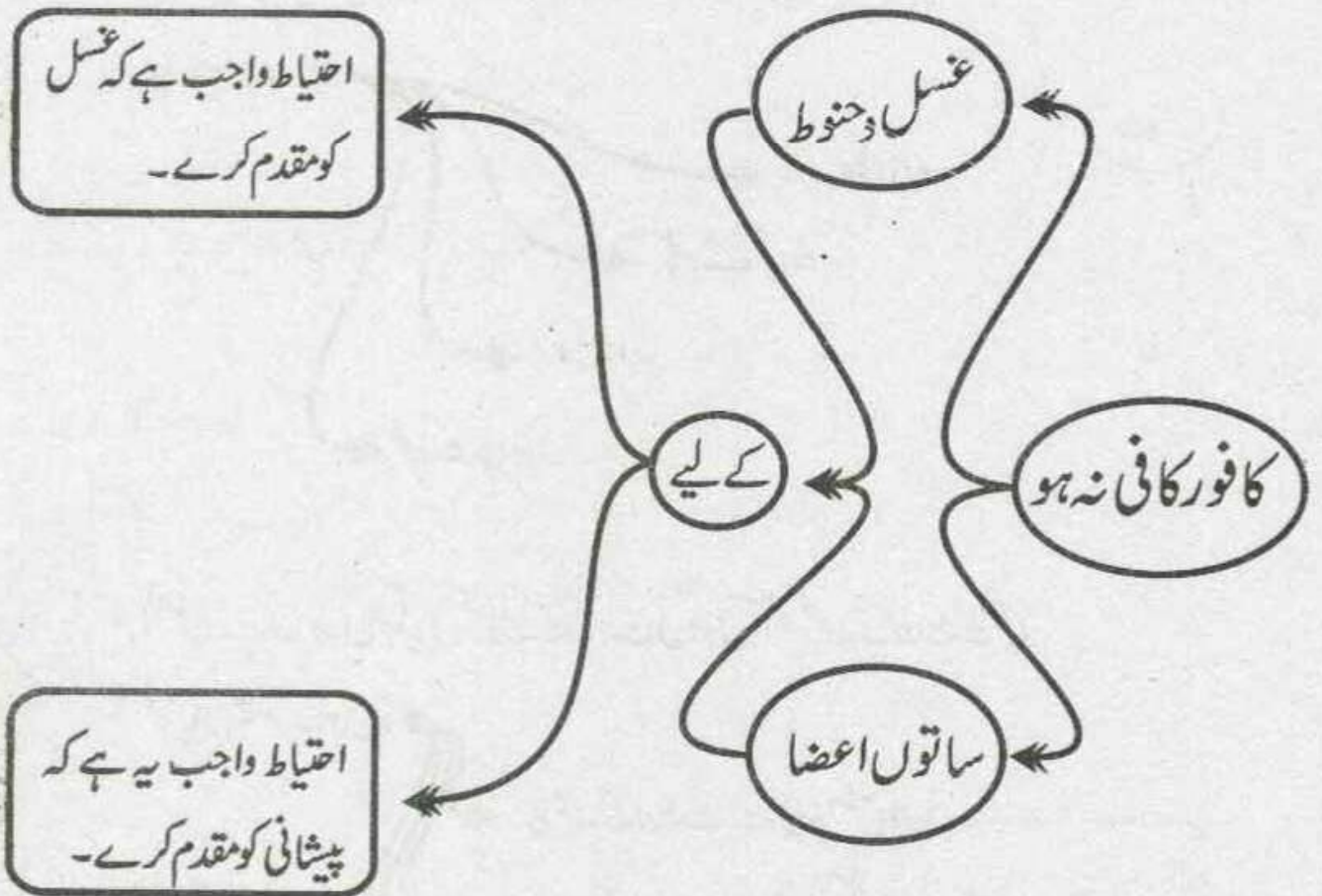
جرید تین

میت کے ساتھ قبر میں دو تر و تازہ شاخوں کا رکھنا مستحب مؤکدہ ہے۔
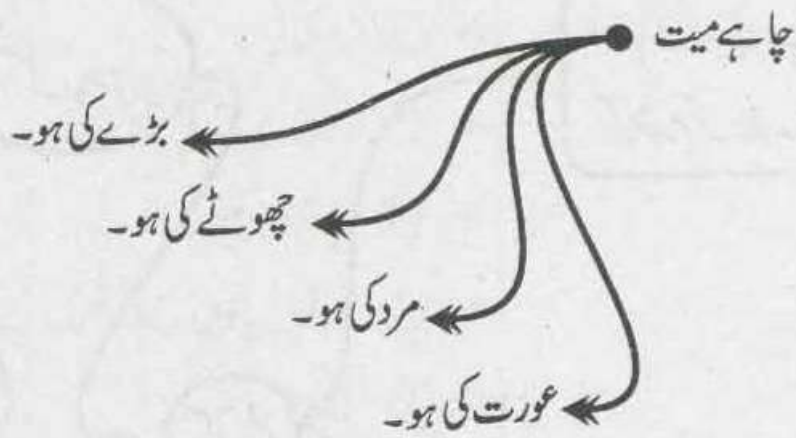
افضل ہے کہ دونوں ٹہنیاں کھجور کے درخت کی ہوں، اگر کھجور کے درخت کی ٹہنیاں میسر نہ ہوں تو

- بیری کے درخت سے لی جاسکتی ہیں۔
- بید کے درخت سے لی جاسکتی ہیں۔
- انار کے درخت سے لی جاسکتی ہیں۔
- کسی بھی تر و تازہ درخت سے لی جاسکتی ہیں۔
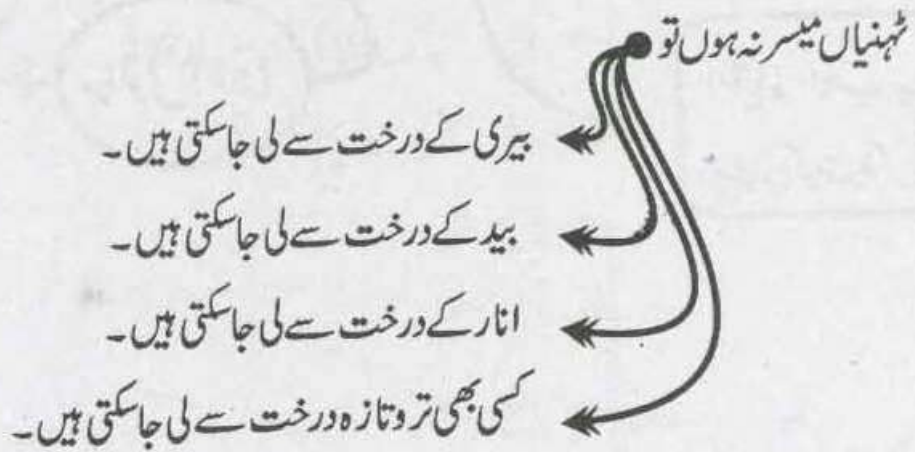
ان دونوں ٹہنیوں میں سے ایک میت کے دائیں جانب گلے کے نیچے موجود ہڈی (جو کندھوں تک چلی جاتی ہے) کے ساتھ ملا کر رکھنا چاہیے اس طرح دوسری بائیں جانب۔

زکات کے احکام
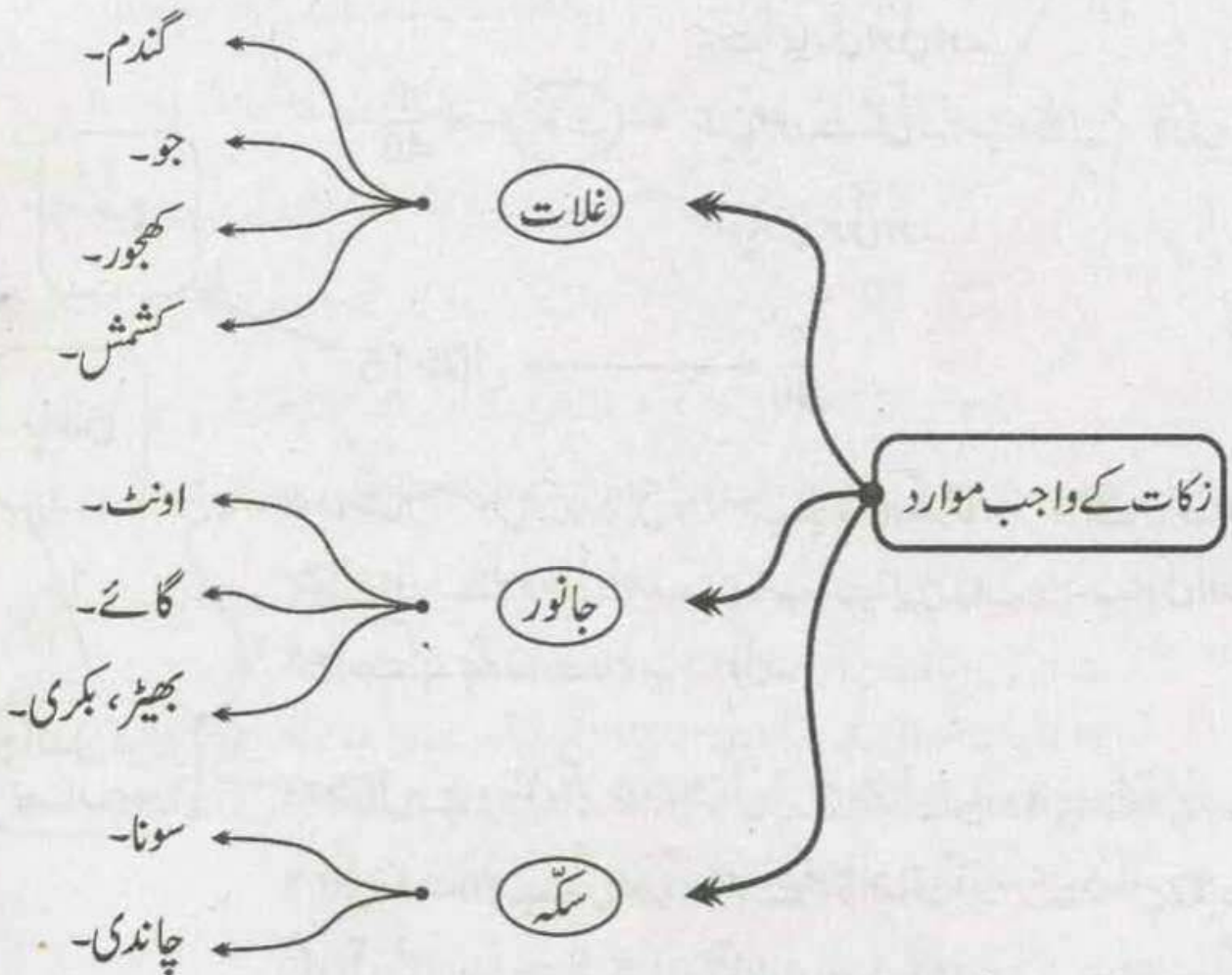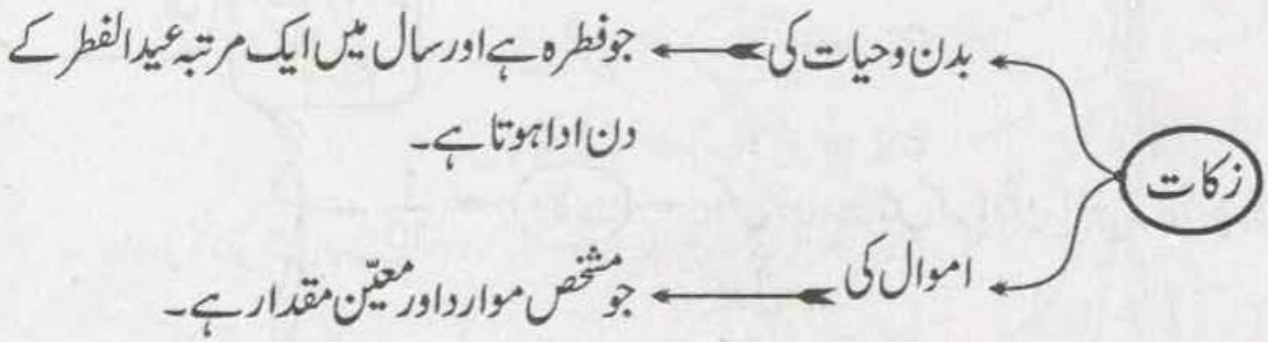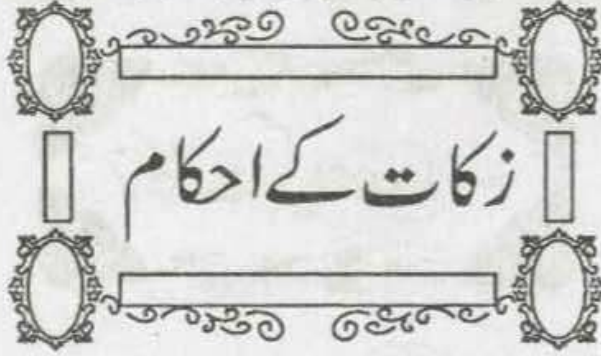
زکات کی مقدار

گندم، جَو، کھجور اور کشمش ← 847/207 کلوگرام

$\frac{1}{10}$ ← زکات ← اس صورت میں کہ بارش یا نہر سے آبیاری ہوئی ہو۔

$\frac{1}{20}$ ← زکات ← اس صورت میں کہ جب کنوئیں یا ٹیوب ویل سے آبیاری ہوئی ہو۔

$\frac{1}{40}$ ← زکات ← اس صورت میں کہ جب دونوں طریقوں سے آبیاری ہوئی ہو۔

سونا ← 15 مثقال ← $\frac{1}{40}$

چاندی ← $\frac{1}{40}$ ← **چاندی کے دو نصاب ہیں**

۱۰۵ مثقال معمول کے مطابق ہو، جب چاندی دیگر تمام شرائط کے ساتھ ۱۰۵ مثقال ہو جائے تو ڈھائی فیصد کے حساب سے اس پر زکات واجب ہوگی اور اگر ۱۰۵ سے کم ہے تو زکات واجب نہ ہوگی۔

۲۱ مثقال ہے، یعنی اگر ۱۰۵ مثقال پر ۲۱ مثقال زیادہ ہو جائے تو پورے ۱۲۶ کی زکات واجب ہوگی اور اگر ۲۱ سے کم کا اضافہ ہو تو صرف ۱۰۵ پر زکات ہو گی باقی پر نہیں ہوگی، اسی طرح چاہے جتنی زیادہ ہو جائے اسی حساب سے زکات ہوگی۔

اونٹ

5 ← زکات ← ایک بکری۔

10 ← زکات ← دو بکریاں۔

15 ← زکات ← تین بکریاں۔

20 ← زکات ← چار بکریاں۔

25 ← زکات ← پانچ بکریاں۔

26 ← زکات ← ایسا اونٹ جو دوسرے سال میں داخل ہوا ہو۔

36 ← زکات ← ایسا اونٹ جو تیسرے سال میں داخل ہوا ہو۔

46 ← زکات ← ایسا اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہوا ہو۔

61 ← زکات ← ایسا اونٹ جو پانچویں سال میں داخل ہوا ہو۔

76 ← زکات ← دو ایسے اونٹ جو تیسرے سال میں داخل ہوئے ہوں۔

91 ← زکات ← دو ایسے اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہوئے ہوں۔

121 ← زکات ← اور اس سے اوپر جتنے ہوتے جائیں ضروری ہے کہ ہر چالیس (40) عدد کے لیے ایسا اونٹ جو تیسرے سال میں داخل ہوا ہو۔

ہر پچاس (50) عدد کے لیے ایسا اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہوا ہو یا 40 اور 50 دونوں سے حساب کرے اور بعض مقامات پر اس کو اختیار ہے کہ 40 سے حساب کرے یا 50 سے، لیکن ہر صورت میں اس طرح حساب کرنا ضروری ہے کہ کچھ باقی نہ بچے اور اگر بچے تو 9 سے زیادہ نہ ہو اور جو اونٹ زکات میں دیا جائے اس کا مادہ ہونا ضروری ہے، لیکن اگر چھٹے نصاب میں اس کے پاس دو سالہ اونٹنی نہ ہو تو تین سالہ اونٹ کافی ہے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو خریدنے میں اس کو اختیار ہے کہ کسی کو بھی خرید لے۔

زکات کے ضمن میں عربی اور غیر عربی اونٹ ایک جنس شمار ہوتے ہیں۔

اگر گائیں بڑھتی جائیں تو 30، 30 کا اور 40، 40 کا حساب لگائے یا تیس 30 اور چالیس 40 دونوں کا حساب کرے اور ان پر اس طریقے کے مطابق زکات دے جو بتایا گیا ہے، لیکن ضروری ہے کہ اس طرح حساب کرے کہ کچھ باقی نہ بچے اور اگر کچھ بچے تو 9 سے زیادہ نہ ہو، مثلاً اگر اس کے پاس ستر 70 گائیں ہوں تو ضروری ہے کہ تیس 30 اور چالیس 40 کے مطابق حساب کرے اور تیس 30 کے لیے تیس 30 کی اور چالیس 40 کے لیے چالیس 40 کی زکات دے، کیونکہ اگر وہ تیس 30 کے حساب سے زکات دے گا تو دس 10 گائیں بغیر زکات دیے رہ جائیں گی اور بعض مقامات مثلاً ایک سو بیس 120 گائیں پر اس کو اختیار ہے کہ جیسے چاہے حساب کرے۔

زکات کے ضمن میں گائے اور بھینس ایک جنس شمار ہوتی ہیں۔

جس کے پاس 40 بھیڑیں یا 40 بکریوں کی تعداد سے بڑھ جائے تو جب تک دوسرے نصاب جو کہ 121 ہے تک نہ پہنچے صرف 40 کی زکات دینا پڑے گی۔

اگر کوئی شخص زکات کے طور پر بھیڑ دے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ کم از کم دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور اگر بکری دے تو احتیاطاً ضروری ہے کہ وہ تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

زکات کے ضمن میں بھیڑ، بکرے اور دنبے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جو بھیڑ کوئی شخص زکوٰۃ کے طور پر دے اگر اس کی قیمت اس کی بھیڑوں سے معمولی سی کم بھی ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن بہتر ہے کہ ایسی بھیڑ دے جس کی قیمت اس کی ہر بھیڑ سے زیادہ ہو، نیز گائے اور اونٹ کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

اونٹ، گائیں اور بھیڑیں جب نصاب کی حد تک پہنچ جائیں تو خواہ وہ سب نر ہوں یا مادہ، یا کچھ نر ہوں اور کچھ مادہ تو ان پر زکات واجب ہے۔

زکات کے واجب ہونے کے شرائط

جب

مال نصاب کی مقدار میں ہو۔

بارہ مہینے مال کا مالک رہے۔

کھجور، گندم، انگور، جَو کے مالک ہونے کے بعد اس کی ملکیت میں زرد یا سرخ ہوئے ہوں۔

مال میں تصرف کرسکتا ہو۔

زکات کا مصرف

زکات کو آٹھ جگہوں پر صرف کرسکتا ہے

① فقیر ← یہ وہ شخص ہے جو اپنا اور اہل وعیال کا خرچ نہ رکھتا ہو۔

② مسکین ← یہ وہ شخص ہے جو فقیر سے بھی زیادہ سختی میں زندگی گزار رہا ہو۔

③ مسئول ← وہ شخص جو امامؑ یا نائب امام کی طرف سے زکات جمع کرنے پر معمور ہو اور فقرا تک زکات کو پہنچائے۔

④ کافر ← وہ کفّار کہ جنھیں اگر زکات دی جائے تو اسلام کی طرف مائل ہوں، یا جنگ میں مسلمانوں کی مدد کریں۔

⑤ مقروض ← وہ مقروض جو اپنا قرض ادا نہ کرسکتا ہو۔

⑥ سبیل اللہ ← وہ کام جو قومی و دینی منفعت رکھتے ہوں۔ (جیسے مسجد بنانا یا جو چیزیں اسلام کے لیے فائدہ رکھتی ہوں)

⑦ ابن سبیل ← وہ مسافر جو سفر میں بے خرچ رہ گیا ہو۔

⑧ غلام ← غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا۔

مستحقینِ زکات

① شیعہ اثنا عشری ہو۔

② شیعہ بچہ ہو یا دیوانہ ہو، زکات ان کے ولی کو دی جائے جو بچے کی ملکیت ہوگی۔

③ گداگر و فقیر ہو۔

④ قرضدار ہو اور قرض ادا نہ کر سکتا ہو۔

⑤ علمی و دینی کتب کے لیے باپ، بیٹے کو زکات دے سکتا ہے۔

⑥ شادی کے لیے باپ، بیٹے کو زکات دے سکتا ہے۔

⑦ بیوی، فقیر شوہر کو زکات دے سکتی ہے۔

زکات ان لوگوں کو نہیں دے سکتے جو

① علی الاعلان گناہ کبیرہ کرے۔

② زکات کو گناہ کے کاموں میں خرچ کرے۔

③ سیّد ہو۔

زکاتِ فطرہ کی مقدار

فی نفر ایک صاع جو تقریباً تین کلو جو سوا تین سیر ہے۔

زکات فطرہ ان غذاؤں میں سے نکالی جاتی ہے۔

گندم، جو، چاول، کھجور، کشمش، مکئی

جو اس کے شہر (یا علاقے) میں استعمال ہوتی ہوں اور اگر ان غذاؤں کی بجائے ان کی قیمت نقدی کی شکل میں دے تب بھی کافی ہے۔

احتیاط لازم یہ ہے کہ جو غذا اس کے شہر میں عام طور پر استعمال نہ ہوتی ہو چاہے وہ گیہوں، جَو، کھجور یا کشمش ہو، نہ دے۔

زکاتِ فطرہ ان لوگوں کی ادا کی جائے

① جس کی خوراک اس کے ذمے ہو۔

② جو عید الفطر کی رات غروب کے وقت اس کے دستر خوان پر کھانا کھائے۔

حج کے احکام

خانۂ خدا کی زیارت کرنے اور ان اعمال کو بجالانے کا نام ہے جن کے دستور معین ہیں۔

تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر شخص پر واجب ہے۔

عاقل ہو۔

بالغ ہو۔

حج پر جانے کی وجہ سے فعل حرام انجام دینے پر مجبور نہ ہو۔

کوئی عملِ واجب ترک نہ ہو۔

مستطیع ہو۔

مستطیع ہو یعنی

زادِ راہ اور سفر کی ضروریات مہیا ہوں۔

صحیح سالم ہو اتنی طاقت ہو کہ حج کر سکے۔

راستے میں کوئی چیز مانع نہ ہو۔

جن کا خرچ دینا اس پر واجب ہے ان کا خرچ اس کے پاس موجود ہو۔

واپس آ کر کوئی ذریعۂ معاش رکھتا ہو۔

اگر

کسی کو حج پر جانے وہاں رہنے اور اہل وعیال کا خرچہ بخش دیا جائے تو اس پر واجب ہے کہ حج کرے اگرچہ خود مقروض ہو۔

کسی کو حج کے اخراجات دیے جائیں اور شرط کی جائے کہ مکّے کے راستے میں اس کی خدمت کرے تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

کسی کے پاس حج کا خرچہ نہ ہو اور کوئی اس کو خرچہ بخش دے اور وہ واجب حج بجالائے تو بعد میں اگر وہ مستطیع ہو جائے تو دوبارہ حج واجب نہیں ہے۔

کسی کی طرف سے حج کے لیے اجیر بنا ہے تو وہ اس کی طرف سے طواف النسا کرے اور اگر طواف النسا نہ کیا تو اجیر پر اپنی زوجہ حرام ہو جائے گی۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

یہ دو امور بافضیلت ترین وعظیم ترین واجبات ہیں۔

احکام دین میں تمام واجبات ومستحبات کو ''معروف'' کہتے ہیں۔

اور تمام محرمات ومکروہات کو ''منکر'' کہتے ہیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر واجب کفائی ہے اگر ضرورت کے مطابق کچھ لوگوں نے انجام دے دیا تو دوسروں پر سے ساقط ہے۔

شرائطِ امر ونہی

جو شخص امر ونہی کر رہا ہے

- اسکو معلوم ہو کہ جو کام کوئی شخص انجام دے رہا ہے وہ حرام ہے۔
- اور جس کو ترک کیا ہوا ہے وہ واجب ہے۔
- احتمال دے کہ اس کی امر ونہی کرنے کی تاثیر ہوگی۔
- گناہگار گناہ کے تکرار کا ارادہ رکھتا ہو۔
- منع کرنے میں کوئی مفسدہ نہ ہو۔

مراتب امر بالمعروف و نہی عن المنکر

- گناہگار کے ساتھ ایسے پیش آئے کہ جس سے وہ سمجھ جائے کہ یہ سبب اس گناہ کرنے کی وجہ سے ہوا ہے، مثلاً جیسے گنہگار کے ساتھ دوستی ترک کر دینا، اس کو دیکھ کر منہ پھیر دینا وغیرہ۔

- امر و نہی زبان سے یعنی زبان سے واجب ترک کرنے والے کو دستور دے کہ واجب انجام دو اسی طرح گنہگار کو دستور دے کہ گناہ ترک کرے۔

- ہاتھ سے منع کرنا، اپنی طاقت کا استعمال کرنا۔

- یعنی منکر سے روکنے کے لیے شخص اور منکر کے درمیان حائل ہو جائے اور گناہ کرنے والے کو روکے۔

احکامِ دفاع

اقسامِ دفاع

- اسلام کی اساس اور عالم اسلام کا دفاع۔
- اپنے حقوق وجان کا دفاع۔

اسلام کی اساس اور اسلامی ملک کا دفاع کرنا واجب ہے

جب

- دشمن اسلامی ملکوں پر حملہ کرے۔
- دشمن مسلمانوں کے اقتصادی یا فوجی منابع پر قبضہ کرنے کی چالیں چلے۔
- دشمن اسلامی ملکوں پر سیاسی تسلط جمانا چاہتا ہو۔

دشمن کا مقابلہ ہر طریقے سے کریں، یہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔

اپنے حقوق وجان کا دفاع واجب ہے

اگر

- چور اموال کو لوٹنے کے لیے آئے تو جتنا ہو سکے اپنا دفاع کرے۔
- کوئی افراد خانہ پر حملہ کرے تو جتنا ممکن ہو سکے دفاع کرے، اگرچہ حملہ آور قتل کیوں نہ ہو جائے۔
- کوئی کسی کے گھر میں تانک جھانک کرتا ہو تو واجب ہے کہ اس کو روکا جائے، اگرچہ اس کو جان سے مار ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

صدقہ

صدقہ دینا مستحب ہے جس کی تاکید ائمۂ معصومین علیہم السلام اور قرآن کریم نے کی ہے۔
صدقہ دینے سے دنیا میں آفتوں اور ناگہانی اموات سے نجات ملتی ہے۔

صدقہ

- قصد قربت، یعنی اللہ کی رضا کے لیے دے۔
- کو واپس لینا جائز نہیں ہے۔
- کو چھپا کر دینا بہتر ہے۔
- اس کافر کو دے سکتے ہیں جو مسلمانوں سے جنگ نہ کرے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کو دشنام نہ دے۔

امانتداری کے احکام

امانتداری یعنی کوئی شخص اپنا مال کسی دوسرے کو دے اور کہے کہ یہ میرا مال تمھارے پاس امانت ہے اور لینے والا بھی قبول کرے۔

جو شخص امانت کو قبول کرتا ہے

- اس کے پاس امانت کی نگہداری کے لیے جگہ ہو، مثلاً رقم رکھنے کے لیے بینک ہو۔
- وہ امانت کی حفاظت کرسکتا ہو۔
- وہ امانت کی حفاظت میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔
- وہ امانت میں تصرّف نہیں کرسکتا مگر صاحب مال کی اجازت سے۔
- وہ جب صاحب مال مانگے تو فوراً واپس کرے۔

امانت کا مال گم یا ضائع ہوجائے تو

- اگر امانت کی حفاظت میں کوتاہی کی ہے تو لازم ہے کہ اس کا عوض صاحب مال کو ادا کرے۔
- اگر امانت کی حفاظت میں کوتاہی نہیں کی، مثلاً سیلاب آیا اور سب کچھ بہا کر لے گیا تو امانتداری ضامن نہیں ہے اور عوض ادا کرنا لازم نہیں ہے۔

جو مال کہیں سے پڑا ہوا مل جائے

الف

نشانی موجود نہیں ہے جس سے مالک کی شناخت ہو سکے تو احتیاط واجب ہے کہ مالک کے نام کا صدقہ دے دے۔

ب

نشانی موجود ہے جس سے مالک کی شناخت ہو سکے اور اس چیز کی قیمت

12/6 چنے سکہ دار چاندی ہے تو ← لازم ہے مالک کو دے
مالک نہیں مل رہا تو اٹھا سکتا ہے۔

12/6 چنے سکہ دار چاندی کے برابر ہے

لازم ہے کہ ایک سال تک اعلان کرائے اگر مالک مل جائے تو اسے دے دے۔

اور اگر مالک نہیں مل سکتا تو

اپنے لیے اٹھا سکتا ہے۔

مالک کے لیے حفاظت سے رکھے جب تک وہ مل جائے۔

احتیاط مستحب ہے کہ مالک کے لیے صدقہ دے دے۔

کھانے، پینے کے احکام

جانور
چوپایہ
پالتو
حلال گوشت
بھیڑ، بکریاں۔
گائیں۔
اونٹ۔
مکروہ
گھوڑا۔
گدھا۔
خچر۔
حرام گوشت
کُتا۔
بلّی۔
دوسرے جانور۔
وحشی
حلال گوشت
ہرن۔
گائے۔
پہاڑی بکرا۔
حرام گوشت
تمام درندے جیسے
بھیڑیا، چیتا وغیرہ
آبی
حلال گوشت
چھلکوں والی مچھلی و
جھینگے۔
حرام گوشت
باقی تمام جانور۔
پرندے
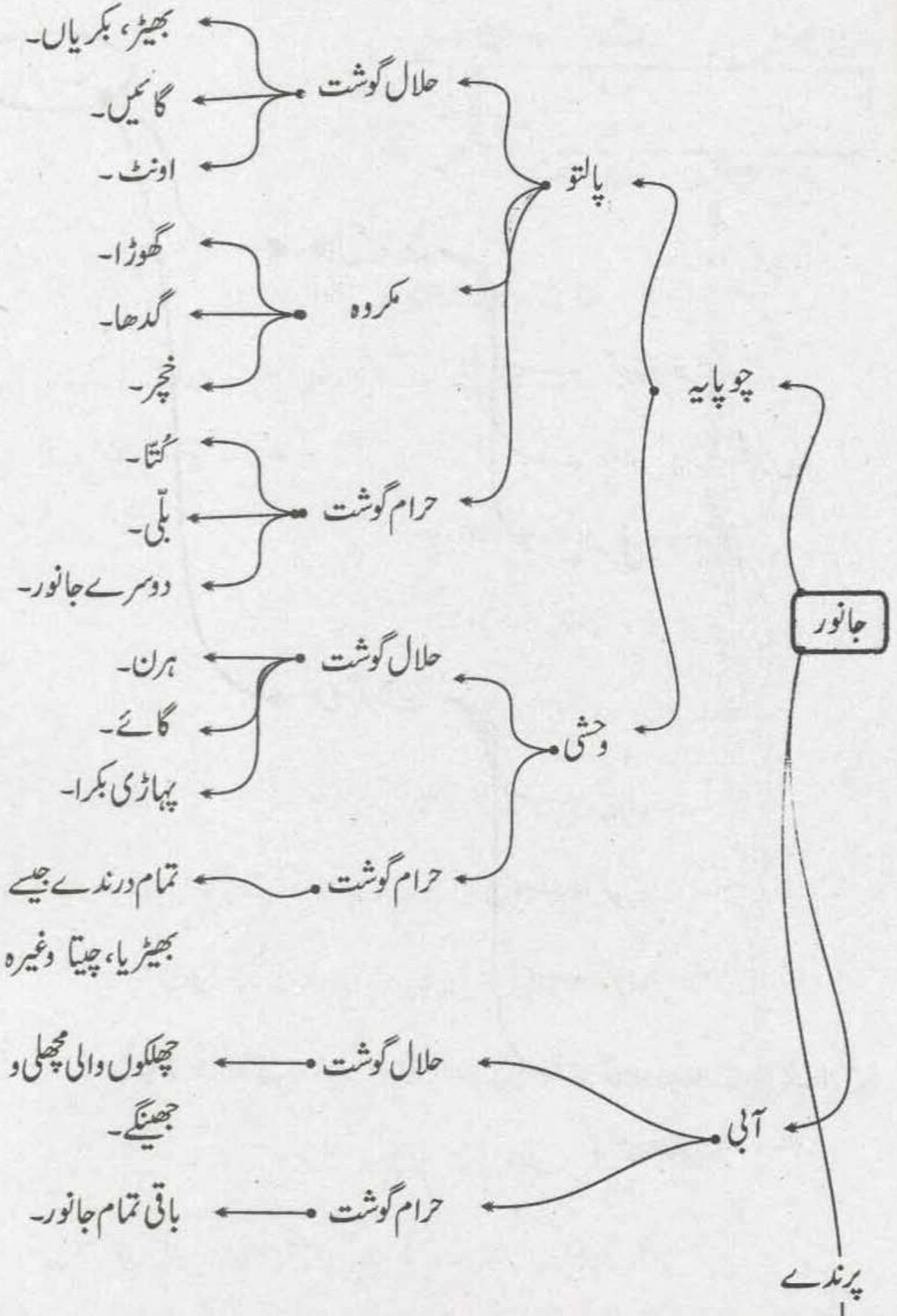
پرندے

حلال گوشت

- کبوتر واقسام کبوتر۔
- چڑیوں کی تمام قسمیں۔
- مرغی، مرغاوغیرہ----

حرام گوشت

- چمڑا۔
- مور۔
- کوّا۔
- تمام وہ پرندے جو پنجہ دار ہیں جیسے عقاب----

کھانا کھانے کے مستحبات

- کھانے سے پہلے و بعد میں ہاتھوں کو دھونا۔
- کھانے سے پہلے "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" اور کھانے کے بعد "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ" پڑھنا۔
- سیدھے ہاتھ سے کھانا۔
- چھوٹا نوالہ لینا۔
- غذا کو زیادہ چبانا۔
- کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا۔
- کھانا شروع کرنے سے پہلے اور آخر میں نمک چاٹنا۔
- دسترخوان پر زیادہ دیر بیٹھنا اور کھانے کو طول دینا۔
- دسترخوان پر چند نفر ہوں تو اپنے سامنے والا کھانا کھانا۔
- فروٹ کو کھانے سے پہلے دھونا۔
- میزبان کا سب سے پہلے کھانا شروع کرنا اور سب سے بعد میں ہاتھ اٹھانا۔

کھانے کے مکروہات

- پیٹ بھرے پر کھانا۔
- زیادہ کھانا۔
- کھانے کے وقت دوسرے کے منہ پر نگاہ رکھنا۔
- گرم کھانا کھانا۔
- کھانے میں پھونک مارنا۔
- روٹی کو چاقو سے کاٹنا۔
- جو گوشت ہڈی پر لگا ہے اس کو اس طرح کھانا کہ باقی کچھ نہ رہے۔
- پھلوں کو پورے طور سے کھانے سے پہلے پھینک دینا۔

پانی کے مکروہات

- زیادہ پی لینا۔
- مرغن غذا کے بعد پینا۔
- رات کو کھڑے ہو کر پینا۔
- اُلٹے (بائیں) ہاتھ سے پینا۔
- ٹوٹے ہوئے برتن میں پینا۔

پانی کے مستحبات
چوسنے کی حالت میں پیے ۔ (غٹا غٹ نہ پیے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پیے)
دن کے وقت کھڑے ہو کر پیے ۔
پینے سے پہلے "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ" اور بعد میں "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ" پڑھے۔
تین سانس میں پیے ۔
جتنی رغبت ہو اتنا پیے ۔
پینے کے بعد امام حسینؑ کو یاد کرے اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرے۔
حلال گوشت جانوروں کی وہ چیزیں جن کا کھانا حرام ہے
خون۔
فضلہ۔
آلۂ تناسل ۔
مادہ کا پیشاب۔
بچہ دانی ۔
وہ غدود جس کو دشوال کہتے ہیں۔
خصتین۔
وہ چیز جو کھوپڑی کے مغز میں چنے کے دانوں کی مانند ہے۔
حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتے ہیں۔
وہ پٹھے جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتے ہیں۔
پتا ۔
تلی۔
مثانہ۔
آنکھ کا ڈھیلا۔
وہ چیز جو سموں کے درمیان ہوتی ہے جسے ذات الاشاجع کہتے ہیں۔

نگاہ کرنے کے احکام

بینائی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے اس سے ترقی وکمال کے راستوں کے لیے استفادہ کرنا چاہیے اور لازمی ہے خود کہ نامحرموں پر نگاہ کرنے سے روکا جائے، اللہ کی طرف سے خاص حکم ہے کہ "خود کو نامحرموں کی نگاہوں سے بچائے اور اپنی نگاہ کو نامحرموں پر نہ ڈالے۔"

مَحرَم

وہ ہے جس کے نگاہ کرنے میں دوسرے لوگوں والی محدودیت نہیں ہوتی اور اس سے شادی کرنا حرام ہوتا ہے۔

مَحرَم افراد

- ماں، باپ، دادا، نانا، نانی اور دادی۔ (ان کی خالہ، پھوپھی اور جتنا اوپر جائیں)
- بیٹا، پوتا، پوتی اور جتنا نیچے آئیں۔
- بھائی، بھتیجا اور بھتیجیاں۔
- بھانجا اور بھانجیاں۔
- چچا - (اپنے چچا اور والدین کے چچا)
- ماموں۔ (اپنے ماموں اور والدین کے ماموں)
- بیٹی، نواسے، نواسیاں اور جتنا نیچے آئیں۔
- پھوپھی۔
- خالہ۔

باقی تمام افراد سے نامحرموں والا سلوک کرے۔

شادی کے بعد محرم ہونے والے رشتے
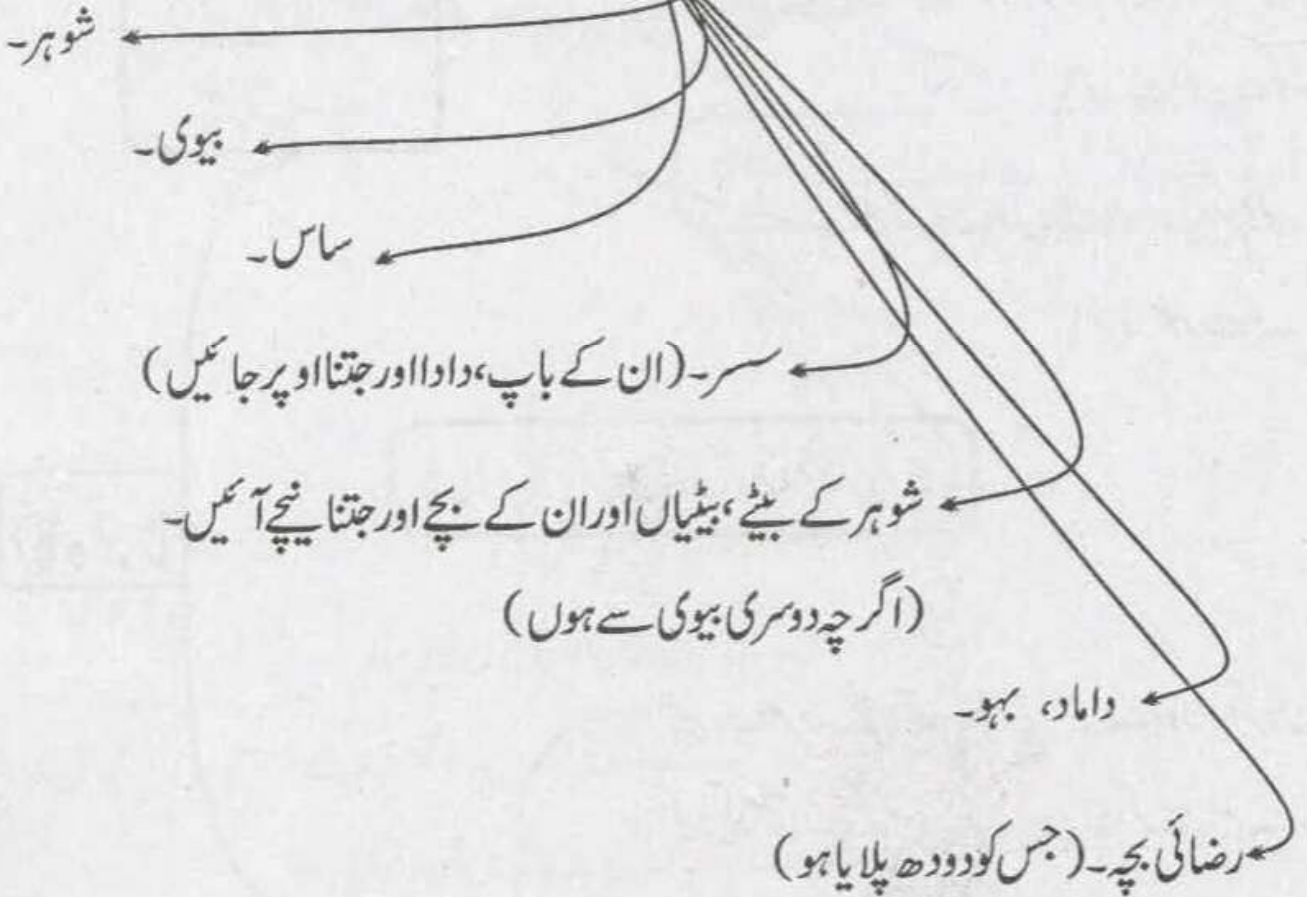
تفصیلی مسائل کے لیے توضیح المسائل سے رجوع کریں۔

مرد کا نامحرم عورت کے بدن پر نظر کرنا، چاہے لذّت سے ہو یا بغیر لذّت کے ہو حرام ہے۔

عورت پر واجب ہے کہ اپنا تمام بدن اور بال نامحرم مرد سے چھپائے حتیٰ کہ اپنے بال و بدن ایسے بچے سے بھی چھپائے جو بالغ تو نہیں ہے مگر اچھی بری چیز کی تمیز رکھتا ہو۔
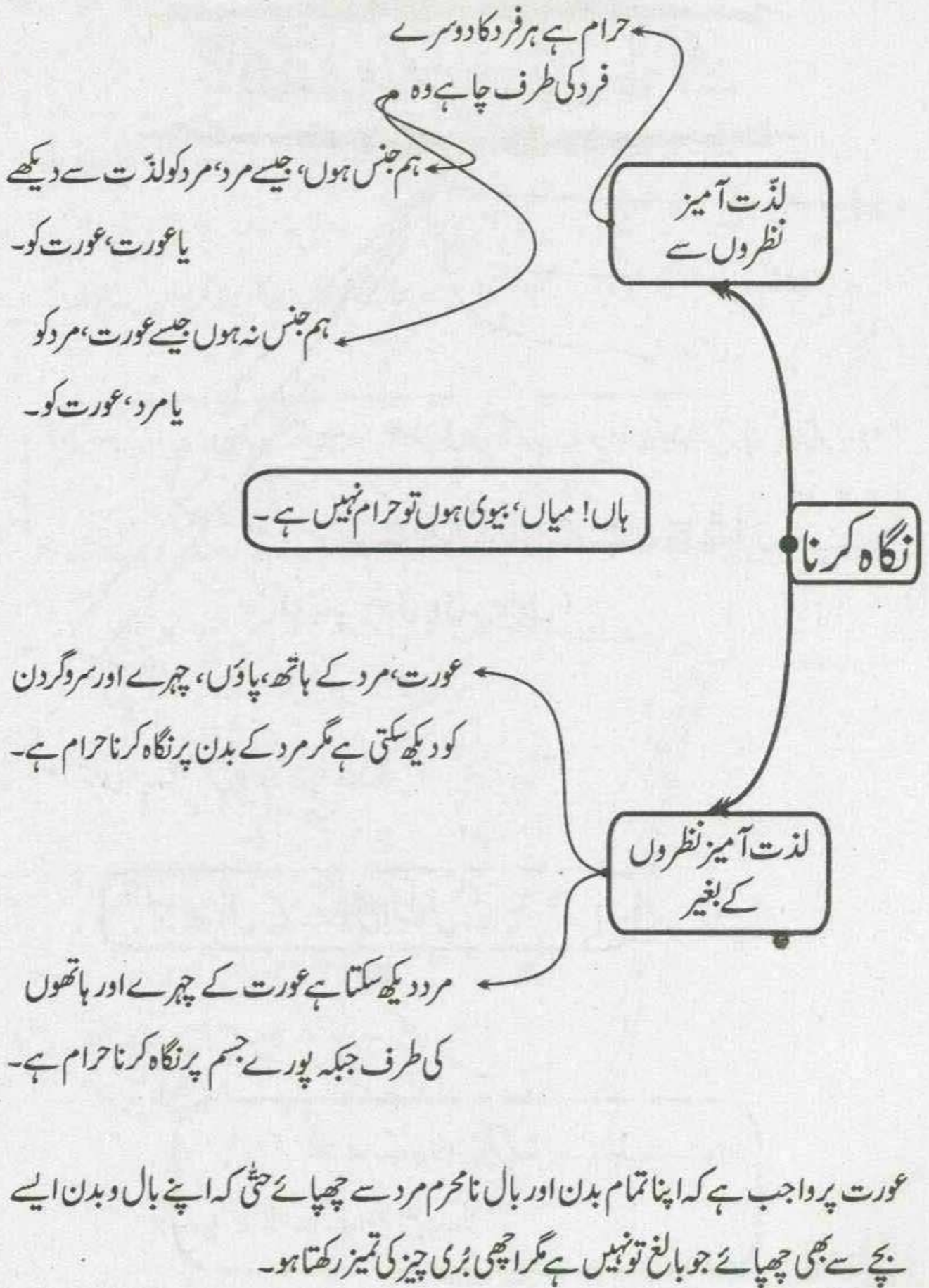
خرید و فروخت کے احکام

بیچنے اور خرید نے والے کے لیے شرائط:

- یہ کہ بالغ ہو۔
- عاقل ہو۔
- مال میں تصرف رکھتے ہوں۔
- خرید نے اور بیچنے کا قصدر کھتے ہوں، مذاق شامل نہ ہو۔
- یہ کہ کسی نے انھیں مجبور نہ کیا ہو۔
- جنس اور اس کا عوض جو دے رہا ہو ان کے مالک ہوں۔

جنس اور اس کے عوض کے شرائط:

- ان کی مقدار، وزن، پیمانہ اور شمار معلوم ہو۔
- وہ ایک دوسرے کے سپرد کر سکیں۔
- وہ خصوصیات جو جنس اور عوض میں ہیں معین کر لیں۔
- کسی اور شخص کا جنس و عوض میں کوئی حق نہ ہو۔

مستحبات خرید و فروخت

- مشتریوں کے درمیان قیمت میں فرق نہ کرے۔
- جنس کی قیمت میں سخت گیری نہ کرے۔
- جس نے معاملہ کیا ہے اگر وہ پشیمان ہو جائے اور معاملہ توڑنے کو کہے تو قبول کرلے۔

مکروہات خرید و فروخت

- جنس کی تعریفیں کرنا۔
- مشتریوں سے بدگوئی کرنا۔
- سچی قسم اٹھانا۔ (جھوٹی قسم حرام ہے)
- معاملے کے لیے بازار میں سب سے پہلے داخل ہو اور سب سے آخر میں خارج ہونا۔
- ناپ تول کرنا جبکہ وہ ناپ تول کرنا نہ جانتا ہو۔
- معاملہ انجام پانے کے بعد قیمت میں کمی کا تقاضہ کرنا۔
- پست قسم کے لوگوں سے معاملہ کرنا۔
- جو چیز کوئی اور خرید رہا ہو اس کے درمیان دخل دینا۔
- اذان صبح و طلوع آفتاب کے درمیان معاملہ کرنا۔

خرید وفروخت حرام ہے
نجاسات کی، جیسے مردار کی۔
ایسی چیزوں کی جن کا منافع حرام ہے، جیسے قمار، موسیقی کے آلات وغیرہ۔
ایسی چیزوں کی جو قمار یا چوری سے ہاتھ آئی ہوں۔
ایسی پاک چیزوں کی جو نجس ہوگئی ہوں، مثلاً گھی، تیل، دودھ وغیرہ۔
گوشت، چربی، چمڑا جو کافر سے لیا گیا ہو۔
ایسی چیزوں کی جو دشمنان اسلام کو تقویت اور مسلمانوں کے خلاف ہو۔
اسلحے کی دشمنان اسلام کو جو مسلمانوں کے خلاف استعمال کریں۔
ایسی کتابیں جو گمراہ کن ہوں۔

وہ موارد جہاں خرید نے اور بیچنے والے معاملے کو ختم کر سکتے ہیں

جب

خرید نے یا بیچنے والا دھوکہ کھا جائے۔

دونوں کے درمیان یہ قرارداد ہوئی ہو کہ ایک مدت تک معاملہ ختم کر سکتے ہیں، مثلاً دونوں خرید و فروخت کے وقت یہ کہیں کہ جو بھی پشیمان ہوا، تین دن تک معاملہ توڑ سکتا ہے۔

معاملہ کرنے کے بعد معلوم ہو کہ جنس جو خریدی ہے وہ عیب دار تھی۔

بیچنے والے نے جنس کی جو خصوصیات بیان کی تھیں بعد میں معلوم ہو کہ وہ ویسے نہ تھیں، مثلاً بیچنے والے نے کہا تھا کہ ہر ڈبے میں 50 بوتلیں ہیں مگر نہ ہوں۔

بیچنے و خرید نے والے محل معاملہ سے متفرق نہ ہوئے ہوں، یعنی جہاں معاملہ کیا ہے وہیں موجود ہوں۔

احکامِ قرض

اقسامِ قرض

مدّت دار ← یعنی قرض دیتے وقت واپسی کی مدّت معین کردے

بغیر مدّت کے ← یعنی وہ قرض جس کی واپسی کی مدّت معیّن نہ ہو۔

اگر

قرض کی واپسی کی مدّت معین ہوتو

قرض خواہ مدّت سے پہلے مطالبہ نہیں کرسکتا۔

قرض کی واپسی کی مدّت معین نہ ہو

جس وقت چاہے مطالبہ کر کے لے سکتا ہے۔

قرض خواہ اپنے قرض کا مطالبہ کرے تو

مقروض اگر قرض ادا کرنے پر قادر ہوتو فوراً ادا کرے، اگر ادا نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

مقروض اگر قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہوتو اس سے قرض خواہ مطالبہ نہیں کرسکتا بلکہ اُسے صبر کرنا ہوگا یہاں تک کہ وہ قرض ادا کرنے پر قادر ہوجائے۔

غصب کے احکام

غصب یعنی انسان ظُلم کے ساتھ کسی کے مال یا حق پر اپنا قبضہ جمالے اور غصب گناہِ کبیرہ میں سے ایک ہے۔

اقسامِ غصب

- **اموال میں**
  - خصوصی: جیسے کسی کا پین وغیرہ اٹھالینا، کسی کے گھر کے شیشے وغیرہ توڑنا یا گھر کو نقصان پہنچانا۔
  - عمومی: جیسے سڑکوں پر لگے بلب توڑنا یا اسکول کی چیزوں کو نقصان پہنچانا۔
- **حقوق میں**
  - خصوصی: جیسے کوئی مسجد میں اپنی جگہ قرار دے اور دوسرا آکر اس جگہ پر قابض ہوجائے، یا دوسروں کی جگہ پر آکر بیٹھ جانا۔
  - عمومی: جیسے سڑک پر آکر ایسی روک لگادے جس کی وجہ سے لوگ سڑک سے مستفید نہ ہوسکیں یا اسی طرح کے دوسرے کام۔

غصب شدہ چیز
اگر تلف ہوجائے اور تلف شدہ چیز
جانور ہوں
بازار کی قیمت میں فرق ہو جائے تو احتیاط واجب ہے کہ غصب کرنے کے دن سے لے کر معاوضہ ادا کرنے کے دن تک درمیان میں جو قیمت زیادہ رہی ہو اس کا حساب کرے، بازار کی قیمت میں فرق نہ آئے لیکن جتنی مدت اس کے پاس رہی تھی وہ جان دار ہوتا گیا تھا تو موٹے پن کی قیمت ادا کرے۔
غلات ہوں
اگر اجزا کی قیمت میں فرق نہیں آیا تو غصب شدہ چیز کے مثل ادا کرے اور جو چیز دے رہا ہو اس کی خصوصیات غصب شدہ کی مانند ہوں۔
سے نفع حاصل ہوجائے
تو وہ نفع مالک کی ملکیت ہے، مثلاً اگر گھر غصب کیا ہے تو اس کا کرایہ مالک کی ملکیت ہے اور اگر جانور ہے تو اس کا بچہ مالک کی ملکیت ہے۔
میں ملاوٹ ہوجائے
اگر جدا کرنا ممکن ہو خواہ باعثِ زحمت ہی کیوں نہ ہو اسے الگ کر کے مالک کو واپس کرے۔
بدل دے
مثلاً سونے سے گوشوارے بنائے تو مالک اگر اصلی شکل میں مانگے تو واجب ہے کہ اس کو پہلی شکل دے مزدوری بھی خود ادا کرے۔
زمین ہے تو زراعت یا درخت لگائے
اگر مالک راضی نہیں کہ درخت لگے ہوں
تو فوراً اکھاڑے
تمام مدت کا زمین کا کرایہ دے
زمین کی خرابیاں درست کر کے دے
اگر مالک راضی ہوجائے
ضروری نہیں کہ اکھاڑے
تمام مدت کا کرایہ ادا کرے
غاصب سے کوئی اور غصب کرلے
تو مالک کو حق ہے کہ دونوں میں سے جس سے چاہے بدل وعوض لے لے
لیکن مال پہلے غاصب نے واپس لے لیا ہے تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کرسکتا

معاملۂ سلف

معاملۂ سلف

یعنی خریدنے والا رقم ادا کرے کہ ایک مدّت کے بعد جنس تحویل میں لے گا، مثلاً خریدنے والا کہے کہ یہ رقم دیتا ہوں کہ چھ ماہ بعد جنس لونگا اور بیچنے والا کہے کہ قبول کرتا ہوں۔

معاملۂ سلف کی شرائط:

- جنس اور اس کی خصوصیات کا اس طرح تذکرہ کرے کہ جہالت دور ہو جائے۔
- مدّت پورے طور پر معیّن ہو۔
- اس سے پہلے کہ بیچنے والا اور خریدنے والا ایک دوسرے سے جدا ہوں۔
- خریدنے والا پوری رقم بیچنے والے کو ادا کرے۔
- جنس کی تحویل کے لیے ایسا وقت معیّن کرے جس وقت جنس کا کچھ نہ کچھ حصّہ موجود ہو۔
- احتیاط واجب ہے کہ جنس کی تحویل کی جگہ معیّن ہو۔
- ناپ تول یا شمار کی جانے والی چیزوں کو ان کے اپنے پیمانے کے مطابق معیّن کریں۔

سونے اور چاندی کا معاملہ

باطل ہے

- اگر سونا سونے کے اور چاندی کے مقابلے میں بیچے خواہ سکے دار ہوں یا نہ ایک کا وزن دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ہو تو معاملہ باطل وحرام ہے۔
- بیچنے اور خریدنے والے ایک دوسرے سے جدا ہوں اور مقرر شدہ کی کچھ بھی مقدار تحویل میں نہ دیں تو معاملہ باطل ہے۔

صحیح ہے

- اگر سونا چاندی کے مقابلے میں یا چاندی سونے کے مقابلے میں بیچے تو معاملہ صحیح ہے وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں ہے۔
- اگر بیچنے والا یا خریدنے والا تمام وہ چیزیں تحویل میں دے دے جو مقرر کی گئی ہیں لیکن دوسرا کچھ مقدار تحویل میں دے اور دونوں جدا ہو جائیں تو معاملہ صحیح ہے۔

وہ مقامات جہاں معاملہ توڑا جا سکتا ہے

- معاملات قرارداد میں ہوں۔
- مجلس معاملہ سے جدا نہ ہوئے ہوں۔
- یہ کہ دھوکہ ہوا ہو۔
- جنس یا عوض میں کوئی عیب ہو۔
- بیچنے یا خریدنے والا شرائط پر عمل نہ کرے۔
- معاملے کی قرارداد میں کہ دونوں یا کوئی ایک معین مدت میں معاملہ توڑ سکتا ہے۔
- اگر بیچنے یا خریدنے والا اپنے مال کی حیثیت سے زیادہ تعریف کرے۔
- اگر معلوم ہو جائے کہ بیچی ہوئی چیز کا کچھ حصہ کسی اور کا مال تھا۔
- جو خصوصیات جنس کی بیچنے والے نے بیان کی تھیں اگر وہ اس میں موجود نہ ہوں۔
- خریدنے والا جنس کی رقم تین دن تک نہ دے اور بیچنے والا بھی جنس اس کی تحویل میں نہ دے۔

اگر خریدار کو معلوم ہو جائے
کہ مال عیب دار ہے
نہ معاملہ توڑا جا سکتا ہے
نہ تفاوت قیمت لے سکتا ہے
1 اگر خریدتے وقت مال کا عیب دار ہونا معلوم تھا۔
2 عیب دار مال پر راضی تھا۔
3 معاملے کے وقت کہے کہ عیب دار مال واپس نہیں لوں گا
اور تفاوت قیمت بھی نہیں لوں گا۔
معاملہ نہیں توڑ سکتا البتہ
تفاوت قیمت لے سکتا ہے
1 اگر معاملے کے بعد مال بدل دے۔
2 معاملے کے بعد معلوم ہو کہ مال عیب دار ہے۔
3 مال تحویل میں لینے کے بعد کوئی اور عیب اس میں
پیدا ہو جائے۔

شراکت یعنی دو یا چند افراد اپنے اپنے مال کا کچھ حصّہ دوسرے کے مال میں ملا دیں اور شرکت کا صیغہ پڑھ لیں یا کوئی ایسا کام کریں جس سے معلوم ہو کہ یہ ایک دوسرے کے شریک ہیں۔

شریک

- عاقل ہوں۔
- بالغ ہوں۔
- مال میں تصرّف رکھتے ہوں۔
- اپنے قصد و اختیار سے شریک ہوئے ہوں۔
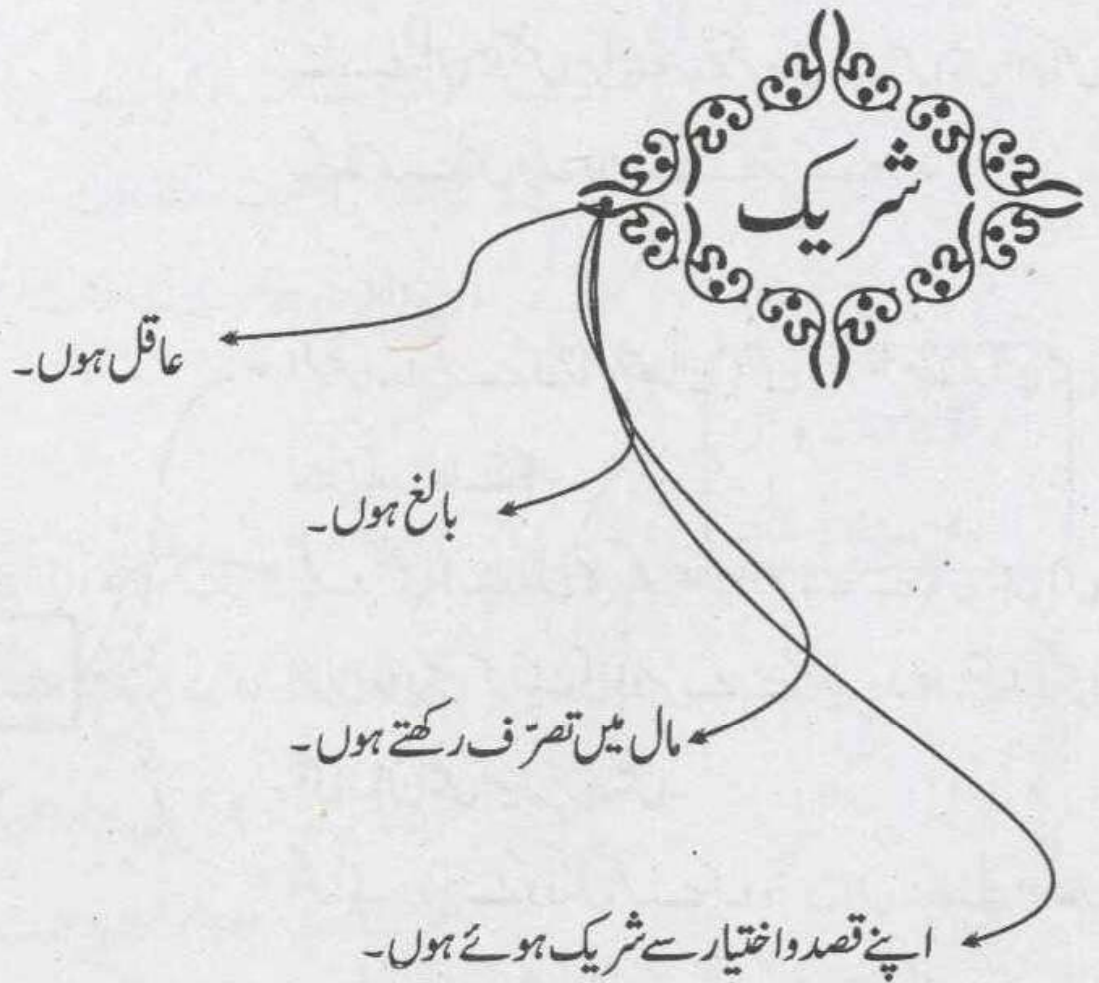
شراکت
صحیح نہیں
اگر قرارداد یہ ہو کہ تمام نفع ایک ہی شخص لے گا۔
بے وقوف ، بے عقل جو مال کو بے ہودہ مصارف میں صرف کرے یا جو اپنے مال میں تصرّف نہیں رکھتا ہو اس کے ساتھ شرکت صحیح نہیں ہے۔
اگر دو آدمی آپس میں شرکت کریں کہ ہر ایک اپنے اعتبار پر جنس خرید کرے اور اس کی قیمت کی ادائیگی ہر ایک اپنے ذمّے لے لیکن جو جنس ہر ایک نے خریدی ہے اس میں اور اس کے فائدے میں ایک دوسرے کے شریک ہوں۔
صحیح ہے
اگر قرارداد کرے کہ تمام نقصان یا اس کی اکثر مقدار اُن میں سے ایک اٹھائے گا۔
اگر دو شخص اپنے مال کا کچھ حصّہ دوسرے کے مال میں اس طرح ملا دیں کہ ایک کی دوسرے سے تشخیص نہ ہو سکے اور کسی بھی زبان میں صیغہ پڑھ لیں۔
اگر ایک دوسرے کو وکیل کرے کہ وہ جنس اس کے لیے ادھار پر لے آئے اور پھر ہر شریک جنس کو اپنے شریک کے لیے خریدے کہ دونوں مقروض ہوں۔

کرایے (اجارے) کے احکام

کرایے پر کوئی چیز لینے اور دینے والے

- کو مکلف ہونا چاہیے۔
- کو عاقل ہونا چاہیے۔
- کو صاحب اختیار ہونا چاہیے۔
- مال میں حقِّ تصرف رکھتے ہوں۔
- اپنے اختیار سے کرایے کے معاملے کو انجام دے۔

اگر مکان، دکان یا کمرہ کرایے پر لے اور مالک

- شرط کرے کہ صرف تم فائدہ اٹھا سکتے ہو تو کرایے دار اس کو کسی اور کو کرایے پر نہیں دے سکتا۔
- شرط نہ کرے تو پھر کرایے دار اس کو کرایے پر اٹھا سکتا ہے اور اگر وہ جتنا کرایہ دیتا ہے اس سے زیادہ کرایے دار سے لینا چاہیے تو اس جگہ میں خود کام کروائے، مثلاً رنگ کروائے یا تعمیر کروائے۔

کرایے پر دیے جانے والے مال کی شرائط :
یہ کہ وہ مال معین ہو۔
کرائے پر لینے والا اس کو دیکھے، دینے والا خصوصیات پورے طور پر بتائے۔
مال کا سپرد کرنا ممکن ہو۔
وہ مال ایسا ہو کہ جس کے نفع اٹھانے کے باوجود ختم نہ ہو۔
جس فائدہ کے لیے کرایے پر لیا ہو وہ حاصل ہو۔
جو چیز کرایے پر دے رہا ہے وہ اپنی اُسکی ملکیت ہو۔
مدّت معین ہو مثلاً کہے کہ یہ مال ''ایک سال'' کے لیے کرایے پر دیتا ہوں۔
وہ فائدہ جس کے لیے مال کرایے پر دے رہا ہے کی شرائط :
یہ کہ وہ حلال ہو، جیسے دکان اس بنا پر کرایے پر نہ دے کہ وہ شراب وغیرہ بیچے۔
اس فائدے کے لیے رقم خرچ کرنا جو عقلا کے نزدیک فضول و بے ہودہ کام نہ ہوں۔
جو چیز کرایے دار کو کرایے پر دی جا رہی ہے اس کے فوائد تعین کرے۔
فائدہ حاصل کرنے کی مدّت تعین کرے۔

مزارعہ: یعنی زمین کے مالک یا وہ شخص جس کے اختیار میں زمین ہے زراعت کرنے والے سے اس طرح معاملہ کرے کہ زمین اس کے اختیار میں دے دے تا کہ وہ زراعت کرے اور زمین سے حاصل شدہ جنس میں سے کچھ مالک کو دے۔

مزارعہ کی شرائط:

- مالک زمین سپرد کرے اور وہ قبول کرے۔
- زمین کا مالک اور زراعت کرنے والا عاقل، بالغ اور اموال میں تصرّف کرنے والا ہو۔
- زمین سے حاصل شدہ تمام جنس ایک شخص سے مخصوص نہ کردی جائے۔
- ہر ایک کا حصّہ معین ہو۔
- مدّت زراعت معین ہو۔
- زراعت کی قسم معین ہو۔
- مالک زمین کو معین کرے۔
- دونوں کے اخراجات معین ہوں۔
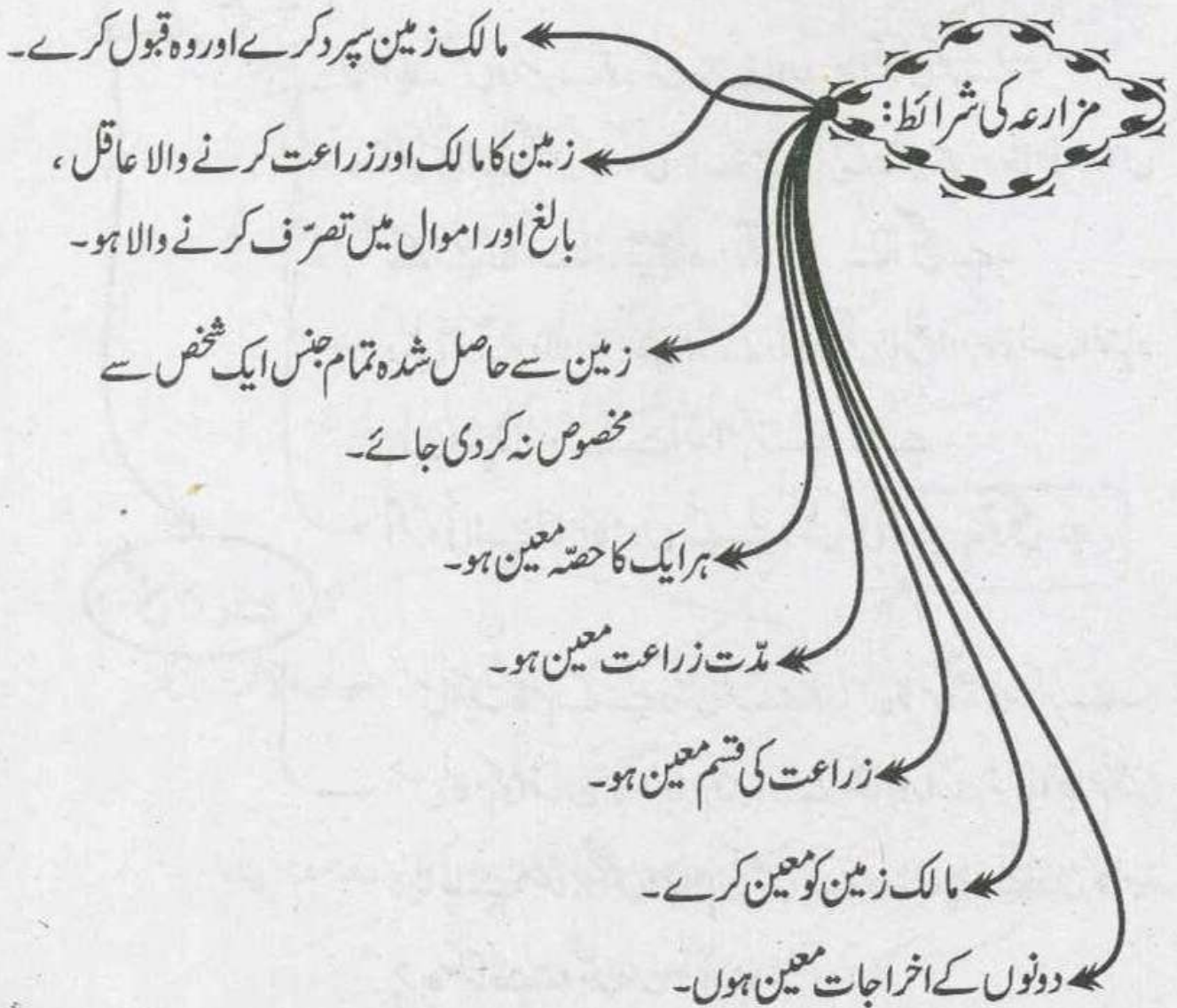
احکامِ وکالت

وکالت یعنی جس کام میں انسان خود دخالت (تصرف کا اختیار) رکھتا ہو کسی اور کے سپرد کرے تا کہ وہ اس کام کو اِس شخص کی طرف سے انجام دے، مثلاً کوئی وکیل کرے کہ میرے لیے دکان خرید کرو۔

وکالت

صحیح ہے

- ایک شخص دوسرے کو وکیل بنائے اور دوسرا قبول کرلے۔
- اگر کسی ایسے شخص کو وکیل بنائے جو دوسرے شہر میں رہتا ہو اور اس کے لیے وکالت نامہ بھیجے اور وہ قبول کر لے تو صحیح ہے۔
- وکیل کرنے والا اور وکیل ہونے والا عاقل، بالغ اور صاحب اختیار ہوں اپنے ارادے سے اقدام کرے تو صحیح ہے۔
- اگر کوئی اپنے تمام کاموں کے لیے وکیل کسی کو بنائے تو صحیح ہے۔

صحیح نہیں ہے

- کسی ایک کام کے لیے وکیل کرے اور اُس کام کو تعین نہ کرے۔
- جس کام کو انسان خود انجام نہیں دے سکتا اور اسے شرعاً انجام نہیں دینا چاہیے، مثلاً جو شخص احرامِ حج میں ہے تو وہ نہ اپنے لیے نکاح کا صیغہ پڑھ سکتا ہے نہ وکیل بن سکتا ہے۔

احکامِ مسجد

وہ کام جو مسجد میں کرنا حرام ہیں:

- مسجد کو سونے سے زینت دینا۔
- مسجد کا بیچنا اگرچہ وہ گر چکی ہو۔
- مسجد کو نجس کرنا، اگر نجس ہو جائے فوراً تطہیر کرے۔

وہ کام جو مستحب ہیں:

- مسجد کو صاف ستھرا کرنا۔
- مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے سیدھا پاؤں رکھنا۔
- مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے اُلٹا پاؤں رکھنا۔
- دو رکعت نماز تحیت مسجد پڑھنا۔
- مسجد جانے کے لیے خوشبو لگانا اور بہترین لباس پہننا۔

وہ کام جو مکروہ ہیں:

- مسجد کو آمد و رفت کا ذریعہ بنانا۔
- مسجد میں ناک و منہ کی غلاظت پھینکنا۔
- مسجد میں سونا۔
- مسجد میں فریادیں کرنا اور بلند آواز سے صدا دینا۔
- مسجد میں امورِ دنیا کے لیے باتیں کرنا۔

قرآن

قرآن کے الفاظ کو مس کرنا:

- وضو کے بغیر قرآن کے الفاظ کو بدن سے مس کرنا حرام ہے۔
- قرآن چاہے دیوار پر لکھا ہو یا کاغذ پر یا کپڑے پر بغیر وضو کے ہاتھ لگانا حرام ہے۔
- قرآنی آیات چاہے کسی اور کتاب میں لکھی ہوں پھر بھی مس کرنا حرام ہے۔
- لیکن اگر شیشہ یا پلاسٹک کے پیچھے ہو تو ہاتھ لگانا حرام نہیں ہے۔

سلام

- سلام کرنا مستحب اور جواب دینا واجب ہے۔
- نماز پڑھنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے۔
- سلام کا فوراً جواب دینا لازمی ہے۔
- کافروں کو سلام کرنا مکروہ ہے۔
- کافر اگر مسلمانوں کو سلام کریں تو احتیاط واجب ہے کہ اس کے جواب میں "عَلَيْكَ" کہے۔

رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی سے سوالات وجوابات

سوال ۱ کیا ایسے شخص کو خون فروخت کرنا جائز ہے جو اس سے فائدہ اٹھائے؟

جواب اگر جائز اور عقلی غرض کے لیے ہو تو صحیح ہے۔

سوال ۲ وہ شخص جو کام کرنے پر قادر ہو، کیا اس کے لیے دوسروں سے بھیک مانگ کر زندگی گزارنا درست ہے؟

جواب صحیح نہیں ہے۔

سوال ۳ کیا میت کو غسل دے کر اجرت لینا صحیح ہے؟

جواب مسلمان کی میت کو غسل دینا عبادت اور واجب کفائی ہے اور خود عمل کے بدلے اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

سوال ۴ کیا عقد نکاح جاری کرنے پر اجرت لینا جائز ہے؟

جواب اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۵ اگر لوگ فارغ اوقات میں شرط باندھے بغیر تاش کھیلیں، ان کے ذہن میں جوے، بالواسطہ یا بلاواسطہ درآمد کے حصول کا تصور بھی نہ ہو بلکہ محض سرگرمی اور مصروفیت کے لیے کھیلتے ہوں تو کیا ان کا یہ عمل حرام ہے نیز محض تفریح کے غرض سے ایسی محفلوں میں جانے کا کیا حکم ہے جہاں تاش کھیلا جارہا ہو؟

جواب تاش جو عرفِ عام میں جوے کے آلات میں سے شمار کیا جاتا ہے اس سے کھیلنا مطلقاً حرام ہے اور ایسی محفل میں اختیاراً شرکت کرنا جائز نہیں ہے جہاں جوا کھیلا جائے یا اس کے آلات سے کھیلا جائے۔

سوال ۶ کیا شرط لگائے بغیر ایسے تاش استعمال کرنا جائز ہے جو محض فکری نوعیت کے ہوں اور عملی و دینی معلومات کے حامل ہوں؟ ایسے کاغذی پتوں سے کھیلنے کا کیا حکم ہے جنھیں ایک خاص ترتیب سے ملایا جائے تو بعض شکلیں وجود میں آتی ہیں جیسے موٹر سائیکل یا کار وغیرہ جبکہ ممکن ہے انھیں رقم لگا کر بھی استعمال کیا جائے؟

جواب ایسے پتوں کا استعمال جائز نہیں ہے، جنھیں عام طور پر جوے میں استعمال کیا جاتا ہے ہاں! وہ پتے جو عام طور پر جوے میں استعمال نہیں ہوتے بغیر شرط باندھے ان کے ساتھ کھیلنے میں کوئی حرج نہیں ہے، تاش ہو یا غیر تاش ہر وہ چیز جو مکلف کی نظر میں قمار کے آلات میں سے شمار ہو یا اسے جوے کے اندر استعمال کیا جاتا ہو اس کے ساتھ کھیلنا کسی صورت بھی جائز نہیں ہے اور کوئی آلہ بھی جسے عام طور پر آلات قمار میں شمار نہ کیا جائے اور جو کھیلنے والا اس قمار کا ارادہ نہ کرے تو ایسی صورت میں اس سے کھیلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۷ کیا آلات قمار کے بغیر کسی کھیل پر پیسوں (رقوم) وغیرہ کی شرط باندھنا جائز ہے؟

جواب کھیلوں پہ شرط لگانا اگرچہ بغیر آلات قمار کے ہو جائز نہیں ہے۔

سوال ۸ کمپیوٹر تاش وغیرہ جیسے آلات قمار کے ساتھ کھیلنے کا کیا حکم ہے؟

جواب اس کا حکم ویسا ہی ہے جو خود آلات قمار کے ساتھ کھیلنے کا ہے۔

سوال ۹ شادی بیاہ کے اندر عورتوں کی ڈفلی (ایک قسم کا باجا) بجانے کا کیا حکم ہے؟

جواب آلات موسیقی کا لہوی یا مطرب موسیقی بجانے کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۰ کیا گھر میں گانے سننا جائز ہے اور اگر گانا متاثر نہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب گانا سننا مطلقاً حرام ہے چاہے گھر میں تنہا سنے یا لوگوں کے سامنے متاثر ہو یا نہ ہو۔

سوال ۱۱ مرد کا مرد کے ہمراہ اور عورت کا عورت کے ہمراہ یا مرد کا خواتین کے درمیان یا عورت کا مردوں کے درمیان علاقائی رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب اگر رقص شہوت کو ابھارے یا فعل حرام کا سبب بنے یا فساد کا باعث بنے یا عورت نامحرم مردوں کے درمیان رقص کرے تو مطلقاً حرام ہے۔

سوال ۱۲ ایک شادی شدہ عورت شادی میں نامحرم مردوں کے سامنے شوہر کی اجازت کے بغیر ناچتی ہے اور یہ عمل چند بار انجام دے اور شوہر کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس پر اثر نہ کرتا ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب عورت کا نامحرم کے سامنے رقص کرنا مطلقاً حرام ہے اور عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جانا بھی بذات خود حرام ہے اور نافرمانی کا سبب ہے جس کے نتیجے میں عورت نان و نفقہ کے حق سے محروم ہوجاتی ہے۔

سوال ۱۳ میلاد اور شادی وغیرہ جیسے زنانہ جشن میں خواتین کے تالیاں بجانے کا کیا حکم ہے؟ بالفرض اگر جائز ہو تو محفل سے باہر نامحرم مردوں کو اگر تالیوں کی آواز پہنچے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب مروجہ انداز سے تالی بجانے میں کوئی حرج نہیں اگر چہ نامحرم تک آواز پہنچ جائے البتہ کوئی اور مفسدہ اس پر مترتب نہیں ہونا چاہیے۔

سوال ۱۴ معصومینؑ کے میلاد یا یوم وحدت و یوم بعثت کے جشنوں میں اظہار مسرت کے طور پر قصیدہ یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور آپؐ کی آل طاہرہ علیہم السلام پر درود پڑھتے ہوئے تالی بجانے کا کیا حکم ہے؟ اس قسم کے جشن کا مساجد، نماز خانوں اور امام بارگاہوں جیسی عبادت گاہوں میں برپا کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب عام طور پر عید وغیرہ جیسے جشنوں میں داد و تحسین کے لیے تالی بجانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن بہتر ہے کہ دینی مجلس کی فضا درود و تکبیر سے معطر ہو بالخصوص ان محافل میں جو مساجد، امام بارگاہوں اور نماز خانوں وغیرہ میں انجام پائیں تا کہ تکبیر اور درود کا ثواب بھی حاصل کیا جاسکے۔

سوال ۱۵ معاشی مشکلات کی وجہ سے حمل ساقط کرنا جائز ہے؟

جواب معاشی مشکلات کی وجہ سے اسقاط حمل جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۶ کیا مستقر اور ٹھہرے ہوئے نطفے کو علقہ بننے سے پہلے اسقاط کیا جاسکتا ہے جبکہ مذکورہ مدت چالیس روز میں پوری ہوتی ہے بنیادی طور پر درجہ ذیل مراحل میں سے کون سے مرحلے میں اقساط حمل جائز ہے۔

(۱) رحم میں نطفہ ٹھہرنے کے مرحلے میں (۲) علقہ (۳) مضغہ (۴) ہڈی بننے کے مراحل پر آنے سے قبل؟

جواب رحم میں نطفے کے ٹھہرنے اور اس کے بعد کے مراحل میں سے کسی مرحلے میں بھی اقساط جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۷۔ اگر والدین کو کوئی موروثی مرض ہو اور اس کا احتمال زیادہ ہو کہ اولاد میں بیماری کی شدت زیادہ ہوگی اور ایسا بچہ ولادت سے لے کر اپنی آخری عمر تک مسلسل تکلیف دہ حالت میں زندگی بسر کرے گا تو کیا حمل کے پہلے چند ہفتوں میں اگر بیماری کی تشخیص ہوجائے تو ایسے موارد میں سقط جنین جائز ہے؟

جواب اگر جنین میں بیماری کی تشخیص قطعی ہو اور ایسے فرزند کا ہونا اور اس کا رکھنا حرج کا سبب ہو تو جائز ہے کہ روح پڑنے سے قبل جنین کو ساقط کردیں، لیکن احتیاط کی بنا پر اس کی دیت ادا کی جائے۔

س ۱۸ بذات خود حمل کے اسقاط کا کیا حکم ہے؟ اور اگر حمل کا باقی رکھنا ماں کے لیے جان لیوا ہو تو کیا حکم ہے؟ اور جواز کی صورت میں روح پیدا ہونے سے پہلے یا بعد میں فرق ہے یا نہیں؟

جواب اسقاط حمل شرعاً حرام ہے اور کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے ہاں! اگر حمل کی بقا ماں کے لیے خطرناک ہو تو اس حالت میں روح آنے سے پہلے اسقاط میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن روح پیدا ہونے کے بعد جائز نہیں ہے اگر چہ حمل کا باقی رکھنا ماں کی جان کے لیے خطرناک ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر حمل کے باقی رکھنے میں دونوں کی موت کا خطرہ ہو تو اس صورت میں اگر کسی صورت سے بچے کا بچانا ممکن نہ ہو اور تنہا ماں کی زندگی بچائی جاسکتی ہو تو اسقاط جائز ہے۔

سوال ۱۹ کیا شرعی طور پر شوہر اور بیوی کے نطفے کو ٹیوب کے ذریعے پیوند کاری کرنا جائز ہے؟ بالفرض جواز، کیا مذکورہ عمل کو نامحرم ڈاکٹر انجام دے سکتا ہے؟ آیا پیدا ہونے والا بچہ مذکورہ شوہر اور بیوی کا ہے؟

جواب بذات خود مذکورہ عمل جائز ہے لیکن شرعی طور پر حرام مقدمات سے پرہیز کرنا واجب ہے لہٰذا نامحرم شخص کے لیے یہ عمل انجام دینا جائز نہیں ہے اگر لمس اور نگاہ حرام کا سبب بنے، مذکورہ طریقے سے پیدا ہونے والا بچہ صاحب نطفہ ماں و باپ کا ہوگا۔

سوال ۲۰ بعض شادی شدہ جوڑے زوجہ کے بیضہ (ovum) نہ ہونے کی وجہ سے [جو کہ پیوند کاری کے لیے ضروری ہوتا ہے] ازدواجی مشکلات کا شکار ہوجاتے ہیں کیونکہ مرض کے علاج کا امکان نہیں ہے وہ صاحب اولاد بھی نہیں ہوسکتے، ایسی صورت میں کسی اور عورت کا بیضہ (ovum) لے کر سائنسی طریقے سے شوہر کے نطفے کے ساتھ پیوند کاری کے عمل کے بعد جو کہ رحم کے باہر انجام پایا ہو مذکورہ پیوند کاری شدہ نطفہ بیوی کے رحم میں رکھ دیا جائے تو کیا یہ عمل جائز ہے؟

جواب مذکورہ عمل بذات خود شرعاً جائز ہے لیکن پیدا ہونے والے بچے کا صاحب رحم عورت کا بچہ کہلانا مشکل ہے اور اسے صاحب نطفہ عورت کی طرف نسبت دی جائے گی لہٰذا دونوں شوہر اور بیوی کو نسب کے خاص احکام کے سلسلے میں احتیاط کرنا ہوگی۔

سوال ۲۱ اگر ایک شادی شدہ عورت جو یائسگی وغیرہ کی وجہ سے نطفہ بنانے کے قابل نہ ہو تو کیا اس شخص کی دوسری بیوی کے نطفے کو شوہر کے نطفے سے ملا کر اس کے رحم میں رکھنا جائز ہے؟ کیا دوسری بیوی کے دائمی یا مؤقت زوجہ کے لحاظ سے کوئی فرق ہے؟ دونوں میں سے کونسی عورت اس بچے کی ماں ہوگی؟ صاحب نطفہ یا صاحب رحم کیا مذکورہ عمل ایسی صورت میں بھی جائز ہے جہاں بیوی کو سوکن کے نطفے کی اس لیے ضرورت ہو کہ اس کا اپنا نطفہ اس قدر ضعیف ہو کہ اگر شوہر کے نطفے سے پیوند کاری ہو بھی جائے تب بھی بچہ معذور پیدا ہوگا؟

جواب مذکورہ عمل شرعی طور پر جائز ہے اور دونوں بیویوں کا دائمی، منقطع اور مختلف ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے، بچہ صاحب نطفہ سے ملحق کیا جائے گا اور صاحب رحم سے ملحق ہونا مشکل ہے لہٰذا نسب کے اثرات کے لحاظ سے احتیاط کرنا ضروری ہے، مذکورہ عمل کا مطلقاً جائز ہونا گزشتہ مسئلے میں بیان ہو چکا ہے۔

سوال ۲۲ کیا ایسے بڑے ہال کی تعمیر کرنا صحیح ہے جنھیں احتمالاً رقص وغیرہ جیسے ناجائز کاموں میں استعمال کیا جائے گا؟

جواب اگر ہال کی تعمیر کا مقصد ہی حرام کاموں کے لیے ہو تو جائز نہیں ہے۔

سوال ۲۳ بعض خواتین بیوٹی پارلر میں کام کر کے کسب معاش کرتی ہیں کیا یہ کام معاشرے میں بے حیائی کی ترویج نہیں ہے؟

جواب بیوٹی پارلر کا کام بذات خود صحیح ہے اگر یہ بناؤ سنگار نامحرم کو دکھانے کے لیے نہ ہو۔

سوال ۲۴ اچھے برے کی تمیز والے بچے یا بچی کا زنانہ یا مردانہ محفل میں رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب غیر بالغ چاہے لڑکی ہو یا لڑکا مکلف نہیں ہے لیکن بالغ افراد کو انھیں رقص پر نہیں اکسانا چاہیے۔

سوال ۲۵ محرم مردوں کا خواتین کے سامنے یا محرم خواتین کا مردوں کے سامنے رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب وہ رقص جو حرام ہے اس کا محرم یا نامحرم کے سامنے انجام دینے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال ۲۶ داڑھی کی وہ حد جس کا نہ منڈوانا واجب ہے کیا ہے؟

جواب داڑھی کا معیار یہ ہے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس شخص نے داڑھی رکھی ہوئی ہے۔

سوال ۲۷ بعض لوگ اپنی تھوڑی کے بال نہیں کاٹتے اور اطراف کے بال کاٹ دیتے ہیں (فرنچ کٹ) اس کا کیا حکم ہے؟

جواب داڑھی کے بعض حصے کاٹنے کا حکم خود داڑھی کاٹنے جیسا ہے۔

سوال ۲۸ کیا خواتین کے لیے ایسا لباس پہننا جائز ہے جس سے بدن کا نشیب وفراز نمایاں ہوں یا شادیوں میں ایسا باریک لباس پہننا جس سے بدن نمایاں ہو؟

جواب اگر نامحرم کی نظر سے محفوظ ہو اور کوئی مفسدہ کا باعث نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ورنہ جائز نہیں ہے۔

سوال ۲۹ اس آواز کا کیا حکم ہے جو چلنے کے دوران خاتون کے جوتے کے زمین سے ٹکرانے سے آتی ہے؟

جواب بذات خود جائز ہے ہاں! اگر لوگوں کی توجہ مبذول ہوتی ہو اور موجب مفسدہ ہو تو جائز نہیں ہے۔

سوال ۳۰ آیا باریک جرابین بنانا، خریدنا اور فروخت کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب اگر فروخت کرنا اس قصد سے نہ ہو کہ خواتین انھیں نامحرم کے سامنے پہنیں تو ان کے خریدنے اور فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال ۳۱ مردوں کے لیے ہار یا لاکٹ پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب ہار اگر سونے کا ہو یا خواتین کے لیے مخصوص ہو تو مردوں کے لیے پہننا جائز نہیں۔

سوال ۳۲ اگر ماتم ائمہ میں قمہ زنی سے کوئی مرجائے تو کیا مذکورہ عمل خودکشی کہلائے گا؟

جواب اگر عام طور پر اس سے موت واقع نہ ہوتی ہو تو خودکشی نہیں ہے، لیکن اگر ابتدائے عمل سے جان کا خوف ہو اور قمہ زنی سے موت واقع ہو جائے تو خودکشی کا حکم رکھتی ہے۔

سوال ۳۳ عاشورا کے دن بعض رسومات انجام دی جاتی ہیں مثلاً سر پر تلوار مارنا، آگ پر چلنا جو کہ جانی اور بدنی ضرر کا سبب بنتی ہیں اور اس کے علاوہ دیگر مذاہب کے علما یا پیروکاروں یا باقی دنیا کے عام افراد کے سامنے مذہب اثنا عشری کو بدنما کرتی ہیں اور کبھی کبھی توہین کا باعث ہوتی ہیں، حکم کیا ہے؟

جواب مذکورہ امور میں سے جو چیز انسان کے لیے موجب ضرر ہو یا دین اور مذہب کی توہین کا سبب بنے وہ حرام ہیں۔

المهدی منا اهل البیت
الحدیث
ملنے کا پتہ
رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار بالمقابل بڑا امام بارگاہ میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰
فون نمبر: 2431577، 2440803